بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

الصبح بدا من طلعتہ — واللیل دجیٰ من وفرتہ

آپ کے چہرہ مبارک سے صبح طلوع ہو رہی ہے — اور آپ کی زلفِ پاک سے رات کالی ہو رہی ہے

فاق الرسل فضلاً و علاً — اھدی السبل لدلالتہ

آپ فضل و کمال میں تمام رسولوں سے فائق اور بلند ہو گئے — آپ نے ہدایت کر کے دنیا کو سیدھی راہوں پر لگا دیا

کنز الکرم مولی النعم — ھادی الامم لشریعتہ

آپ بخششوں کے خزانہ اور نعمتوں کے آقا ہیں — اپنی شریعتِ مطہرہ سے تمام امتوں کے ہادی ہوئے

ازکی النسب اعلی الحسب — کل العرب فی خدمتہ

نسب میں سب سے مقدس حسب میں سب سے اعلیٰ — سارا عرب آپ کا خدمت گزار تھا۔

سعت الشجر نطق الحجر — شق القمر باشارتہ

درخت آپ کے پاس دوڑے آئے۔ پتھر بول اٹھے — آپ کے اشارۂ انگشت سے چاند شق ہو گیا

جبریل اتی لیلۃ اسریٰ — والرب دعاہ لحضرتہ

جبریلؑ معراج کی رات کو آئے — اور خدائے پاک نے آپ کو خود حضوری میں بلایا

نال الشرف واللہ عفی — عما سلف من امتہ

آپ کمالِ شرف کو پہنچے اور اللہ معاف فرمائے — آپ کی شفاعت سے آپ کی امت کے گذشتہ گناہ

فمحمدنا ھو سیدنا — فالعز لنا لاجابتہ

پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں — آپ کی دعوت کے سبب ہماری عزت بڑھ گئی ہے

بحوالہ ماہنامہ القلندر - ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ

(میر بہادر علی اقبال حبانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ ۔ مَالِیْ عَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ

محبوبِ خدا! میری دستگیری کیجئے ۔ میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں

کُنْ رَحِیْمًا لِزَلَّتِیْ وَاشْفَعْ ۔ یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِ

میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجئے ۔ اے شافعِ اُمم بارگاہِ صمدیت میں

اِعْتِصَامِیْ سِوٰی جَنَابُکَ لِیْ ۔ لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِ

بجز آپ کی ذاتِ گرامی کے میرا کوئی وسیلہ ۔ میرے آقا! بارگاہِ احدیت میں نہیں

غَیْرُ عُرْوَاکَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ ۔ لِلْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ

بجز آپکے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں ۔ اس بیمار اور ذلیل کیلئے قابلِ اعتماد نہیں

صَلَوَاتِیْ عَلَیْکَ فِی الْمَلَوَیْنِ ۔ کَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِ

دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود ۔ ان گنت بے حد و بے شمار

وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ طُرًّا ۔ وَعَلٰی آلِکَ اِلَی الْاَبَدِ

نیز آپ کے اہل بیت پر ۔ اور آپ کی آل پر ابد سے ازل تک ہمیشہ ہمیشہ

وَعَلَی الصَّحْبِ کُلِّھِمْ اَجْمَعْ ۔ ھُمْ نُجُوْمُ الْھُدٰی اِلَی الرُّشْدِ

اور آپ کے تمام اصحاب پر ۔ جو رہِ ہدایت کے ستارے ہیں

حوالہ:- "رشحات القدسیہ" کلام حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

پیش کردہ:- ابوالفضل سید محمود صاحب سابق سشن جج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غوث الثقلین

منقبت در مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح

قبلۂ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین ——— دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین

قبلۂ اہلِ صفا ہیں مرے غوث الثقلین ——— دستگیری کو ہیں ہر جا مرے غوث الثقلین

یک نظر از تو بود در دو جہاں بس ما را ——— نظرے جانبِ ما حضرتِ غوث الثقلین

دونوں دنیا میں ہمیں ایک نظر ہے کافی ——— اک نظر کر دو عطا حضرتِ غوث الثقلین

کارہائے من سرگشتہ بسے بستہ شدہ ——— رحم کن باز کشا حضرتِ غوث الثقلین

میں ہوں سرگشتہ مرے کام بہت مشکل ہیں ——— کر دو آسان ذرا حضرتِ غوث الثقلین

دردمندم ہمہ اسبابِ شفا مفقود است ——— کرمِ تست دوا حضرتِ غوث الثقلین

میں ہوں پُر درد تو اسبابِ شفا ہیں مفقود ——— آپ کا لطف دوا حضرتِ غوث الثقلین

بے نوا خستہ دلم نیست کسے آنکہ دہد ——— خستہ را جز تو دوا حضرتِ غوث الثقلین

بے نوا خستہ جگر ہوں نہیں دینے والا ——— تم سوا میری دوا حضرتِ غوث الثقلین

حضرتِ کعبۂ حاجات ہمہ خلقانست ——— حاجتم ساز روا حضرتِ غوث الثقلین

ساری مخلوق کی حاجات کے کعبہ ہیں حضور ——— میری حاجت ہو روا حضرتِ غوث الثقلین

مُردہ دل گشتم و نامِ تو محی الدین است ——— مردہ را زندہ نما حضرتِ غوث الثقلین

مردہ دل ہو گیا پر آپ محی الدین ہیں ——— دیجیے مردے کو جلا حضرتِ غوث الثقلین

قطبِ مسکیں بغلامیٔ درت منسوب است ——— داغِ مہرش بفزا حضرتِ غوث الثقلین

آپ کے در کی غلامی سے ہے منسوب قطبؒ ——— داغِ الفت ہو بڑا حضرتِ غوث الثقلین

منظوم ترجمہ از غلامِ حضور ثاقب صابری القادری عفی عنہ۔ بحوالہ "نذرِ عقیدت" ص ۸۹ مؤلفہ ابوالفضل محمد سید قادری ۱۳۵۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلطانِ عاشقاں

منقبت در مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ از سرِ مبارک حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہٗ

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں

میں آیا تیرے سامنے سلطانِ عاشقاں
ہے تیری ذات قبلۂ ایمانِ عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

دونوں جہاں میں تم سا نہیں کوئی دستگیر
یہ ہاتھ تھام لو بہ کرم جانِ عاشقاں

دارم امید از کرمِ نعلِ روح بخش
مرہم بنہ بسینۂ بریانِ عاشقاں

امیدوارِ لطف ہوں از نعلِ روح بخش
مرہم رکھو بسینۂ بریانِ عاشقاں

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام
یک لحظہ گوش نہ تو بر افغانِ عاشقاں

سر اپنا خاک در پہ بہر سمت رکھ دیا
دم بھر کو سن تو لیجئے افغانِ عاشقاں

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے
شد نطقِ روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں

مجروح سب جہاں ہے از خنجرِ نگاہ
ارشادِ روح بخش ہے درمانِ عاشقاں

کوئے تو ہست غیرتِ جنت بصد شرف
حسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں

کوچہ تمہارا غیرتِ جنت بدرجہا
حسن و جمال آپ کا بستانِ عاشقاں

صابر بخاکِ کوئے تو سر بر نہادہ ام
زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

صابر تمہارے کوچے کی مٹی پہ سر رکھا
اس واسطے کہ کوچہ ہے سامانِ عاشقاں

منظوم ترجمہ از غلامِ حضور ثاقب صابری القادری عفی عنہ۔ بحوالہ نذرِ عقیدت ص ۹۰ مؤلفہ ابو الفضل محمود سید قادری ۱۳۵۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
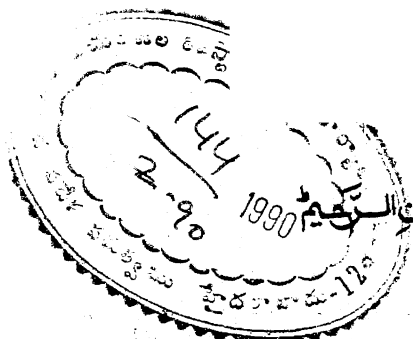
شانِ غوث الوریٰ

احوال و مناقبِ حضور قطب ربانی غوثِ صمدانی محبوب سبحانی

شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی کریم الطرفین حسنی الحسینی رضی اللہ عنہ

تالیفِ محمد امان علی ثاقب صابر القادری حیدرآبادی

شانِ غوث الوریٰ

طباعتِ ٹائیٹل ــــــ سفائر فائن پرنٹنگ پریس کاچیگوڑہ

طباعتِ کتاب ــــــ ایمرالڈ پریس ملے پلی

بلاک میکر ــــــ منڈی میر عالم حیدرآباد (فیمس بلاک)

خوشنویسی ــــــ صلاح الدین

سن اشاعت ــــــ جنوری ۱۹۹۰ء

ھدیہ ــــــ ۲۵ روپے

ثاقب صابری، مکان نمبر ۲۲-۸-۴۶۷

روبرو دیوڑھی باقر نواز جنگ، عقب مسجد یکخانہ

حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲، فون نمبر ۵۲۶۹۱۹

انتسابِ سعادت

بحمداللہ میرے احساسِ غلامی کی یہ معراج ہے کہ فیضانِ نسبت نے مجھے سعادتوں اور رحمتوں کا حقدار بنا دیا بمصداق تنزل الرحمۃ عِندَ ذِکرُ الصالحین،

حضور مخدوم صابر پاک کلیری رحمتہ اللہ علیہ اور حضور محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبتوں کی دولت نے اس حقیر غلام کو شہنشاہِ ہندالولی غریب نواز سرکار رضی اللہ عنہ کی شان عالی مرتبت میں عقیدت و منقبت کا نذرانہ، بہ شکلِ شانِ غریب نواز، پیش کرنے کی سعادت سے نوازا اور بارگاہِ غریب نواز ہی میں اس کی رسم اجرا کے سلسلہ میں زیرِ نظر مجموعہ ،، شانِ غوث الوریٰ ،، کی ترتیب و پیش کش کا تصور قلب و احساس کی زینت بنا، اسی بنیاد پر توفیق ایزدی کے سہارے مسودہ کی ناتمام شکل بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ عنہٗ میں ۵/ محرم ۱۴۰۹ھ کو پیش کی گئی جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ نثر و نظم دونوں شعبوں میں میرے تصور و اندازہ سے زیادہ آسانی کے ساتھ ترتیب مکمل ہوئی ہیں انتہائی مسرت و شادمانی کے ساتھ اس توفیق و سعادت کو سرکار غریب نواز رضی اللہ عنہ کی نظر لطف و کرم سے منسوب کرتا ہوں اور انتہائی عاجزی سے آرزو کرتا ہوں کہ سلطان الاولیا و سرتاج اصفیا حضور غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہ بیکس پناہ میں یہ نذرانۂ عقیدت بشکل ،، شانِ غوث الوریٰ قبول و منظور ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منظوم تعارف شانِ غوث الوریٰ

شانِ غوث الوریٰ ہم سے کیا ہو بیاں — ان کا عاشق ہے خود خالقِ دو جہاں
شانِ غوث الوریٰ شان خیر الوریٰ — اوجِ عظمت میں ہے انکی کس کو گماں
شانِ غوث الوریٰ مظہر شان حق — حسنِ نور خدا شمعۂ لامکاں
شانِ غوث الوریٰ شوکتِ انبیا — سارے کونین کی دلربا داستاں
شانِ غوث الوریٰ شانِ مشکل کشا — معرفت کا چمن نازشِ بوستاں
شانِ غوث الوریٰ عظمت فاطمہ — رشک نوری ملک رشک کروبیاں
شانِ غوث الوریٰ دلبر اولیاء — رشکِ خلدِ بریں، گلشن عارفاں
شانِ غوث الوریٰ نسبت اصفیا — دولتِ بے بہا، عظمتِ جاوداں
شانِ غوث الوریٰ نازشِ اتقیا — قلب کی روشنی، رونقِ کہکشاں
شانِ غوث الوریٰ شان غوث الوریٰ — عظمت اولیا، دولتِ دوجہاں
شانِ غوث الوریٰ عالمِ کن فکاں — ہے نقیب جنابِ مسیح زماں
شانِ غوث الوریٰ محور غوثیت — قطبیت کی یہی منزلِ کارواں
شانِ غوث الوریٰ سہروردی جلا — ہے رنائی کرامات کی راز داں !!
شانِ غوث الوریٰ فیض کی ترجماں — نقشبندی چمن، قادری گلستاں
شانِ غوث الوریٰ رہبر کائنات — عرش کی رازداں مخبرِ لامکاں

شانِ غوث الوریٰ میرِ منزل رساں
جیسے دریا کے سینے پہ ہو بادباں

شانِ غوث الوریٰ شمعۂ پُرضیا
عارفانِ خدا کے لیے صنوفشاں

شانِ غوث الوریٰ ہے متاعِ حیات
قادریوں کی جاں، منزلِ چشتیاں

شانِ غوث الوریٰ رہبرِ بندگی!
نغمۂ جانفزا، بربطِ عاشقاں

شانِ غوث الوریٰ عرش کا آئینہ
نازشِ انس و جاں حیرتِ قدسیاں

شانِ غوث الوریٰ قبلۂ عاشقاں!
راحتِ بیکساں، جنّتِ واصلاں

شانِ غوث الوریٰ سے ہوا سرفراز!!
[illegible]

اظہارِ حقیقت

بوسیلۂ پیرانِ عظام و اولیاء کرام اس بندہ بے علم و حقیر کو بفضلِ تعالیٰ شانہٗ محبو و خاصانِ خدا کی عظمتوں کی روشنی سے اپنے فکر و احساس کو روشن کرکے شاعرانہ صلاحیت کو اس طبقۂ مخصوص کی شان میں جن کے لیے قرآن حکیم میں انعم اللہ علیھم کی بشارت وارد ہے جن کی پاک سیر اور کردار کی عظمت کو اپنی زندگی اور بندگی کی رہبر اور مشعلِ راہ بنانا ہے۔ منقبتوں کو موزوں کرنا عین سعادتمندی اور خوش بختی ہے اِس توفیق ایزدی کی ایک صورت "شانِ غریب نواز" پیشکش ہے اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد میرے احساساتِ قلبی کو بالتواتر یہ جلا ملتی رہی ہے کہ

کہ شہنشاہِ اولیاء تاجدار ولایت حضور پیرانِ پیر غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی شانِ ا و اعلیٰ میں ھدیۂ عقیدت بہ شکل "شانِ غوث الوریٰ" مرتب و پیش کی جائے۔

اس مقصد سعید کو میری بے بضاعتی اور کم علمی پورا کرنے کے قابل تو نہ تھی مگر میرے پیر کامل علیہ الرحمتہ والرضوان کی توجہ اور دستگیری نے اس عظیم مقصد کی صورت گری کو آسان کر دیا اور مجھ اس راہ کا راہی پر شوق بنا دیا، اس کی ضرورت اور اس کا تقاضا یوں بھی داعی ہوا کہ آج جو حالات اور ماحول چاروں طرف دکھائی دیتے ہیں وہ اہلِ عقیدت و مسلک اہلِ سنت والجماعت اور اعتقاداتِ مسلمہ اسلاف و ائمہ کرام کے خلاف ہیں اور بعض تنظیمیں اور ادارے منظم اور منصوبہ طریقہ سے کثیر مالی وسائل کے ساتھ ان انتشار انگیز رجحانات و اعتقادات کو پروان چڑھانے اور پھیلانے کی ہمہ جہتی مساعی میں مصروف ہیں اور وہ ان کے نتیجہ میں خوش عقیدہ اہلِ سنت والجماعت کی نوخیز نسل اور غیر مذہبی تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اذہان کو متاثر اور منحرف کرنے میں لگے ہوئے ہیں جن کے پیش آمدہ نتایج ہمارے لیے فکر و تشویش کا موجب بنے ہوئے

بدبختی کی بات یہ ہے کہ موجودہ دور کے تعلیم یافتہ طبقہ کا اچھا خاصا حصہ سلف صالحین ائمہ کرام اولیاے عظام کی عظمتوں سے بیگانہ و مخالف بنایا جا رہا ہے اس لیئے یہ ضرورت شدّت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ مشیت ایزدی کے تحت انعامات خداوندی سے جو مشرف و ممتاز ہوئے ہیں جن کی زندگی اور جن کے اسوۂ حسنہ کی اتباع و پیروی ہم پر لازم و ملزوم ہے ان کی نیک بخت اور مقبول زندگی کی روشنی اور عظمت کو اپنی زندگیوں کیلئے مشعلِ راہ بنایا جائے اس لیے ان پاکِ نفوس قدسیہ کی سیرت و عظمت کا مطالعہ ہماری زندگی کا مقصود و آئینہ بنے، بنیادی مقصد کو سامنے رکھ کر یہ بندۂ حقیر اولیاء اللہ کی عظمتوں، ان کی سیرتوں اور تعلیمات کو اپنے اور نوجوانوں کے ذہنوں کو ہدایت کی روشنی عطا کرنے کے لیے منقبت ناموں کی شکل میں پیش کرنے کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے۔

چنانچہ

"شانِ غریب نواز" کے بعد "شانِ غوث الوریٰ" حضور پیرانِ پیر غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی بے مثل شخصیت اور ان کی بے مثال عظمت اور تعلیم و ہدایت کو نظم و نثر دونوں سانچوں میں دلکش انداز میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اس کے لیے میں نے نثر کی متعدد اہم اور معتبر کتب سے احوال و حقائق کو منتخب کیا ہے تاکہ سرکار غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی شخصیت، سیرت اور عظمت کا واضح نقش عوام بالخصوص نوجوانوں کے ذہن کو روشن کرے۔

منقبتوں میں جلیل القدر اولیاے کرام کی وہ عقیدت جو شاعری کی زبان میں حضور پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی کر رہی ہے اسی کو بنیاد بنا کر ترین مصرعوں کو منتخب کر کے ان کی تضمین کے طور پر مختلف سوانحی گوشوں کو یکصد و دس بند کے علاوہ دیگر منقبتوں کے ذریعہ روشن کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو بحمداللہ تائیدِ ایزدی سے کامیاب و مقبول تسلیم کی گئی ہے۔

حق حق حق / یا حی ھو

ھدیۂ تشکر!

اس کتاب کی ترتیب و پیش کش میں اپنے مہربان و مشفق مایۂ ناز علمائے کرام اور مشائخین عظ
کا دل سے شکر گذار ہوں بالخصوص حضرت جلالتہ العلم علامہ شاہ سید حبیب اللہ قادری رشید
صاحب مدظلہٗ العالی کا ممنون کرم ہوں جن کی خصوصی توجہ اور شفقت نے میرے عزم اور کاوش
بخشی آپ نے نہ صرف اس کتاب کے مسودہ کو ملاحظہ فرمایا بلکہ، ضرورتاً اصلاح اور تصحیح سے نو
بلکہ معرکتہ الآرا تقریظ بھی عطا فرمائی خدا کرے آپ کا وجود با کرم ملت کے لیے تا دیر فیض کا دریا بہ
آپ کے علاوہ عالم و مصنف بے بدل شاعر با کمال حضرت ابوالفضل سید محمود قادری صاحب سو
سشن جج و صدر معارفِ اسلامیہ ٹرسٹ کا بدل و جان مشکور ہوں کہ باوجود خرابی صحت و ع
الفرصتی آپ نے مسودہ میں اصلاح دینے کے علاوہ اپنی رائے اور تبصرہ سے نوازا ان دو با کمال بزرگ
علاوہ حضرت الحاج سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب ہاشمی صابری القادری مدظلہ جانشین حضر
پیر و مرشد صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا سید شاہ طاہر رضوی القادری صاحب شیخ الجامعہ نظ
حضرت مولانا جلال الدین صاحب کامل حسامی مولانا مفتی محمد عبد الجلیل صاحب فاضل جامعہ نظ
مولانا قاضی عطا اللہ صاحب قادری نقشبندی حضرت مولانا حافظ محمد الطاف حسین صاحب نا
حضرت مولانا پیر سید شاہ محی الدین صاحب مرشد پاشاہ مولانا سید کاظم پاشاہ صاحب قاد
الموسوی حضرت مولانا سید شاہ اعظم علی صوفی قادری حضرت مولانا سید شاہ اسرار حسین
رضوی المدنی حضرت مولانا سید شاہ علی الدین احمد صاحب قادری، حضرت مولانا لطیف
صاحب قادری الموسوی حضرت مولانا سید شاہ حمید الدین صاحب شرفی قادری حضرت م
سید شاہ عاشق عصمت اللہ حسینی صاحب حضرت مولانا ظہیر الدین صاحب شرفی حضرت مو
ابراہیم خلیل صاحب صدر عالمی الگیلانی سوسائیٹی حضرت عرفان اللہ شاہ صاحب نور

اور جناب نورانی پاشاہ صاحب معتمد کل ہند مجلس اہل سنت والجماعت کا بے حد ممنون ومشکور ہوں ان سب بزرگوں کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ میں جانشین حضرت پیر ومرشد رحمتہ اللہ علیہ الحاج حضرت سید شاہ خواجہ معین الدین صاحب صابری ہاشمی مدظلہ اور محترم المقام حضرت مولوی میر بہادر علی صاحب اقبال حسابی قادری انجنیئر محکمہ تعمیرات کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہوں کہ ان دو بزرگوں نے اس کتاب کی صورت گری میں نہایت شفقت محبت اور ہمدردی کے ساتھ مواد کی فراہمی اور ٹائٹل کی تیاری و تزئین نیز دیگر امور کی تکمیل میں ہر طرح مجھ پر احسان فرمایا ہے۔

ان سب بزرگوں کے علاوہ میں ان فدائیان حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مسرت کے ساتھ مشکور ہوں جنہوں نے اس تالیف کی طباعت کے سلسلہ میں اپنے تعاون عطیات اور پیشگی خریدی سے نوازا۔ بالخصوص شیدائے فیوض غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت نواب غلام محمد عمر خاں صاحب مدظلہ کا شکریہ ادا کرنے میں الفاظ کو عاجز پا رہا ہوں کہ ممدوح اس کتاب کے سرورق (ٹائٹل) کی ہمہ رنگی دیدہ زیب طباعت کے تمام تر مصارف کی پابجائی کی ہے جذبۂ تشکر کے ساتھ موصوف کی عمر و اقبال میں ترقی کی دعا کرتا ہوں آپ کے علاوہ میرے عزیز ہم وطن خوگر خیر و حسنات جناب سلطان احمد صاحب تاجر جنگلات عزیزم جناب محمد عبدالرزاق صاحب جیوری ٹرانسپورٹ ایجنٹ حیدرآباد نیز جناب محترم قاضی شوکت حسین صاحب قادری نقشبندی موظف مددگار ناظم تعلیمات و جناب محترم الحاج مولوی محمد یوسف خاں صاحب قادری و نقشبندی مالک ڈیلیٹ فرنشنگ ورکس عابڈز حیدرآباد و جناب مولوی وسیم احمد صاحب ایڈوکیٹ و صدر مرکزی میلاد کمیٹی و جناب محترم محمد جہانگیر علی صاحب [illegible] یم بے [illegible] ٹی ٹیچر [illegible] یٹڑہ حیدرآباد نیز جناب محمد عبداللطیف خاں صاحب منیجر ہندوستان پیپر کارپوریشن اور جناب نواب ابراہیم خلیل صدر عالمی الگیلانی سوسائٹی نے بھی اس کتاب کے لیے درکار کاغذ کی خریدی [illegible] اور ان حضرات کے علاوہ کچھ کرم فرماؤں نے پیشگی خریدی

کے طور پر اپنی اعانت سے سہولت بہم پہونچاتی ہے ان میں جناب الحاج محمد ہارون تاجر پارچہ و جناب الحاج محمد حنیف سیٹھ تاجر پارچہ جناب حاجی محمد اقبال صاحب تاجر پارچہ جناب مولوی الحاج مرزا منور علی بیگ صاحب ایڈوکیٹ و صدر انڈین یونین مسلم لیگ و جناب مولوی الحاج سید حنیف علی آغا ایڈوکیٹ و نائب صدر مرکزی میلاد کمیٹی و رکن انتظامی جامعہ نظامیہ و جناب الحاج سید شاہ نور الحق صاحب قادری ایڈوکیٹ محترم جناب الحاج عثمان شہید صاحب ایڈوکیٹ و جناب محمد شفیع الدین صاحب ایڈوکیٹ و جناب الحاج مولوی محمود احمد صاحب شریف بھائی مالک پریسیڈنٹ ہوٹل و جناب الحاج ابراہیم موسیٰ سیٹھ مالک جے موسیٰ آکشن ہال جناب الحاج محمد محبوب صاحب مالک مدینہ آکشن ہال بنجو گٹھی و جناب سید شاہ امیر الحق صاحب قادری کے علاوہ جناب مولوی عبد المجید صاحب ڈائرکٹر الامین کارپوریشن اور ان کے نمائندہ جناب انور محمد صاحب کے ذریعہ مدینہ مارکٹ کے بیشتر تاجرین کی جانب سے تقریباً پچاس کتابوں کا ہدیہ بطور پلیجنگ حاصل ہونے پر شاداں ہوں میرے اور میرے رفقاء کے لیے باعثِ صد مسرت و حوصلہ افزائی یہ بات ہے کہ ان سب کرم فرماؤں نے اس بات کی اجازت عطا فرمائی ہے کہ زیر نظر کتاب کے قدردانوں کی طرف سے جو ہدیہ وصول ہوگا اس کے ذریعہ دوسرے اسی طرح کے مسودات کی طباعت و اشاعت کے کام کو آگے بڑھایا جائے اور اس سلسلہ کو وسعت دی جائے انشاء اللہ قدردانوں کی حوصلہ افزائی کے نتیجہ میں بہت جلد "شانِ پنجتن پاک"، "شانِ مخدوم صابر پاک" اور "شانِ بندہ نواز"، کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو سکیں گی۔

سب کرم فرماؤں کے حق میں دعائے خیر کی طلب کے ساتھ اپنے لیے ان کی اعانت اور دعاؤں کا طالب ہوں فقط،

ادنیٰ غلام اولیاء اللہ ثاقب صابری القادری

حق حق حق
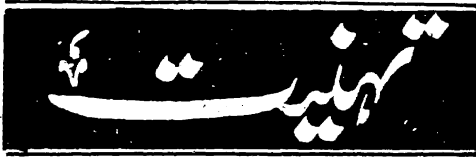
برادرم ثاقب صابری ہاشمی کے مقدر میں جو سعادتمندیاں نصیب ہوئی ہیں وہ "فیضانِ عرفان" "شانِ غریب نواز" اور "شانِ غوث الوریٰ" کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں۔ حضرت پیر و مرشد شاہ سید خواجہ قطب الدین احمد ھاشمی المخاطب بہ شاہِ قطب العرفان صابری رحمتہ اللہ علیہ کی تربیت اور لطف و عنایت نے اولیائے کرام کی منقبت گوئی میں ثاقب صاحب کو امتیازی اور انفرادی مقام بخشا ہے۔ حضور دادا پیر تاج الاولیاء شاہ محمد عارف حسن صابری قدوسی نعمانی قطبِ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنے وصال سے پہلے ثاقب صاحب کی اس سعادتمندانہ صلاحیت کے لیے کامرانیوں کی دعا فرمائی تھی اس کا اثر اور نتیجہ ہم بہتر شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

جس مبارک اور مستحسن جذبہ کے ساتھ برادرم ثاقب صابری تاجدارانِ ولایت کی شان میں منقبت نامے پیش کر رہے ہیں اس کے لیے تہنیت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی یہ کوششیں حال و مستقبل میں کامیاب و کامران ہوں

فقط

فقیر سید خواجہ معین الدین صابری ہاشمی

خانقاہ صابریہ سرپور کاغذ نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از جگر گوشہ حضور غوث الثقلین، جلالۃ العلم حضرت مولانا سید شاہ حبیب اللہ صاحب المعروف بہ رشید پاشاہ صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ

امیر جامعہ نظامیہ و معتمد مجلس علمائے دکن، سابق صدر مصحح دائرۃ المعارف، صدر مجلس علمائے د

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد میں نے عزیزم مولوی مح
امان علی ثاقب صابری قادری کی تالیف "شان غوث الوریٰ" دیکھی۔ خود مؤلف صاحب نے بح
تضمین کے ساتھ بزرگوں کے اشعار سنائے اور تالیفِ منیف پر تقریظ لکھنے کی مجھ سے فرمائش
حصہ نظم پر میں کیا تبصرہ کرسکتا ہوں جب کہ میں خود بدقسمتی سے شاعر نہیں ہوں۔

ے از خموشیہائے اہلِ فہم، در تحسین شعر ۔ می خلد افزوں بدل تحسین نا فہمید گا

پھر بھی نظم کے دیکھنے کے بعد اس کے سننے سے تنا تاثر ضرور رہا کہ اولیائے کرام کے ال
کلام پر ثاقب صاحب نے جو تضمین کی ہے اس میں آمد ہی آمد ہے تکلف اور آورد کا کہیں نام و
نہیں یہ سب کچھ فیضانِ الہام ہے بفحوائے " اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِیْذُ الرَّحْمٰن "

ے ایں سعادت بزورِ بازو نیست : تا نہ بخشد خدائے بخشندہ،

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ثاقب صاحب کو اس خداداد صلاحیت پر مبارکب
دیتا ہوں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

حصہ نثر میں حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات و کرامات اور ملفوظ
بحوالہ کتب سیر و تذکرہ درج کیے گئے ہیں جو اختصار کے باوجود جامع ہیں اور مبنی بر صحت
حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ عظیم میں جس قدر بھی کہا جائے اور لکھا
کم ہے۔ اغواث و اقطاب آپ کی عظمت شان کو حق تسلیم کر لیے ہیں [illegible]

اس میں لب کشائی کی جسارت سے عاقبت برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

روزانہ نمازہائے پنجگانہ میں بلکہ نماز کی ہر رکعت میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ہم کہا کرتے ہیں۔ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا تابع و بدل صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہے اور عربی گرامر کی رو سے بدل و مُبدَل منہ میں مقصود بدل ہوتا ہے، اس طرح اس منصوص دعا میں دراصل بزرگانِ دین کے راستہ کی ہدایت ہی مطلوب ہوئی جو مُنعَم علیہم ہیں یعنی وہ بزرگوار جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام سے سرفراز فرمایا ہے، اور وہ چار طبقوں میں منقسم ہیں جن کی معیت درکار ہے۔ پہلا طبقہ انبیاء علیہم السلام کا ہے، دوسرا صدیقین کا تیسرا شہداء کا اور چوتھا صالحین کا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ اور جو کوئی خدا اور رسول کی اطاعت کریں گے تو انہیں معیت حاصل رہے گی ان انبیاء و صدیقین اور شہدا و صالحین کی جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔

بزرگان دین کے ان چار طبقات میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو انبیاء کی صف میں تو نہیں رکھا جا سکتا البتہ تین طبقاتِ اولیاء کرام میں سے صدیقین کے طبقہ میں ضرور ماننا پڑے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے جیسا اُساری بدر کے بارے میں مشورہ دینے پر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تعلق سے فرمایا کہ تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔ اور حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تعلق سے فرمایا کہ تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی ہے یہاں اسکا اظہار بھی ناقابلِ انکار ہے کہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو اتباعِ کامل کی بدولت جامعیت تامہ حاصل ہے اور آپ سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر ہیں، جیسا کہ خود حضور غوثِ اعظم نے فرمایا ہے:

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّيْ = عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

اس امتیاز کے ساتھ ساتھ ایک وقت ایسا کبھی آیا ہے کہ زبانِ مبارک سے قربِ فناء کی منزل میں یہ الفاظ بے ساختہ نکل گئے قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃِ کلّ ولی اللّٰہ
درحقیقت گفتۂ او گفتۂ اللہ بود : گرچہ از حلقوم عبداللہ بود ۔ کے بمقام کا
یسا ہی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کلام کو سن کر بڑے بڑے اولیاء نے جو قطبیت ، او
غوثیت کے اونچے درجوں پر فائز تھے سرِ تسلیم خم کر دیا اور کہہ دیا بل علیٰ رأسی و عینی ، کیو
انہوں نے اس صدا کو صوت صمدی سمجھ لیا بعض مقربین نے ما فی جُبّتی سوی اللہ کہا ہے اور سبحانی ما اعظ
شانی بھی یہ قربِ خاص کی باتیں ہیں ایسا کہ قربِ نوافل کی حدیثِ قدسی میں جو صحیح ہے وار
بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتے رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کی آنکھ بن جا
جس سے وہ دیکھتا ہے ، میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ۔ میں اس کی ز
بن جاتا ہوں جس سے وہ گویا ہوتا ہے ۔ میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے
یہاں تک فرما دیا کہ میں اس کے پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے تعجب کی کیا بات ہے ۔ ج
کہ ایک بے جان درخت سے انی انا اللہ کی آواز موسیٰ علیہ السلام کو آئی تھی ۔

تو مباش اصلاً کمال این است وبس
رو در و گم شو وصال این است وبس

اللہ بس باقی ہوس
فقیر سراپا تقصیر

سید حبیب اللہ قادری رشید پاشاہ
یکم ڈسمبر ۱۹۸۹ء

از خلیفہ مجاز جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشراف پیر سید ابراہیم سیف الدین گیلانی رح محترم المقام فاضل اجل مولف و مصنف بے بدل شاعر عالی مقام۔ الحاج ابوالفضل سید محمود قادری و موسوی مدظلہ، موظف سشن جج و بانی و صدر نشین معارف اسلامیہ ٹرسٹ حیدر آباد

شانِ غوث الوریٰ ؓ

زیر نظر کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ نثر اور دوسرا منظوم ہے پہلے حصہ میں مسلّم الثبوت بلند پایہ کتب سیر و مناقب سے حضور غوث الصمدانی محبوب ربّانی صاحب الاشارات والمعانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، کے مجمل لیکن جامع انداز میں ارشادات، حالات کرامات، صداقتِ فضیلت، اتباعِ شریعت و طریقت ابطالِ کفر، زندقہ و بدعت، الغرض تمام خصوصیات کا احصاء کیا گیا ہے۔

حصہ دوم میں اکابرینِ عظام و اولیائے ذی الاحترام کے کلام بلاغت مقام پر تضمین کر کے اس کلام کی آب و تاب بڑھادی گئی ہے اس کے مطالعہ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ جس ہستی سے اپنی نسبت کو یہ باعثِ صد افتخار تصور کرتے ہیں اس کے عُلوء مرتبت کا کیا حال ہوگا۔ بڑے بڑوں کے جس کے آگے سر خمیدہ ہوں کوئی اس ذاتِ قدسی صفات سے مخاطب ہوکر تاللہ لقد آثرک اللہ علینا اور کوئی ے بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ما اور کوئی سگِ درگاہِ جیلاں شو چو خواہی قطبِ ربانی اور کوئی ع بدہ دستِ لقین اے دل بدستِ شاہ جیلانی اور کوئی ع قبلہ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین اور کوئی ع ہست و ائم در طواف کعبہ کویش دلم اور کوئی ع الکرم یا غوثِ اعظم بالترحم اکرم عرض کررہا ہوں

ان تاثرات و معروضات سے خود بخود عقل رہبری کرتی اور دل و دماغ رہنمائی کرتے ہیں

؎ ایں جمال و ایں کمال دیگرست : یار ما را حال و قال دیگرست

اور بے ساختہ سننے والا کہہ اٹھتا ہے

؎ ھر کمال و فضل سے بالا علوئے غوث ہے : لیست ھر بام فضیلت روبروئے غوث ہے دُ
فی الواقع ؎ جو سب کی انتہا ہے ابتدائے غوث اعظم
خدا معلوم کس جا انتہائے غوث اعظم ہے

حصہ اول و دوم پڑھنے کے بعد حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس
ارشاد کی صداقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ

آں آئیں جمال جمال محمد است وایں کمال کمال محمد است

یہ بیان اس لیے صد فیصد درست ہے کہ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہو خود
اس کا ارشاد ہے۔

یا اللہ ھذا وجود جدی لا وجود عبد القادر ،،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب ثاقب صابری کی اس والہانہ پیشکش کو
مقبول خاص و عام بنائے اور جو اس تصنیفِ منیف کو پڑھیں تو وہ پکار اٹھیں

غوثِ اعظم درمیان اولیاء
چوں محمدؐ درمیان انبیاء !!

ابوالفضل سید محمود قادری
۲/۱۱ ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴۱۰ھ

ازجناب محترم شیخ البشائر جیلانی عاشق سبحانی محبوب الحاج صوفی میر بہادر علی اقبال حسابی دام لطفہ

مددگار انجینیر محکمہ تعمیرات عامہ امکنہ و شوارع حیدرآباد

تقریظ کے دل خوش کن الفاظ کی فیاضی پیشِ نظر نہیں بلکہ یہ سطور تعارفِ [illegible] "شانِ غوث الوریٰ"، کا جو فیضانِ محبت کا گرانمایہ ثمر ہے عرفانِ عشق کا یہ دفتر [illegible] بلکہ منظوم کلام ہے جو رہروانِ عشق کا دستور ہے۔ عقیدت کی رنگینی میں عمق، زبان کے ترنم میں سادگی، لطافت اور اثر کہہ رہا ہے کسی خاص فیض اور رشن کی بدولت ہے۔ کلام کی تاثیر پابہ زنجیر عاشق کو بھی بغلگیرِ یار کر دے گی صوفی بزرگانِ سلف کے اشعار پر تضمین کے بند جو میں نے سنے بہت لطیف اور دلپسند ہیں، بہت سے اشعار میں تو فی الحقیقت اعجاز نظر آتا ہے جو اثرِ تکلف سے بالکل پاک ہے، ادب و معانی، تصوف و رندی میں جناب ثاقب صاحب نے مرج البحرین کا لطف پیدا کر دیا، شاعر کے لیے ادبی محاسن ردیف و قافیہ اور بحر و وزن کی پابندیاں صرف پابندیاں ہیں تشبیہ، استعارہ اور صنائع لفظی و معنوی بھی صرف خط و خال کا کام انجام دیتے ہیں اصل نکتہ جو دلفریب ہوتا ہے وہ ایک سِرّ ہے جو اس ہدیۂ عقیدت میں عارف و عاشق کے لیے بالیقین موجود ہے۔

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر حسنی حسینی جعفری جیلانی رضی اللہ عنہ، وارضاہ عنا کی مدحت بیان کرنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک حضور کی نظریں ملتفت نہ ہوں۔ جب قلب عظمتِ غوثیت مآب رضؓ کا معترف ہوتا ہے تو التفات سے کوئی محروم نہیں رہ سکتا، ثاقب صاحب کا یہ پُرخلوص منظوم ہدیۂ عقیدت اس بات پر دال ہے۔

مختصر یہ کہ در شانِ غوث الوریٰ ، بمصداق اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لحِکْمَۃً وَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ہے گویا کہ :۔

" جادو آفرین ہے اثاثۂ ثاقب " ہمزہ کے دس محسوب کریں تو تاریخ کو شعرائے کرام کو اس کلمے میں عیسوی تاریخِ اشاعت نظر آئے گی مطلب یہ کہ یہ کلمہ ۱۹۹۰ء کا مظہر ہے۔

یہ احقر اس بحر کا شناور نہیں اور اس قلزم میں غوطہ زنی میرے لیے گستاخانہ جراءت ہے۔ لیکن میری مجبوری پر اہلِ عشق مجھے معذور سمجھ کر معاف کردیں گے کیونکہ گلستانِ عقیدت میں جب نیا گل کھلتا ہے تو بلبل کو بھی شوقِ نواسنجی ضرور پیدا ہوتا ہے۔

بیخبر ند زاہدان نقش بخوان ولاتقل ؛ مست ریاست محتسب بادہ بنوش ولاتخف

ترجمہ : زاہد لوگ بے خبر ہیں گیت گا اور عشق کی باتیں بیان مت کر ،
محتسب ریا کا متوالا ہے شراب پی اور مت ڈر ۔

حقیر بندہ اکمل الرجال والشمس لایزال
احقر میر بہادر علیؒ اقبال (حسابی)

حسابی باغ ، حیدرآباد اے پی

۹ جمادی الآخر ۱۴۱۰ھ ۷ جنوری ۱۹۹۰ء

هُوَ القَادر

مختصر سوانح حضور قطبِ ربّانی غوث الصمدانی

شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی (شافعی الحنبلی) رضی اللہ عنہ

ماخوذ و منتخب از کتب

- مشکوٰۃ النبوت ہشت جلد ۔ قلائد جواھر (حیات جاودانی)
- تواریخ آئینۂ تصوف ۔ حقیقت گلزار صابریؒ ۔
- غوث الاعظم مولف فیروز مرحوم ۔ غوث اعظم نمبر ماہنامہ آستانہ سنہ ۱۹۶۲ء
- بہجتہ الاسرار ۔ سیرتِ محبوب سبحانی ۔ حیات غوث الوریٰ الفتح المبین
- کلام الاولیاء فی شانِ سلطان الاولیاءؒ مطبوعہ لاہور (پاکستان) نذر عقیدت سنہ ۱۳۵۶
- سوانحی حصہ ! شانِ غوث الوریٰؒ
- نام مبارک سید عبدالقادر
- کنیت ابو محمد
- والد ماجد ـــــ حضرت سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست رحمت اللہ علیہ
- والدہ مکرمہ ـــــ حضرت اُم الخیر اَمتہ الجبار فاطمہ ثانی رحمۃ اللہ علیہا

حسنی حسینی

آپ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں ۔ چنانچہ حضرت جامی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے ۔

آں شاہِ سرفراز کہ غوث الثقلین است = دراصل صحیح النسبین الطرفین است

از سوئے پدر تا بہ حسن سلسلۂ اوست = وزجانبِ مادر دُردریائے حسین است

ترجمہ :۔ وہ شاہ سرفراز جو غوث الثقلین ہیں حقیقتاً دونوں طرف سے صحیح النسبین ہیں یعنی باپ کی طرف سے ان کا سلسلہ حضرت امام حسن علیہ السلام تک پہونچتا ہے اور مادر مکرمہ کی طرف سے آپ حسینی دریا کے موتی ہیں یعنی حضرت سیدنا امام حسین علیہ والسلام تک آپ کا سلسلۂ مادری پہونچتا ہے

آپ کا لقب محیِ دین ہے یعنی دین کو زندہ کرنے والے ۔کتاب سفینۃ الاولیا کے مصنف نے لکھا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہٗ (سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ) نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں اپنی بعض سیاحتوں سے بغداد آیا ۔ اچانک ایک نحیف البدن متغیر اللون (بدلا ہوا رنگ والا) مریض کو دیکھا' اس نے کہا السلام علیک یا عبد القادر! میں نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا میرے نزدیک آئیے' میں اس کے نزدیک گیا ۔ اس نے کہا مجھے بٹھائیے' میں نے بٹھایا' اُس کا جسم تازہ ہو گیا اور اس کا حال ٹھیک ہو گیا اور اس کا رنگ صاف ہو گیا میں اُس سے ڈر گیا' اس نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں نے کہا نہیں ۔ کہا میں آپ کے نانا کا دین ہوں کمزور ہو گیا تھا جیسا کہ آپ نے دیکھا' اللہ تعالیٰ نے مجھے توانا کر دیا ۔ آپ دین کے زندہ کرنے والے ہیں. میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد گیا' جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میرے گرد لوگوں کا ہجوم ہو گیا ۔ اور وہ میرے ہاتھ کو بوسہ دینے لگے اور کہنے لگے یا محی الدین!

اسی وجہ سے آپ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جن وانس پر آپ کا تصرف تھا.

جس طرح انسان آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر مسلمان ہوتے' توبہ کرتے اور آپ سے استفادہ کرتے آپ خود فرماتے ہیں کہ انسان کے مشائخ ہیں' جنات کے مشائخ ہیں' لیکن میں شیخ اکمل ہوں ۔ آپ کو شیخ اس لئے کہا جاتا ہے کہ شیخ متصرف بولایت ہوتا ہے ۔ اور آپ تا قیامت تمام عالم میں ولیٔ متصرف ہیں ۔ اس تصرف میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے ۔ جب آپ بغداد تشریف لائے اور مسندِ مشیخت پر جلوہ افروز ہوئے تو سب نے آپ کو کرامات و ولایت میں بزرگ پایا۔ ہر ایک نے آپ سے اپنی حاجت کے لئے "یا شیخ اَغثنی" کے ذریعہ ندا دی۔

جیلی کہلانے کی وجہ

آپ کا اصل وطن جیلی ہے جو طبرستان کے آگے ہے جس کو جیلان، گیلان اور گیلی بھی کہا جاتا ہے جیساکہ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ، کا ارشادِ گرامی ہے

انا الجیلی محی الدین اسمی : واعلامی علیٰ راس الجبال

غوث اعظم کی معنوی تشریح!

بہت بڑا فریادرس (بحوالہ غیاث اللغات) رسالہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ جو حضور پرنور کی تصنیف ہے۔ جس میں ان الہاماتِ ربانی کو قلمبند فرمایا ہے جو آپ پر وارد ہوئے ہیں۔ یہ سرکار کا احسانِ عظیم ہے کہ طالبانِ حق کی فلاح اور رہنمائی کے لیے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔ ھر الہام میں خود پروردگارِ عالم کا آپ کو اس خطاب سے نوازنا اور مخاطب کرنا آپ کے مرتبہ عالی کا تعارف ہے جو ہمارے فہم و ادراک سے ماورا ہے۔

بازالاشہب کہلانے کی وجہ

آپ کو بازالاشہب بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ باز اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی دوسرا پرندہ ان بچوں کی طرف نظر نہیں اٹھا سکتا اسی طرح آپ اپنے مریدوں کی حفاظت اور حمایت فرماتے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری کی بشارت

○ صاحبِ مناقب غوثیہ کتاب لطائف لطیف سے جو شیخ کمال الدین بن خواجہ عبداللطیف بغدادی کی تصنیف ہے، نقل کرتے ہیں کہ شبِ معراج میں روح پرفتوح حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، نے غلبۂ شوقِ مشاہدۂ جمالِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے مقام سے جو منتہائے مقام

اولیا ہے جسدِ لطیف میں منتقل ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عین معراج میں مشرف ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو اپنی گردن پر لیا اور ان فیوض سے جو مقام معراج نبوی سے مخصوص ہیں استفاضہ کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظِ یا قادر کہہ کر ان کی گردن پر قدم رکھ کر عروج فرمایا۔ حضرتِ عزت سے ندا آئی اے رسول جانتے ہو یہ کس کی روح ہے اور اس کا کیا نام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا الہٰی اس روح کا مجھ سے لگاؤ اور تعلق اور کمالِ عشق و محبت پا رہا ہوں لیکن اس کا نام تو بہتر جانتا ہے۔ آواز آئی اے میرے محبوب یہ تیرا فرزند ہے جو نسل حسن سے ہے اس کا نام عبدالقادر ہے یہ مقامِ ولایت اور مرتبہ معشوقیت میں ہے کوئی ولی اس کے مانند نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر شکر بجالایا اور اپنے خاص فیوض سے سرفراز کیا اور فرمایا۔

یَا وَلَدِی قَدْ طَابَ خَاطِرِیْ بِرُؤْیَتِكَ وَطَابَ خَاطِرُكَ بِرُؤْیَتِیْ وَاَنْتَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ وَمَحْبُوْبِیْ وَمُرِیْدِیْ وَخَلِفِیْ وَقَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَتِكَ وَقَدَمَاكَ عَلٰی رِقَابِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِیْ ہ

اس طرح حالتِ معراجِ مبارک میں اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ ناسوت میں آپ کی تشریف آوری کی بشارت عطا فرمائی۔

○ حضرت شاہ محمد حسن صاحب صابری قدوسی نعمانی معشوق الہٰی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تالیف حقیقت گلزار صابری کے صفحات ۲۲ تا ۲۹ میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور حضور مخدوم صابر پاک رضی اللہ عنہ کی عالمِ ناسوت میں تشریف آوری کی پیشن گوئی سے متعلق یہ تفصیل درج فرمائی۔

" حضرت سیدنا امام جعفر صادق کشف العلمین رضی اللہ عنہ نے اپنے باطنی مکتوب کشف الغیوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ شب جمعہ گیارہویں ماہ رجب ۱۴۸ھ کو میں تلاوتِ درود شریف وہیں میں مشغول تھا اور نصف شب گذر چکی تھی کہ خلافِ عادت

نیند کا غلبہ طاری ہوا چاہتا تھا کہ بقدرِ معمول تلاوت کر لی جائے لیکن کسی طرح غلبۂ نوم سے نجات نہیں ملی لاچار ہو کر کیفیت باطن کی طرف رجوع ہوا اس وقت باطن سے الہام ہوا کہ ترک کر دو اس تلاوت کو اور رجوع ہو جاؤ عالم رویا کی طرف کہ اسرار عجیبہ کا معائنہ ہونے والا ہے اور اس کیفیت میں عالم ملکوت منکشف ہوا اور بہت جلد عالم ملکوت سے عالم جبروت میں گذر ہوا۔ ایک باغ دیکھا کہ اس کے ہر درخت کے برگ و بار سے لمعاتِ انوار تجلیاتِ طور سے مشابہ ہیں اور وہاں کی بہار فرحت خیز روح کو ایسی تروتازگی بخش رہی ہے کہ اس کے سرور سے کیفیاتِ عرفان تعلی فرما رہے ہیں اور صفِ ملائکہ اپنے اپنے مقام پر تسبیح و تحمید میں مشغول ہیں اور ارواح حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام منتظر کسی ایسے امر کے ہیں کہ جس کے انکشاف پر مقدرت حاصل نہیں اور ارواحِ حضرات اولیا رحمہم اللہ جو عالم ناسوت سے رحلت فرما چکے ہیں بزبانِ حال فرما رہی ہیں کہ کاش کہ ہم بھی یہ کیفیتِ عالم حیات میں حاصل کرتے اور ارواح حضرات اولیا جو عالم ناسوت میں تشریف رکھتے ہیں ان پر یہ حال طاری ہے کہ یک لحظہ کسی کو یک حال پر قرار نہیں۔ طرفۃ العین میں کسی کو مرتبۂ حضرت سے ساتھ ایسی کیفیت لطیف کے وصل ہوتا ہے کہ اسی وقت ہر ایک بصورت حضرت حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہو کر فنا فی الرسول ہو جاتے ہیں اور ایک سانس لینے کے بعد اس حال سے فراغ ہونے نہیں پاتا کہ مرتبۂ حضرت احدیتِ صرفہ میں ایسی کیفیت عجیب سے قریب ہوتا ہے کہ عالم ناسوت میں حضرت شیخ کی تعلیم سے مطلع ہو کر ایک مدت سے مشتاق اور مستمند (حاجتمند) روشن اوس تجلی ذات کے ہو رہے تھے۔ اور ارواحِ حضرات اولیا زمانہ استقبال کو کہ جو بعد اس زمانہ کے عالمِ امکان میں تشریف لانے والے تھے کیفیتِ مرتبۂ میثاق کی تجدید ہو رہی ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے ایک جگہ تامل کیا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پاس آکر مجھ سے فرمایا کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے منتظر ہیں اور وہاں پر یہاں سے زیادہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مجھ کو اپنے ہمراہ لے گئے تو دیکھا ایک موتی کا خیمہ ایستادہ ہے اور

اس میں تختِ تجلی بچھا ہے اس تختِ تجلی پر حضرت سرور کائنات فخرِ موجودات احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور گیارہ حضرات اہل بیتِ عظام وصحابۂ کرام ہیں سے حاضر ہیں۔ مجھ کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فرزند تین روز کے بعد تو بھی ہمارے پاس آجائے گا مگر معائنہ اور مشاہدہ اس عالم کا عالم ناسوت میں قلمبند کر کے آنا چاہیئے۔ یہ ارشاد سن کر میں آداب بجالایا اور قصد بیٹھنے کا کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سامنے تخت پر بٹھایا۔ تھوڑے عرصہ میں دیکھا کہ محفل چارطرف بیٹھی ہوئی ہے اور دو ارواح مقدسہ آگے پیچھے آتے آتے قریب تختِ مبارک کے آپہونچیں جو روح اطہر کہ آگے تھی اس میں لونِ سفید مثل الماس کے منور تھا اور دوسری روح اقدس جو پیچھے تھی اس میں لون سرخ مثل یاقوت کے درلمعان تھا پہلی روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ زبانِ مبارک سے فرما کر اپنے سیدھے زانو پر بٹھالیا وَالتخطبخام المبحطق ۝ اور دوسری روح کو یہ الفاظ فرما کر اپنے بائیں زانوں پر بٹھالیا عمخدم ویلعحذب امصرئ اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی جانب خطاب کر کے فرمایا کہ قرۃ العینین۔ جس وقت ہم سب نے تمہاری شہادت کے محضرنامہ پر بخوشی مہریں لگادی تھیں عین عالم خیال پریشانی امت میں جبرئیل امین علیہ السلام نے خوشخبری سنائی تھی کہ ان دونوں شہیدین کی اولاد میں دو ارواح ساتھ شانِ جمال وجلال کے پیدا کی جائیں گی جس کے باعث تاقیام عالم مستحکمی اسلام کی رہے گی اور وہ دونوں ارواح مقدسہ یہی ہیں جو روح سیدھی زانوں پر بیٹھی ہے صاحب مقام فنا فی الرسول کی ہے کہ مرتبۂ نبوت کہلاتا ہے۔ نبوت شان رحم کی ہے نام اس کا عالم ناسوت میں غوثِ پاک قطبِ عالم ہوگا اس روح کو میرے جسم سے مناسبت ہے اس سے ارشادِ عظیم ظہور میں آئے گا اور یہ روح جو بائیں زانو پر بیٹھی ہے ظہور اس کا بعد غوثِ پاک قطبِ عالم کے ہوگا نام اس کا مخدوم علی احمد صابر ہوگا اس کو مرتبۂ ولایت کا اتم حاصل ہوگا کہ ولایت شان قہر کی ہے اس سے تخریب منکران اور رحاسدین

دین کی ہوگی یہ فرماکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تخت سے نیچے تشریف لائے اور حضلو حالتِ نوم سے افاقہ ہوا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ نے ان دو کلماتِ مرقومہ بالا کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ زبانِ ملکوت ہے عارف کو جب مقام جبروت حاصل ہوجاتا ہے تو خودبخود عالم مثال میں یہ گفتگو شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ زبانِ ملکوت، عالم ناسوت میں کسی طالب علم کو تعلیم نہیں ہوتی ہے خود عالم جبروت میں نکلا سوال وجواب کا ہو جاتا ہے۔ اور مطلب ان باتوں کا بیداری میں بطور اثر کے خاطر پر رہتا ہے اور بعض اوقات کچھ الفاظ بھی یاد رہ جاتے ہیں۔

جس شب حضرت امام جعفر صادق صاحب کشف العالمین رحمتہ اللہ علیہ کو یہ معائنہ اور مشاہدہ رویتِ نبوی قدس کا ہوا تھا جتنے حضرات اولیا رحمہم اللہ علیہم کو جو اس زمانہ میں بقیدِ حیات تشریف فرما تھے سب حضرات کو اسی طرح رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی تھی کہ اک سرِ مو کم وبیش نہیں ہے۔ تیسرے روز حضرت امام جعفر صادق رضؓ کا مرتبہ حضرت وحدت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم میں وصل ہوا۔ جتنے حضرات بابرکات اولیاءِ عظام رحمہم اللہ علیہم شریک محفل تھے اور جو حضرات نواح قرب وبعید سے آستانہ بوسی کو حاضر ہوئے ہر ایک صاحب شرفیافتہ رویت ایکدوسرے سے یہی احوال متفق اللفظ والمعنی بیان فرماتے تھے۔ چنانچہ تمامی حضرات والا صفات نے اس معاملہ کا نام شالِ عجیبۂ وحدت قرار دیا ہے اور حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہٗ حضرت عبداللہ محض رحمتہ اللہ علیہ حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمتہ اللہ علیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ حضرت داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ فضیل بن عیاض موسیٰ صفات رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ علمبردار رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ امین الدین عبدالازل رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علیم الدین رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت موسیٰ جون رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اپنے مکتوبات نکات میں یہی

یہی مضمونِ معائنہ اور مشاہدہ رویت شالِ عجیبہ وحدت کا متفق اللفظ والمعنی تحریر فرمایا ہے چونکہ یہ جملہ مکتوب ہائے معتبرہ کیفیات باطنی مفاوضاتِ معنونہ حضرات اساتذہ سے جو حضرت پیرومرشد برحق نے اس کفش بردار کو مرحمت فرماتے ہیں۔

یہ احوال نقل کئے گئے ھیں۔

○ حضرت شاہ محمد حسن صاحب صابری قدوسی نعمانی معشوق الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی مذکورہ اپنی تالیفؔ حقیقتِ گلزار صابری کے صفحات ۲۹ تا ۳۱ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہٗ اور حضورؐ مخدوم صابر پاک رضی اللہ عنہٗ کی عالم ناسوت میں تشریف آوری کی جو پیش خبری بیان فرمائی تھی اس کی تفصیل بحوالہ مکتوباتِ نطاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ اور مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبدالعزیز بن حارث رضی اللہ عنہٗ مذکورہ صفحات میں مفصلاً بیان فرمائی ہے۔ باندیشۂ طوالت یہاں صرف اس کا اقتباس درج کیا جاتا ہے

(مناقب صابری)

شبِ جمعہ تیرہویں ماہ ربیع المنور سنہ ہجری کو حضرت رسالت پناہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد نماز عشاء اپنے صحابۂ کرام کے سامنے بیان فرمایا کہ مجھ کو خوب تحقیق ہے کہ جب خالقِ ارواح نے علم ازل میں روحوں کو چار صف میں قایم کر کے اول صف میں انبیا علیہم السلام اور دوسری صف میں اولیاء اور تیسری صف میں تابعین اور تبع تابعین اور چوتھی صف میں عوام الناس کی روحوں کو کھڑا کر کے فَاسْجُدُوْا کا حکم دیا تو روح غوثِ پاک قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ صف اولیاء سے بڑھ کر میرے کفِ پا پر سجدہ کیا تھا کہ جبرئیل امین نے اس کو پروں پر اٹھا کر اس کی جگہ صفِ اولیاء میں پہونچا دیا تھا وہاں پر روحِ غوث پاک نے میرے کفِ پا کے تصور پر سجدہ کیا اسی طرح تینوں مرتبہ یہی معاملہ ہوا مگر یہ راز سوائے عارف کے اور کی سمجھ میں نہ آئے گا اور روح مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ نے صف اول سے بڑھ کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے

پاس سجدہ کرنا چاہا تھا کہ جبرئیل امین نے اس کو بھی پروں پر اٹھا کر اس کی جگہ پر صفِ اولیا میں پہونچا دیا اور دوسری مرتبہ پھر صفِ اولیا میں سے بڑھ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس سجدہ کرنا چاہا تھا کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے پروں پر اٹھا کر اس کی جگہ پہونچا دیا اسی طرح تین مرتبہ یہی ہوا۔

غوثِ پاک قطبِ عالم کو مہر مصطفوی قریب پیشانی کے محل لطیفۂ مصطفوی مقامِ نبوت یعنی فنا فی الرسول کا ہے عطا ہوئی کہ وہ لطیفۂ اول غوث پاک قطبِ عالم کو روشن ہوگا اور مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کو مہر ولایت پس پشت سیدھے شانہ کے جگر کے اوپر کہ محل لطیفہ روح مقامِ ولایت مرتبہ فنا فی اللہ کا ہے۔ مرحمت ہوئی کہ وہ لطیفۂ اول مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کو منور ہوگا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں ارواحِ مقدسہ کا ظہور کس زمانہ میں ہوگا اور ان کی کیا کیفیت ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں اولادِ علی مرتضیٰ حسنی حسینی ہونگے اور ان جیسا کوئی مجدد نہ ہوگا اور ظہور غوثِ پاک قطب عالم کا زمانہ ۴۷۱ھ میں ہوگا اور شان رحم اور قہر کی برابر ہوگی اور ظہور مخدوم علی احمد صابر اولاد میں غوث پاک کے بہ زمانہ ۵۹۲ھ میں ہوگا اور شانِ قہر زیادہ رحم سے ہوگی۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادتِ شریفہ

تاریخ کی مستند کتابوں میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن ایک نوجوان دجلہ کے کنارے بیٹھا تھا چاندنی کی روشنی میں ایک سیب بہتا ہوا نظر آیا اس نے پکڑ لیا بھوک کی شدت کے سبب وہ کھاتا ہوا گھر کی طرف روانہ ہوا راستہ ہی میں تھا کہ اسے خیال آیا کہ میں نے اس سیب کی قیمت تو ادا نہیں کی۔ صبح ہی اٹھا اور مالک سیب کی تلاش میں سرگرداں نکل کھڑا ہوا اور دریا کے کنارے کنارے چلتا رہا آخر ایک باغ آگیا اس میں جا کر مالکِ باغ سے سارا

واقعہ سنایا اور قیمت دریافت کی مالک نے کہا اس سیب کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ جو تم سے ادا نہ ہوسکے گی نوجوان نے ادائی قیمت کا پختہ اقرار کیا اور مالک کے حکم کے تحت باغ کی رکھوالی شروع کر دی جس کی معیاد ایک سال تھی مگر دو سال گذر گئے اور مالک نے نوجوان کو جانے کی اجازت نہ دی آخر چند سال کے بعد کہا تمہاری خدمت کا عوض میں تمہیں دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے ایک لڑکی ہے جو اندھی گونگی بہری اور لولی ہے تم اس سے نکاح کرلو، نوجوانؓ نے منظور کرلیا اور نکاح ہوگیا لیکن خلوت میں جب اس لڑکی کو دیکھا تو چاند سی تھی تمام اعضاء درست اور متناسب وہ ایک حور تھی جو جنت سے آئی تھی نوجوان کو مالک باغ کے بیان پر بڑا تعجب ہوا اور وہ دوسرے دن اس بیان کی وجہ دریافت کی تو مالک نے کہا دیکھو بیٹا اس لڑکی نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا تھا اس لیے وہ اندھی تھی اس نے کبھی فحش بات نہ سنی تھی اس لیے وہ بہری تھی اور کبھی گناہ کی طرف چل کر نہ گئی تھی اور اس لیے وہ لولی تھی۔

اس مقدس خاتون کا نام حضرت فاطمہ ام الخیر بنت عبداللہ تھا اور اس پاک باطن نوجوان کا نام حضرت ابوصالح موسیٰ بن عبداللہ تھا اور اس مقدس خاتون اور اسی پاک باطن نوجوان کی ازدواجی زندگی کے چمن میں ایک خوش چمک اور عطر بیز پھول کھلا اور حضرت غوث الاعظم ماہ رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے

بہ زمانہ شیر خواری رمضان میں دودھ نہ پینا!

والدہ ماجد فرمایا کرتی تھیں کہ میرے فرزند ارجمند عبدالقادر جب پیدا ہوئے تو وہ رمضان کے دنوں میں دودھ نہیں پیتے تھے اور پھر ۲۹ رمضان کو جب مطلع صاف نہ تھا اور لوگ چاند نہ دیکھ سکے تو صبح کو لوگ میرے پاس پوچھنے کو آئے آج آپ کے صاحبزادے نے دودھ پیا یا نہیں۔ میں نے انھیں کہلا بھیجا کہ نہیں پیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے۔

تعلیم کا حصول

قرآن شریف اور دوسری چند کتابیں تو آپ نے جیلان ہی میں پڑھی تھیں لیکن جب والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو آپ نے اپنی والدہ محترمہ سے بسلسلہ تعلیم ترک وطن کی اجازت طلب کی والدہ محترمہ نے اجازت دے دی اور چالیس دینار آپ کی قمیص کے اندرونی جانب بطور زاد راہ سی دیئے اور نصیحت کی کہ بیٹا ہر حال میں سچ بولنا سچائی ہی میں نجات ہے۔ اور آپ نے اس نصیحت کی تعمیل کا والدہ محترمہ سے وعدہ کر لیا راستے میں ڈاکوؤں نے قافلہ کو لوٹ لیا اور ان میں سے ہر شخص کی جامہ تلاشی لے کر انہوں نے سب کچھ لوٹ لیا اسی سلسلہ میں جب حضرت کا نمبر آیا تو ڈاکوؤں نے دریافت کیا

"تمہارے پاس کچھ نقدی ہے؟" حضرت نے بے تامل جواب دیا "جی ہاں میری قمیص میں اندر کی طرف چالیس دینار سلے ہوئے ہیں" ڈاکوؤں کو تعجب ہوا لیکن تلاشی لینے پر واقعی چالیس دینار برآمد ہوئے آپ کی اس راست گوئی کا ڈاکوؤں پر گہرا اثر پڑا اور انہوں نے پوچھا یہ دینار تو ایسی جگہ تھے کہ اگر تم نہ بتلاتے تو ہمارا گمان کبھی اُدھر نہ جا سکتا تھا اور یہ دینار تمہارے پاس محفوظ رہ سکتے تھے پھر تم نے سچ بول کر یہ دینار کیوں ہمارے ہاتھ آنے دیئے؟ جواب میں حضرت نے والدہ محترمہ کی نصیحت اور اس کی تعمیل کے لیے اپنے عہد کا ذکر کیا۔ حضرت کا یہ بیان سن کر ڈاکوؤں کا سردار رونے لگا اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو دوستو یہ نوجوان تو اپنی والدہ سے کئے ہوئے وعدہ پر آج تک قائم ہے لیکن ہم نے روز ازل میں خدائے رب العزت سے جو وعدہ کیا تھا اسے ہم نے بھلا دیا ہے یہ بات سن کر سارے ڈاکو رونے لگے اور پھر آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ کر کے زمرۂ صالحین میں داخل ہو گئے اس طرح حضرت کے ہاتھ سے ہدایتِ خلق کی ابتدا ہوئی اور ۴۸۸ھ میں اٹھارہ سال کی عمر میں آپ بغداد پہنچ گئے بغداد میں آپ نے بہت سے علماء کرام سے مختلف علوم میں استفادہ کیا اور جملہ علوم فنون میں اس قدر دسترس حاصل کی کہ آپ کے استاد

حضرت ابوسعید مبارک المخزومی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا مدرسہ آپ کے سپرد کر دیا، اور آپ نے اس خوبی سے مدرسہ کا انتظام و اہتمام سنبھالا کہ طلباء بکثرت آنے لگے یہ معمولی مدرسہ ۵۴۷ھ میں ایک عظیم الشان یونیورسٹی میں تبدیل ہوگیا اور اس قدر شہرت پائی کہ دور دراز کے ملکوں سے یہاں طلباء آنے لگے جو مختلف علوم و فنون میں مہارت و فضیلت حاصل کرتے تھے اور پھر تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں مختلف ملکوں میں پھیل جاتے تھے۔

مجاہدہ و ریاضت

کثرتِ عبادت و ریاضت کا اندازہ ان روایات سے کیا جا سکتا ہے کہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کی، پندرہ سال تک یہ معمول رہا کہ بعد عشاء پورا کلام مجید ختم فرماتے تھے پچیس سال تک صحراؤں میں اس تنہائی کے ساتھ بسر کی کہ انسان کی شکل بھی نہیں دیکھی آپ نے جونہی مجاہدۂ نفس کی زندگی شروع کی تو فضل ایزدی سے جو شروع ہی سے آپ کے ساتھ شامل حال رہا ہے حضرت خضر علیہ السلام بھی آپ کے ہمراہ ہوئے لیکن آپ نے ان کو نہیں پہچانا یہاں تک کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ظاہر ہو کر آپ سے یہ عہد لیا کہ آپ انکی مخالفت نہیں کریں گے اور یہ عہد لے کر انہوں نے آپ سے کہا کہ یہاں بیٹھ جاؤ اور میرے آنے تک یہیں بیٹھے رہنا، حضرت خضر علیہ السلام پورے سال بھر کے بعد واپس ہوئے اور پھر یہی کہہ کر چلے گئے اسی طرح تین سال گذر گئے۔

حضرت خضر علیہ السلام ھر سال آتے اور یہی ہدایت دے کر چلے جاتے ان تینوں برسوں میں دنیا اور دنیا کی کوئی خواہش کسی طرح آپ کو اپنی طرف مائل نہ کر سکی تین سال کی اس مدت کے بعد ایک سال تک آپ نے پانی نہیں پیا صرف جنگل کے پتے پھل اور گھاس کھا کر گذارا کرتے رہے پھر ایک سال محض پانی ہی پیا اور کھایا کچھ بھی نہیں۔ تیسرے سال آپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور نہ ایک منٹ کر سوئے تینوں چیزوں سے نفس کو بالکل محروم رکھا سالہا سال کی عبادتوں ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خود بیان

فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے بہت بڑا نور نظر آیا جو دیکھتے ہی دیکھتے سارے افق پر چھا گیا اور اس میں سے آواز آئی عبدالقادر میں تمہارا پروردگار ہوں اور میں نے تمہارے لیے حرام چیزوں کو حلال کر دیا، میں نے لاحول ولا قوۃ پڑھ کر کہا دور ہو ملعون اور وہ نور تاریکی میں کھو گیا اور اس میں سے آواز آئی عبدالقادر تم اپنے علم کی قوت سے مجھ سے بچ گئے ورنہ میں تمہارے جیسے ستّر کاملوں کو گمراہ کر چکا ہوں میں نے کہا ملعون تو اب بھی مجھے گمراہ کرنے میں لگا ہوا ہے کہتا ہے کہ تم اپنے علم کی قوت سے بچ گئے حالانکہ مجھے بچانے والے علم کی قوت نہیں محض اللہ کا فضل و کرم ہے۔

اسی زمانے میں جب کہ حضرت شیخ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ عبادت و ریاضت و مجاہدات کے یہ کٹھن مراحل طے فرما رہے تھے شیطان کی فریب کاریاں بجھنے والی شمع کی لو کی طرح بھڑکیں۔ اب تک شیطان آپ سے مسلسل شکستیں کھا چکا تھا اور کسی موقع پر آپ کو کسی بھی فریب میں مبتلا نہ کر سکا اور اب جب کہ آپ بلند تر روحانی منزلوں پر فائز ہوتے چلے جا رہے تھے آپ کی اس عظمت کو برداشت نہ کر سکا اور آپ کی خدمت میں ایک بدنما اور بدبودار شخص کی صورت میں آیا اور کہنے لگا میں ابلیس ہوں مجھے اور میرے تمام گروہ کو آپ نے عاجز کر دیا ہے میں اپنی ساری فریب کاریاں کر چکا ہوں مگر آپ کے قدمِ راہ توحید سے نہیں ڈگمگاتے اس لیے میں اپنی ہار مان کر آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں حضرت شیخ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم میں تو تجھ سے اب بھی مطمئن نہیں ہوں تیری یہ گفتگو تو بجائے خود ایک فتنۂ عظیم ہے جس میں تو مجھے مبتلا کرنا چاہتا ہے تاکہ میرے قدم صراطِ مستقیم سے ہٹ جائیں آپ کا یہ جواب ابھی ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ایک غیبی ہاتھ ظاہر ہوا اور اس ابلیس کے سر پر اس زور سے پڑا کہ وہ زمین میں دھنستا ہوا چلا گیا۔ اس کے بعد ابلیس پھر آپ کے پاس آیا اس بار اس کے پاس آگ کے شعلے تھے جن سے وہ آپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا آپ نے اس کی یہ تیاری دیکھی تو تعوذ کیا وہ چلا گیا لیکن پھر فوراً ہی آیا اور آتے ہی آپ پر حملہ کرنا چاہا، اچانک ایک سوار نمودار ہوا۔

اور انہوں نے شیخ کو ایک تلوار دی جسے دیکھتے ہی ابلیس غائب ہو گیا ایک بار پھر حضرت غوثِ پاک نے ابلیس کو دیکھا اس مرتبہ یہ مکر وفریب کا نیا جال لایا تھا آپ سے بہت دور محروم ومجبور کی صورت میں پریشان و آفت رسیدہ سا بیٹھا ہوا اور ہاتھ پر خاک ڈال رہا تھا آپ نے دیکھا تو کہنے لگا اب آپ مجھے کیا دیکھتے ہیں میں تو آپ سے بالکل نا امید ہو گیا ہوں حضرت نے تعوذ کیا یعنی اعوذ باللہ من الشیطانِ الرجیم پڑھا اور فرمایا کہ میں تجھ سے کسی حالت میں بھی مطمئن نہیں ہوں حضرت کی یہ استقامت (مضبوطی) دیکھ کر اس نے شرکِ خفی کے بہت بے انتہائی باریک جال آپ کے سامنے پھیلائے لیکن حضرت شیخ کی حفاظت اللہ کو منظور تھی حضرت نے ان میں سے ایک پر بھی توجہ نہیں فرمائی یہاں تک کہ سال بھر گذر گیا اور اس کے پھیلائے ہوئے تمام جال بیکار ہو گئے پھر اس نے دنیاوی رشتوں اور مخلوق کی محبت کے دوسرے تعلقات کے جال پھیلائے لیکن خدا کے فضل وکرم اور احسان سے حضرت بالکل اس طرف متوجہ نہ ہو سکے یہاں تک کہ ایک سال بعد وہ تمام دنیوی رشتوں محبتوں اور تعلقات کے جال بھی ٹوٹ گئے اور حضرت شیخ اس مرحلہ سے بھی بعافیت تمام صحیح وعافیت گذرے اس کے بعد ہی حضرت حق جلّ مجدہٗ نے اپنے فضل وکرم سے آپ پر آپ کا باطن منکشف فرمایا تو اتنے مجاہدات شاقہ کے بعد بھی آپ نے اپنے باطن کو بہت سے علائق سے آلودہ پایا۔ یہ آلودگی انسانی ارادوں اور اختیارات کی تھی چنانچہ آپ نے ایک مدت تک اپنے ارادوں اور اپنے اختیارات کے خلاف جہاد کیا یہاں تک کہ ماسوا اللہ کی یہ زنجیر بھی گل گئی اور آپ میں اپنے ارادوں اور اختیارات کا وجود وتصور تک ختم ہو گیا پھر حضرت شیخ پر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے نفس کی حالت منکشف فرمائی (کھول دی) تو حضرت نے محسوس فرمایا کہ ابھی نفس میں جان باقی ہے اس میں روحانی امراض موجود ہیں اس کی خواہشات زندہ ہیں اور اس کا شیطان سرکش ہے حضرت شیخ نے پھر ایک سال بھر کی روح فرسا ریاضت اور محنت شاقہ فرمائی نفس سے جہادِ عظیم کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آپ سے زیر کروایا اس کے امراض جاتے رہے اس کی خواہشات فنا ہو گئیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کا اس کا شیطان بھی مسلمان ہو گیا اس طرح کے عظیم الشان مجاہدات
وریاضت کے بعد آپ کو محسوس ہوا کہ اب اس میں امرالٰہی کے سوا کچھ باقی نہیں رہا ہے اس
وقت آپ اپنی ہستی سے جُدا ہو چکے تھے اور آپ کی ہستی آپ سے جدا ہو گئی تھی یعنی اس
وقت آپ مرد منفرد کے بلند و عظیم ترین مقام پر فائز ہو گئے تھے تب آپ نے
توکل غنا اور پھر مشاہدہ کی وہ منزلیں طیں کی جن میں بہت کم اولیاء اللہ قدم رکھتے ہیں
ان منزلوں سے بحسن و خوبی گذرنے کے بعد آپ فقر کی منزل میں داخل ہوئے جس کو خدا
نے آپ کے لیے آسان بنا دیا اور ان تمام مراحل کی سلطنت عطا ہونے کے بعد آپ کو
خدا کی بارگاہِ خاص سے روحانی خزانوں کی بے شمار فتوحات میں روحانی شرف و علو
و بلندی، اور مقامِ عبدیت کا اعزاز عظیم عطا ہوا ریاضت و مجاہدات کے یہ تمام منازل
طے کرنے اور ویرانوں کی نشت اور صحرانوردی کے بعد حضرت شیخ نے بغداد میں قیام
فرمایا تو یہاں کی سوسائٹی کا مد و جزر فتنہ و فساد طبیعت پر بارگراں گذرا اس لیے بغداد سے تشریف
لے جانے کا ارادہ فرمایا چنانچہ قرآن مجید گلے میں ڈال کر محلہ حلب کے دروازہ سے باہر نکلے تو وہی
ہاتف غیبی جو ہمیشہ آپ کی رہنمائی کرتا رہا تھا اس مرتبہ بھی آپ کو اس ارادہ سے باز رکھنے
کے لیے حرکت میں آیا اور آپ کے کانوں نے سنا، واپس لوٹ جاؤ، خلق خدا کو تم سے بغداد
ہی میں فائدہ پہونچے گا۔ شیخ نے جواب دیا خلق کا مجھ پر کیا حق ہے کہ میں اس کی خاطر اس
فتنہ و فساد کی جگہ رہوں، میں تو اس دیار فتنہ و فساد سے اس لیے جا رہا ہوں کہ اپنے
ایمان و دین کی حفاظت کر سکوں،

ہاتف غیبی کی آواز پھر بلند ہوئی اور شیخ نے سنا، کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت
لِلنَّاس، مخلوق کا تم پر بہت بہت حق ہے اس کو ہدایت دینا تمہارا حصہ ہے لہٰذا تم یہیں رہو
خدا تمہارے دین و ایمان کو بھی محفوظ رکھے گا۔ شیخ نے اس حکیم خداوندی کی اطاعت کی اور
بغداد میں مطمئن ہو کر قیام فرمانے کا ارادہ کر لیا اور سکون قلب کے ساتھ اس ماحول کے پیدا ہونے
انتظار کرنے لگے جس میں آپ سے مخلوقِ الٰہی کو فائدہ پہونچنا تھا۔

عام حالاتِ زندگی قلائد جواھر ص ۲۹

ابراھیم بن سعدالدین نے بیان کیا کہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی علماء کے شایانِ شان لباس پہنتے تخت پر بیٹھ کر روانی کے ساتھ بآواز بلند تقریر فرماتے دورانِ تقریر سامعین نہایت دلجمعی کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو لوگ فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کرتے جب کوئی سخت دل آپ کی مجلس میں آتا تو اس کی سختی ختم ہو کر طبیعت میں نرمی پیدا ہو جاتی تھی۔

حافظ ابن کبیر اپنی تاریخ میں رقم طراز ہیں۔ لکھتے ہیں کہ آپ نے بغداد آنے کے بعد حدیث کی سماعت کی پھر فقہ علوم حقائق اور فن خطابت میں کمال حاصل کیا آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ اکثر خاموش رہتے اور خلفاء و وزراء اور سلاطین و قضاۃ کے علاوہ بھی ہر خاص و عام کو امر بالمعروف فرمایا کرتے آپ کا زہد و تقویٰ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ خوارقِ عادات کرامات و مکاشفات کا اکثر ظہور ہوتا رہتا تھا آپ بر سر منبر ظالم حکام اور گورنروں کو برا بھلا کہتے اور خدا کی راہ پر عمل میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے تھے آپ کے حالات مکاشفات مہمان نوازی اور توکل سے پر تھے آپ ہر شب مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے ضعیف اور کمزور لوگوں کی ہم نشینی اختیار کرتے طالب علموں کے ساتھ صبر و ضبط سے پیش آتے اور آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا ہر فرد یہی محسوس کرتا کہ سب سے زاید شفقتیں آپ کی اسی پر ہیں غیر حاضر لوگوں کے حالات دریافت فرماتے دوستی کی پاسداری کرتے لوگوں کی غلطیاں معاف کر دیتے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس شخص نے جھوٹی قسم کھائی ہے اس کی قسم کا یقین کر لیتے۔

آپ کے پاس مباح زرعی زمین کا ایک قطعہ تھا جس میں آپ دیہاتیوں سے کاشت کرواتے اور آپ کے بعض مصاحب غلہ پیس کر چار پانچ روٹیاں تیار کر دیتے پھر آپ ان روٹیوں میں سے ایک ایک ٹکڑا حاضرین میں تقسیم فرماتے اور جو کچھ باقی بچتا اس کو اپنے لیے رکھ لیتے روزانہ رات کو آپ کا غلام روٹیوں کا طباق لیے ہوئے

دروازے پر کھڑے ہو کر صدا لگاتا۔ کیا کسی کو روٹی کی ضرورت ہے کیا کسی کو رات بسر کرنے کے لیے جگہ درکار ہے؟

حضرت شیخؓ کے پاس جب کہیں سے ہدیہ آتا تو آپ سب کا سب یا اس کا کچھ حصہ حاضرینِ مجلس میں ضرور تقسیم فرماتے اور ہدیہ بھیجنے والے کے پاس بطورِ اظہارِ تشکر خود بھی ہدیہ ارسال فرماتے آپ احباب کی نذر بھی قبول فرماتے۔

بہترین عمل

علامہ ابنِ نجارؒ اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں کہ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے تمام اعمال کی چھان بین اور جستجو کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور حسنِ اخلاق سے پیش آنا ہے اور اگر میرے ہاتھ میں پوری دنیا کی دولت بھی دیدی جائے تو میں اس کو بھوکوں کو کھانا کھلانے میں صرف کر دوں کیونکہ میرے ہاتھ میں سوراخ ہیں جن میں کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی اور اگر میرے پاس ہزاروں دینار آجائیں تو میں رات گذرنے سے قبل ہی خرچ کر ڈالوں۔

حضرت شیخ کے ہمراہ ملائکہ کا قیام

قلائد جواھر
صد ۳۳

حضرت شیخ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو اپنی ولایت کا کب احساس ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دس سال کی عمر میں جب میں مکتب جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ ملائکہ میرے ہمراہ چل رہے ہیں جب میں مکتب میں داخل ہوا تو میں نے یہ آواز سنی کہ ولی اللہ کے لیے راستہ صاف کر دو۔

پھر ایک دن یہ واقعہ ہوا کہ میرے ہمراہ ایک ایسا شخص چلنے لگا جس سے میں قطعاً واقف نہ تھا اس وقت میں نے سنا کہ ملائکہ ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں۔ جانتے ہو یہ بچہ کون ہے؟ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ یہ نہایت معزز گھرانے کا فرد ہے اور عنقریب اس کو وہ عظمت حاصل ہوگی کہ جس میں کوئی مزاحمت نہ کر سکے گا اور اس کو ایسا قرب حاصل ہوگا کہ

اس کو فریب نہ دے سکے گا۔

پھر چالیس سال بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے ہمراہ چلنے والا فرد ابدالین میں سے تھا۔

حضرت شاہ منور علی صاحبؒ کو حضرت غوثِ پاک کا ساڑھے چھ سو برس کی عمر عطا کرنا

حضرت شاہ منور علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید عثمان بن حضرت سید الطائفہ شیخ الشیوخ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ اور حقیقی ہمشیرزادہ حضرت ضیاءالدین ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب "نصاب فقر العفیف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں اٹھائیس برس کی عمر میں بتاریخ اکیسویں ماہ ذالحجہ ۵۱۹ھ کو بروز یکشنبہ بعد نمازِ مغرب قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے مشرف ہو کر بائیس برس وضو کرانے کی خدمت پر مامور رہا بتاریخ ۲۷ ویں ماہ شوال ۵۴۱ھ کو بروز چہارشنبہ وقت ظہر کے حضرتِ ممدوح کو وضو کرا رہا تھا میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آبِ حیات کی کیا کیفیت ہے جس کے نوش کرنے سے حضرت خضر علیہ السلام کو حیاتِ ابدی حاصل ہوئی حضرتِ ممدوح نے یک جرعۂ آب اپنے سیدھے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا کہ اس وقت فقیر کے ہاتھ میں ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آبِ حیات ہے تو نوش کر لے میں نے اسی وقت نوش کر لیا اس وقت میری عمر پچاس برس کی تھی اور اس روز سے گاہ گاہ مجھکو کسی خدمت کے انجام دینے کو اور جگہ بھی ارسال فرمایا جاتا تھا کہ بھیجا جاتا تھا اور بتاریخ نویں ماہ ذلیقعدہ ۵۴۸ ہجری روز دوشنبہ وقتِ عصر حسب الحکم جناب ممدوح کے حضرت سید کبیرالدین شاہ دولہ صاحب گجراتی کی خدمت میں سرگرم رہا اور بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الثانی ۵۷۱ ھجری کو قبل از نمازِ جمعہ حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ نے تو حضرت ذات تقدس وتعالیٰ سے وصال فرمایا

یعنی اس عالم سے رحلت فرمائیؒ۔

سولہ برس کے بعد حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب گجراتی قطبؒ الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول ۷۸۵ھ کو روز دوشنبہ وقت عصر کے مجھ کو مرتبۂ تکمیل کیفیت باطن پر کامیاب فرما کر بیعت امامت وارشاد سے بہ لوازم ومراسم مرعیہ مستمرہ مذکورۂ بالا کے مستفیض کر کے صاحب مجاز مرفوع الاجازت علوالعزم والمرتبہ مثل اپنے فرما دیا اور ارشاد کیا کہ جب مخدوم علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کا زمانہ عروج ولایت کا ہو اور تم کو باطن سے خبر ملے اسی وقت سوائے اپنی جلد دعائے حرز یمانی شریف سیف اللہ اور کلاہ مبارک معنونہ کے اور کچھ اپنے پاس مت رکھنا۔ جملہ تبرکات مفاوضہ بہ مدست عبد الغفور ابدال کے ارسال کر دینا اور حرز مرتضوی شریف سلطان الاوراد اور کلاہ متبرکہ بہ نسبت حلیہ ایک شخص ولایتی اولاد حنفی کا تبلا کر اس کو مرحمت کر دینے کے احکام سے مطلع فرما دیا اور مجھ کو الہ آباد کو ارسال کر دیا اور خود بھی حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ صاحب قطب الاسرار حبیب رحمتہ اللہ علیہ بموجب حکم حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ کے بغداد شریف میں حضرت شاہ سیف الدین عبد الوہاب صاحب رحمتہ اللہ علیہ صاحبزادۂ کلاں کو صاحب سجادہ کر کے بلدہ احمد آباد ملک گجرات (پاکستان) میں تشریف لے آئے۔

ص ۱۴۱

شیخ ابو محمد عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادرؒ نے مجھے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ میں ایک دن جنگل میں بیٹھا ہوا فقہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا تو ایک ہاتف غیبی نے مجھ سے کہا کہ حصول علم فقہ اور دیگر علوم کی طلب کے لیے کچھ رقم لیکر کام چلالو۔ میں نے کہا کہ فقر کی حالت میں کس طرح قرض لے سکتا ہوں جب کہ میرے سامنے ادائیگی کی کوئی بھی صورت نہیں ہاتف غیبی نے جواب دیا کہ تم کہیں سے بھی قرض حاصل کر لو اسکی ادائیگی کا

میں ذمہ دار ہوں گا، یہ سن کر میں کھانا فروخت کرنے والے سے جا کر کہا کہ میں تم سے اس شرط پر معاملہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے خداوندِ تعالیٰ سہولت عطا فرمائے تو میں تمہاری رقم ادا کردوں یہ سن کر اس نے رو کر کہا کہ میرے آقا میں ہر وہ شئے پیش کرنے کو تیار رہوں جو آپ طلب فرمائیں۔ چنانچہ میں اس سے ایک مدت تک ایک ڈیڑھ روٹی اور سالن لیتا رہا لیکن مجھے یہ شدید پریشانی ہر وقت لاحق رہتی کہ جب میرے اندر استطاعت ہی نہیں تو میں یہ رقم کہاں سے ادا کروں گا۔

اس پریشانی کے عالم میں مجھ سے ہاتفِ غیبی نے کہا کہ فلاں مقام پر چلے جاؤ اور وہاں جو کچھ ریت میں پڑا ہوا مل جائے اس کو لے کر کھانے والے کا قرض ادا کر دو اور اپنی ضروریات کی تکمیل بھی کرتے رہو۔ چنانچہ جب میں بتائے ہوئے مقام پر پہونچا تو وہاں مجھے ریت پر پڑا ہوا سونے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا ملا جس کو میں نے لے کر ہوٹل والے کا تمام حساب بے باق کر دیا۔

حضرتِ شیخؒ کا تصرف

ص ۵۲ تا ۵۳

حضرت شیخ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ گزشتہ شب میرے والدِ مرحوم نے خواب میں مجھ سے کہا کہ مجھے عذاب قبر میں مبتلا کر دیا گیا ہے لہٰذا تم شیخ عبدالقادر جیلانی کے پاس جا کر میرے لیے دعائے مغفرت کراؤ۔

حضرت شیخ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسہ کے سامنے سے گزرے تھے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یہ سن کر آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔ وہ شخص وہاں سے اٹھ کر چلا آیا رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں خوش و خرم دیکھا کہ انہوں نے سبز لباس زیب تن کر رکھا تھا مجھے دیکھتے ہی کہا کہ حضرت شیخ کی دعا سے میرا عذاب ختم کر دیا گیا ہے۔ اور ان ہی کے فیض سے یہ حُلّہ نہ لباس کا پہنایا گیا ہے لہٰذا تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ حضرت شیخ کی خدمت میں حاضری اپنے اوپر لازم کر لو

میں نے دوبارہ آکر یہ واقعہ حضرت شیخ سے عرض کیا تو حضرت نے فرمایا۔
خدا کی قسم مجھ سے یہ وعدہ فرمایا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسہ کے سامنے سے گذر جائے گا اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔
بعض لوگوں نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ باب الازم کے قبرستان میں کسی مردے کی چیخ سنائی دیتی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہ ہماری مجلس میں حاضر ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا ہمیں علم نہیں پھر آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ بھی ہمیں علم نہیں یہ سن کر حضرت شیخ نے سر جھکا لیا اور آپ کے اوپر ہیبت و وقار کے آثار نمودار ہوئے اور آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: مجھے ملائکہ نے بتا دیا ہے کہ اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے عقیدت بھی رکھتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔ اس کے بعد سے پھر وہ چیخ کبھی سنائی نہیں دی۔

حضرت شیخ کا مرتبہ

شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ کا ایک شاگرد عمر حلاوی بغداد سے باہر چلا گیا اور جب چند سال غائب رہ کر بغداد واپس آیا تو میں نے پوچھا کہ تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟ اس نے کہا میں مصر و شام اور بلاد مغرب میں گھومتا پھرا جہاں میں نے تین سو ساٹھ مشائخین کرام سے ملاقات کی لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہ ملا جو علم و فضل میں حضرت شیخ کا ہم پلہ ہو اور سب کو یہی کہتے سنا کہ حضرت موصوف ہمارے شیخ و پیشوا ہیں۔
ابن نجار اپنی تاریخ میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے تاریخ ابو شجاع میں دیکھا ہے جس زمانے میں بغداد کی شہر پناہ تعمیر ہو رہی تھی تو کوئی واعظ و عالم ایسا باقی نہ رہا جس نے اس تعمیر میں حصہ نہ لیا ہو اور جس دن باب الازج والوں کا نمبر تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک بوجھ پایہ پہ سوار ہے۔ اور اس کے سر پر دو اینٹیں ہیں (یعنی حضرت شیخ نے بھی اس نوعیت سے تعمیر میں حصہ لیا تھا) اس وقت بغداد میں آپ سے بڑا اور کوئی بزرگ نہیں تھا یہ واقعہ

۵۲۶ ھجری کا ہے ایک مرتبہ حضرت غوثِ اعظم شیخ حمّاد کی خدمت میں مودبانہ حاضری دے کر جب رخصت ہوئے تو شیخ حمّاد نے فرمایا کہ اس عجمی کا قدم کسی وقت بلند ہو کر تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہو گا اور اس کو حکم دیا جائے گا کہ تم کہو (قَدَمِی هٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ (میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہو گا) اور جب یہ جملہ ان کے منہ سے نکلے گا تو تمام عالم کے اولیاء اللہ کی گردنیں پست کر دی جائیں گی۔ اس کے بعد شیخ حمّاد نے فرمایا کہ میں نے عبدالقادر کے عہدِ شباب میں یہ دیکھا ہے کہ اس کے سر پر تحت الثریٰ سے لے کر ملاءِ اعلیٰ تک دو جھنڈے نصب کئے گئے ہیں اور ایک ہاتفِ غیبی بہ بانگِ دہل اس کی عظمت کا اظہار کر رہا ہے۔

حضرت محمود نعال بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ (جناب غوث الاعظم کے عہدِ شباب کا واقعہ ہے) کہ میں ایک مرتبہ شیخ حمّاد کی خدمت میں حاضر ہوا حسنِ اتفاق کہ اس وقت غوث الاعظم بھی تشریف لائے تو شیخ حمّاد نے تعظیماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور فرمایا، مَرْحَبًا بِالْجَبَلِ الرَّاسِخِ وَالطَّوْدِ الْمُنِیْفِ لَا یَتَحَرَّکُ (خوش آمدید اے مستحکم پہاڑ جو اپنی جگہ سے ذرہ برابر بھی جنبش نہیں کرتا۔

پھر انہیں اپنے پہلو میں بٹھا کر پوچھا کہ حدیث وکلام میں کیا فرق ہے؟
آپ نے جواب دیا کہ

حدیث تو وہ ہے جو آپ کے دعووں کا جواب دے اور کلام وہ ہے جو دل پر اثر انداز ہو کیونکہ بیداریٔ قلب تمام اعمال سے افضل ہے۔

یہ سن کر شیخ حمّاد نے فرمایا کہ تم اپنے دور میں عارفین کے سردار ہو اور بلاشبہ تمہارا جھنڈا مشرق سے مغرب تک لہرائے گا۔ اہلِ زمانہ کی گردنیں تمہارے سامنے جھک جائیں گی اور اپنے ہم عصروں میں تمہارا مرتبہ بلند ہو گا۔

ابونجیب سہروردی بیان کرتے ہیں کہ ۵۲۳ ھجری میں ایک مرتبہ شیخ حمّاد کی خدمت میں حاضر تھا تو اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی بھی موجود تھے اور شیخ حمّاد سے بہت ہی عجیب گفتگو کر رہے تھے جس پر شیخ حمّاد نے فرمایا کہ،

اے عبدالقادرؒ تم تو نہایت عجیب کام کرتے ہو کیا تمہیں اس کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مکر میں مبتلا کر دے۔

یہ سن کر شیخ عبدالقادر نے اپنا ہاتھ شیخ حمادؒ کے سینہ پر رکھ کر فرمایا کہ "اپنی چشم باطن سے مشاہدہ فرمایئے کہ میری ہتھیلی میں کیا تحریر ہے؟

یہ سن کر شیخ حماد پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سینے پر سے ہاتھ ہٹا لیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے تمہاری ہتھیلی پر خدا سے کئے ہوئے ستر معاہدوں کا مشاہدہ کر لیا ہے اور ان میں سے ایک معاہدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مکر و فریب میں مبتلا نہیں کرے گا لہٰذا اس وعدہ کے بعد تم چاہے جیسا بھی کلام کرو تمہیں کوئی ضرر نہیں پہونچے گا۔ یہ خدا کا فضل ہے وہ جس کو چاہے مرتبہ عطا کر دے وہ بڑا فضل والا ہے،

حضرت شیخ کا نام نامی دفع مصائب ہے

شیخ عبداللہ جبائی بیان فرماتے ہیں کہ ہمدان میں دمشق کے ایک ایسے شخص سے میری ملاقات ہوئی جس کا نام طریف تھا۔ اس نے بتایا کہ نیشاپور کے راستے میں میری ایک شخص شریف مقرضی نامی سے ملاقات ہوئی اس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میرے ہمراہ چودہ اونٹوں پر شکر لدی ہوئی تھی اور میں ایک ایسے خوفناک جنگل میں جا پہنچا جہاں خوف کی وجہ سے ایک بھائی دوسرے بھائی کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور جب ابتدائے شب میں اونٹوں پر مال لادا جانے لگا تو میں نے دیکھا کہ میرے شکر سے لدے ہوئے چار اونٹ غائب ہیں اور تلاش بسیار کے بعد بھی ان کا کہیں پتہ نہ چل سکا چنانچہ میں قافلے سے الگ ہو گیا۔ ساربان میرے ساتھ ٹھہر گیا پھر صبح کے وقت جب مجھے یاد آیا کہ حضرت شیخ نے مجھے ہدایت کی تھی کہ جب تمہیں کوئی پریشانی پیش آئے تو میرا نام لے کر پکارنا وہ پریشانی دور ہو جائے گی چنانچہ میں نے کہا یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ میرے اونٹ غائب ہو گئے ہیں

میں نے انہیں بہت تلاش کیا ہے لیکن وہ نہیں ملے اور اب میں قافلہ سے بھی الگ ہوں۔
اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک شخص سفید لباس پہنے ٹیلے پر کھڑے ہوئے اپنی آستین
سے اشارہ کر کے مجھے بلا رہے ہیں لیکن جب میں ٹیلے پر پہونچا تو وہاں کوئی نہیں تھا البتہ
چاروں اونٹ مع سامان کے ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے میں ان کو ہمراہ لے کر آگیا اور
تیزی سے سفر کر کے قافلے سے جا ملا۔

بارگاہِ غوثیت میں رِجال الغیب

ابوالغنائم حسینی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں حضرت شیخ کے مدرسہ کی
چھت پر لیٹا ہوا تھا اور حضرت بھی چھت پر ہی قبلہ رو کھڑے ہوئے تھے اس وقت میں
نے فضا میں دیکھا کہ ایک شخص سفید عمامہ باندھے سفید لباس زیب تن کئے ہوئے پرواز کر رہا
ہے جب وہ حضرت شیخ کے قریب پہونچا تو وہ نیچے اترا اور کچھ دیر آپ کے پاس بیٹھ کر
ہوا میں پرواز کر گیا اس کے جانے کے بعد جب میں نے بوسہ دے کر پوچھا کہ یہ کون تھا۔ تو
آپ نے فرمایا کہ "یہ رجالِ غیب میں سے تھا جو ہوا میں پرواز کرتے ہیں (ان پر اللہ کی جانب
سے سلامتی اور اس کی رحمتیں نازل ہوں"

حضرت شیخ کے کھڑاؤں کی کرامت

شیخ عمر و عثمان صیرفینی اور عبدالخالق حرلمیؒ بیان کرتے ہیں کہ اتوار ۳ صفر ۵۵۵
کو ہم لوگ حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے کھڑاؤں پہن کر وضو
اور اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر بہت زور سے چیخ مار کر ایک
کھڑاؤں کو ہوا میں اچھال دیا اور بعد میں دوسری بھی اچھال دی وہ دونوں کھڑاویں
ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں لیکن اس وقت کسی کو اس کا سبب دریافت

اس واقعہ کے تین دن بعد بلادِ عجم سے ایک قافلہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ ہم حضرت شیخ کیلئے کچھ نذرانہ لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو پیش کر دیا جائے جب انھیں اجازت ملی تو کچھ ریشمی کپڑے اور تھوڑا سا سونا پیش کر کے وہ دونوں کھڑاویں بھی پیش کیں جن کو حضرت شیخ نے ہوا میں پھینکا تھا اور جب ہم نے اہلِ قافلہ سے دریافت کیا کہ یہ کھڑاویں تمہیں کہاں سے ملیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ۳/صفر کو ہم لوگ سفر میں تھے کہ اچانک دو لٹیروں کی سرکردگی میں ڈاکوؤں نے ہمیں لوٹ لیا۔ اور ہماری جماعت کے بعض افراد قتل بھی کر دیے گئے اور جب وہ ڈاکو وادی میں پہونچ کر لوٹا ہوا مال تقسیم کر رہے تھے تو اس وقت ہم لوگوں نے آپس میں کہا کہ کاش اپنے مال کا کچھ حصہ حضرت شیخ کے لیے مقرر کر لیتے تاکہ ہمارا مال واپس مل جاتا اور اس مشورے کے بعد ہم نے آپ کے لیے ایک حصہ مقرر کر لیا اور ابھی ہماری بات چیت ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ یکایک دو زوردار چیخیں سنائی دیں جن سے پوری وادی لرز اٹھی اور وہ تمام ڈاکو خوفزدہ ہو گئے لیکن ہم یہ سمجھے کہ ڈاکو کسی کو پکڑ کر لائے ہیں جو چیخ رہا ہے۔ مگر ان ڈاکوؤں نے ہم سے آکر کہا کہ چل کر اپنا مال واپس لے لو اور جب ہم ان کے ہمراہ گئے تو دیکھا کہ دونوں سردار مردہ پڑے ہوئے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاویں پڑی ہے اپنے سرداروں کی اس ناگہانی موت سے انہیں عبرت ہوتی اور انہوں نے ہمارا مال واپس کر دیا اور یہ کہا کہ عبرت ہمارے لیے جنابِ غوث الاعظم کی دعا کی وجہ سے ہے۔

حلیہ مبارک اور اخلاق و عادات!

قلائد جواھر
صہ ۲۵ / ۲۶

شیخ شمس الدین مقدس نے شیخ موفق الدین قدامہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا رنگ گندمی اور آواز کڑکدار تھی۔ متوسط قد و قامت رکھتے تھے۔ سینہ کشادہ اور داڑھی تھی لیکن جسم نحیف تھا۔

علامہ ابوالحسن بصری بیان کرتے ہیں زبیر نے اپنے شیخ موفق الدین قدامہ سے سنا ہے کہ جب میں بغداد میں داخل ہوا تو وہ دور تھا جب شیخ عبدالقادر علم و فضل حال و قال کی منازل میں انتہا سے کمال کو پہونچے ہوئے تھے کہ طالب علم کو دوسرے علماء کے پاس جانے کی احتیاج ہوتی تھی کیونکہ آپ کی ذات سرچشمہ علوم و فیوض تھی آپ کا طرز عمل طالب علموں کے ساتھ اچھا تھا آپ صبر و تحمل اور وسیع النظری سے کام لیتے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا آپ ان اوصاف حمیدہ کے حامل تھے کہ آپ کے بعد ایسا کوئی دوسرا شخص میری نظروں سے نہیں گذرا۔ آپ اکثر خاموش رہتے لیکن جب گفتگو فرماتے تو لوگوں کے ظاہری و باطنی حالوں پر سیر حاصل تبصرہ فرماتے۔ نماز جمعہ یا خانقاہ جانے کے علاوہ کبھی مدرسہ کے باہر نہ نکلتے اہل بغداد کی بہت بڑی جماعت تائب ہو کر شرف بیعت سے ہمکنار ہوئی یہود و نصاریٰ نے آپ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ آپ برسر ممبر ظالم امیروں اور اہل کارانِ سلطنت پر تنقید فرماتے چنانچہ عباسی خلیفہ المقتفی بامر اللہ نے ایک ظالم ابوالوفا المعروف بہ ابن مرجم کو گورنر مقرر کیا تو جناب شیخ نے برسر ممبر خلیفہ کو مخاطب کیا۔

آج تو نے جس ظالم کو مسلمانوں کے امور کا والی مقرر کیا ہے کل قیامت کے دن اس تقرر کے بارے میں کیا جواب دے گا۔

یہ خطاب سن کر خلیفہ لرز گیا اور فی الفور ابن مرجم کی برطرفی کے احکام جاری کئے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ بیعت وخلافت حضرت قاضی ابوسعید المبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ کی وساطت سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام سید زین العابدین علیہ السلام ابن سید الشہدا سیدنا امام حسین علیہ السلام بن امیرالمومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ اور پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے۔

سلسلۂ قادریہ کا اجراء

آپ کے نام نامی کی نسبت سے سلسلۂ قادریہ کا اجراء ہوا اہل طریقت کے سرفراز ہونے کی وجہ سے اس قدر مقبولیت عامہ اس سلسلہ عالیہ کو حاصل ہوئی کہ دوسرے سلسلوں میں ایسی مثالیں کم ہی ملتی ہیں ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں اب بھی سلسلہ قادریہ کے بے شمار حلقہ بگوش موجود ہیں۔

تعلیم وارشاد!

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک دن دوپہر کو مسجد کے ایک کمرہ میں قیلولہ فرمارہے تھے کہ خواب میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا بیٹے تم لوگوں کو وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے حضور غوث الاعظم نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ عرض کیا میں عجمی ہوں فصحا ئے بغداد کے سامنے زبان کیسے کھولوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنا منہ کھولو (مفہوم) حضور غوث الاعظم نے تعمیل ارشاد میں اپنا منہ کھولا تو حضور رسالتمآب نے سات مرتبہ حضرت کے منہ میں اپنا مقدس اور متبرک لعاب دہن گرایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا اب اٹھو قوم کو وعظ ونصیحت کرو اور حکمت وموعظت کے ساتھ لوگوں کو خدا کے دین کی طرف بلاؤ (مفہوم) حضرت

حضرت غوث اعظم فوری بیدار ہو گئے بہت مسرور تھے اور اسی حالتِ سرور و سرخوشی میں اسی مسجد میں نمازِ ظہر ادا کی، نماز ظہر کے بعد خود بخود لوگوں کی ایک بڑی جماعت حاضرِ خدمت ہوئی اور حضرت غوث الاعظم نے انتہائی جراءت و ہمت اور بے خوفی کے مجاہدانہ احساس کے ساتھ انہیں وعظ و نصیحت کی ایک رات کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی زیارت خواب میں کی مولائے کائنات علیہ السلام نے بھی وہی سوال کیا جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تھا حضرت نے پوری صورتِ حال گذارش کی تو مولائے کائنات علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا اپنا منہ کھولو اور جب حضرت نے اپنا منہ کھولا تو مولائے کائنات علیہ السلام نے حضرت کے منہ میں چھ مرتبہ اپنا لعابِ دہن گرایا۔ حضرت نے انتہائی ادب کے ساتھ عرض کیا چھ مرتبہ کیوں اس میں کیا مصلحت ہے مولائے کائنات علیہ السلام نے فرمایا ایک مرتبہ کم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں یہ واقعہ ۵۲۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد تو قلب میں وہ انشراح پیدا ہوا کہ رشد و ہدایت کی تاریخ میں ایک نئے اور زریں باب کا اضافہ ہوا پہلی بار جب حضرت منبر پر تشریف لائے تو اگرچہ چند کلماتِ وعظ ہی کہے تھے مگر سامعین کا یہ حال تھا کہ وجد و حال سے بے چین و بے قرار ہو گئے اس کے بعد تو وعظ تقریر کے اثر کا یہ عالم تھا کہ ساٹھ اور ستر ہزار آدمی وعظ کی ہر محفل میں شریک ہوتے تھے اور ان میں سے بہت سے آدمیوں کے دل انابت الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہو جاتے تھے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وعظ میں یہ اثر کیوں نہ پیدا ہوتا کہ اولاً آپ نے علوم اسلامیہ میں کمال و تبحر پیدا کیا تھا پھر ریاضت و عبادت کے ذریعہ اپنے نفس کی اصلاح کی تھی اس طرح علوم و فنون کی مہارت تامہ زہد و تقویٰ، روحانیت و تقدس خلوصِ عمل اور للہیت کے اوصاف کاملہ سے آراستہ ہو چکے تھے اور ان کمالات کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولائے کائنات علیہ السلام کی نوازش اور عنایت آپ کے شریکِ حال تھی آپ نے ابتداءً اسی مسجد میں وعظ شروع کیا جہاں مدینۃ العلم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بابُ العلم

مولائے کائنات علیہ السلام نے حکم تبلیغ فرمایا تھا لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے وعظ کو اس قدر شہرت حاصل ہوئی اور آپکی پر خلوص تبلیغ نے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کیا کہ آپ کی مجلس میں دور دور سے لوگ آکر شریک ہوتے تھے حقائق و معارف کے اس سرچشمہ سے فیضیاب ہونے کے لیے خلق کا اژدھام ہونے لگا کہ مسجد کی وہ جگہ ناکافی ہوئی تو وعظ کے لیے شہر کے باہر عیدگاہ کا انتخاب کیا گیا جو وسیع ترین جگہ تھی ساٹھ ساٹھ ستر ستر ہزار لوگوں کا مجمع اس میں آپ کا وعظ سنتا تھا کم وبیش چارسو حضرات ان محفلوں میں آپ کے ارشادات کے انمول موتیوں کو دامنِ صفحات میں محفوظ کرتے رہتے تھے۔ خطبات و مواعظ کا یہ مجموعہ فتوح الغیب کے نام سے چھپ گیا ہے آپ ہفتہ میں چار بار وعظ فرماتے تھے وعظ میں تاثیر کی وجہ لوگوں پر ایسا سکتہ طاری ہوجاتا تھا کہ کسی کو اپنے تن من کا ہوش باقی نہ رہتا تھا ان مجلسوں میں دنیائے اسلام اور بالخصوص بغداد کے علماء و صلحا اور مشائخ کی بڑی تعداد شریک ہوتی تھی جو یہاں سے واپس جاکر خود ہدایتِ خلق اللہ میں مشغول ہوجاتے تھے اور اس طرح ایک شمع ہدایت سے ہزاروں شمعیں روشن ہوئیں جن کی روشنی سے ساری دنیا جگمگا اٹھی اور اب رہتی دنیا تک یہ فیض جاری و ساری رہے گا۔

آپ کا وعظ ایسا اثرانگیز ہوتا کہ کئی کئی لوگوں کا تو حال متغیر ہوجاتا اور بعض واصل الی اللہ ہوجاتے ایک مرتبہ آپ کی مجلس میں ایک عیسائی عالم آیا جس کا نام سنان تھا اس نے آپ کی خدمت میں پہونچ کر مجمع عام میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا اور اس نے بتلایا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کروں اور میں نے یہ عزم کر لیا تھا کہ یمن میں جو مسلمان سب سے افضل ہوگا اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک رات کو میں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا! سنان تم بغداد جاؤ اور شیخ عبدالقادر کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ وہ اس وقت بغداد ہی کے نہیں روئے زمین کے

جملہ افراد سے افضل و بہتر ہیں حضرت شیخ عمر کیمیار رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ بیان فرمانے کے بعد دوسرا واقعہ بھی اپنا چشم دید ہی بیان فرمایا ہے کہ آپ کی خدمت میں تیرہ علیسائی آئے اور انہوں نے بھی آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے اسلام قبول کیا اور انہوں نے اس طرح اپنا واقعہ بیان کیا کہ ہم لوگ عرب ہیں ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو ہمیں خواب میں کسی مرد رہنما نے تبلایا کہ بغداد جاؤ اور تم تمام لوگ حضرت شیخ عبدالقادر کی خدمت میں پہونچ کر اسلام قبول کرو کیونکہ تمہیں جتنا فائدہ شیخ سے پہونچے گا کسی دوسرے کے ذریعہ اتنا فائدہ پہونچنا ممکن نہیں ہے۔

حضرت شیخ کا خود بیان ہے کہ میں بہت چاہتا ہوں کہ پہلے کی طرح بیابانوں اور صحراؤں میں رہوں نہ مخلوق مجھے دیکھے اور نہ میں مخلوق کو دیکھوں مگر مجھے خدائے تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں خلق کو نفع پہونچاؤں اور دینِ اسلام کی خوب تبلیغ کروں اس لیے میں دعوت و تبلیغ میں معروف ہوں اور اس قدر کہ خواب و بیداری دونوں حالتوں میں مجھ پر تبلیغ کا جذبہ طاری رہتا ہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر میں تبلیغ سے اپنی زبان روکوں گا تو میرا گلا گھونٹ دیا جائے گا مجھے اپنی زبان روکنے پر مطلقاً قدرت حاصل نہیں ہے چنانچہ میں تبلیغ کرتا ہوں اور خدا نے میری زبان پر تاثیر بھی عنایت فرمائی ہے چنانچہ میرے ہاتھ پر تقریباً پانچ ہزار یہودی ونصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں سے زیادہ مُفسد بداعتقاد گمراہوں اور مجرموں نے توبہ کی ہے اور انہیں دینِ حق پر استقامت نصیب ہوئی ہے۔

وعظ و تبلیغ کا یہ سلسلہ ۵۲۱ھ سے شروع ہو کر ۵۶۱ھ تک قایم رہا اور اس طرح چالیس سال تک مسلسل آپ سے دنیا کو فائدہ عظیم پہونچتا رہا لیکن دعوت و تبلیغ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ریاضت و مجاہدہ کی اس زندگی کا ثمرہ ہے جو آپ نے پچیس برس تک عراق کی تنہائیوں میں عجیب عجیب طرح نفس کشی کی تھی قیاس و تصور سے آگے مجاہدوں اور ریاضتوں کے پُرخار ہولناک صحراؤں سے گذر کر آپ کو یہ مقام بلند عطا ہوا ہے یہی وہ ریاضتیں اور مجاہدے ہیں جن میں ہر دلِ کامل نے سب کچھ لٹا ہٹا کر اپنی خواہشات جذبات احساسات یہاں تک کہ اپنے وجود وہستی کو بھی فنا کر دیا ان میں اگر کوئی چیز موجود تھی تو حرف امرِ الٰہی

اور بس اور اسی حالت و کیفیت میں حضرت شیخ سے ان کا رہائے نمایاں کا ظہور ہوا جن کو دنیا دیکھتی ہے اور حیرت و تعجب سے ان پر بمشکل یقین کرنے کو تیار ہوتی ہے یہ انہیں علوم باطنیہ، مجاہدات و ریاضات اور وابستگی توحید کا اثر ہے کہ قرنوں اور صدیوں کی ظلمتوں کا سینہ توڑ کر شیخ جیلانی کا ذکر ہم تک اسی شان عظمت و تقدس کے ساتھ پہنچ رہا ہے اور دنیا کے کروڑوں دل آج بھی سینکڑوں برس کی دوری کے باوجود ان کے احترام سے معمور ہیں یہ سب کچھ حضرت شیخ کے اللہ سے عشق کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی، زندگی کا ایک ایک لمحہ ماسوا اللہ سے اپنا تعلق منقطع کرنے میں گذارا ان کا مقصدِ حیات کچھ نہیں تھا صرف ذاتِ خداوندی تھی اور بس وہ توحید خالص کے مقام بلند پر فائز تھے اور اسی وصف کی وجہ سے تو یہ مقدس زندگیاں ساری دنیا اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے لائقِ تقلید اور مینارۂ نور ہیں۔

استقامت

بحوالۂ بہجت الاسرار :۔ فقیہہ ابو الفضل سے روایت ہے کہ میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہٗ کے ساتھ بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتا تھا دیگر فقراء و فقہا بھی جمع تھے آپ قضا و قدر میں گفتگو فرما رہے تھے یکایک آپ کی گود میں ایک بڑا سانپ گرا جو لوگ وہاں موجود تھے سب منتشر ہو گئے مگر آپ تنہا وہیں رہے نہ سلسلہ کلام قطع فرمایا نہ نشست بدلی سانپ آپ کے تمام جسم پر پھر کر گردن میں لپٹ گیا پھر روبرو آکر دُم پر کھڑا ہو گیا اور آواز کر کے چلا گیا آپ نے سانپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو ایک کیڑا ہے جو قضا و قدر کی بدولت متحرک ہے تو جس وقت گرا میں قضا و قدر کی گفتگو کر رہا تھا میں نے چاہا کہ میرا فعل قول کے خلاف نہ ہو۔

شیخ ابو العباس احمد سے روایت ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہٗ سواری پر جامع منصور کی طرف تشریف لے گئے پھر مدرسہ واپس تشریف لائے اس کے بعد آپ نے اپنی پیشانی سے کپڑا اٹھا کر ہاتھ سے بچھو نکال کر پھینک دیا اور مجھ سے فرمایا کہ اس نے جامع منصور سے یہاں تک کہ ساٹھ مرتبہ ڈنک مارا ہے۔

سیدنا عبدالرزاق روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا ہوں فرماتے تھے کہ میں ایک شب جامع منصور میں نماز ادا کر رہا تھا یکایک ستون پر چلنے کی آہٹ آنے لگی اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سجدہ کی جگہ ایک بڑا سانپ منہ کھولا ہوا آیا ہے میں نے سجدہ کے وقت اس کو ہاتھ سے ہٹا کر سجدہ کیا پھر جب التحیات کے لیے بیٹھا تو وہ سانپ میرے زانو پر آگیا اور پھر میری گردن میں لپٹ گیا اور جب میں سلام پھیرا تو وہ غائب ہوگیا دوسرے روز جب کہ میں جامع مسجد کے روبرو ایک ویرانے میں گیا تو ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی آنکھیں مشقوق ہیں میں سمجھ گیا کہ وہ جن ہے اس نے کہا میں وہی سانپ ہوں جو آپ نے مجھے کل کی شب ملاحظہ فرمایا تھا میں نے جس طرح آپ کا امتحان کیا اسی طرح بکثرت اولیاء اللہ کا امتحان کیا مگر جس طرح آپ میں استقامت اور ثبات دیکھا کسی میں نہیں دیکھا بعض اولیاء اللہ ظاہراً باطناً مضطرب ہوگئے بعض کا باطن مضطر ہوا لیکن ظاہر ثابت قدم رہے مگر میں نے آپ کو دیکھا کہ نہ آپ کا ظاہر مضطر ہوا نہ باطن اس کے بعد اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی خواہش کی میں نے اس کی توبہ لی۔

ایک جگہ راوی کہتے ہیں کہ جب کبھی آپ کے کسی صاحبزادہ کا انتقال ہوجاتا تھا تو بھی آپ مجلس وعظ قطع نہ فرماتے تھے غسل وغیرہ کے بعد میت بغرض نماز لائی جاتی تو آپ کرسی وعظ سے اتر کر نمازِ جنازہ ادا فرما دیتے۔

حضور کا رتبۂ عالی

بحوالہ کتاب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مولفہ، مولوی فیروزالدین صاحب فیروز مرحوم مولفہ ۱۳۳۲ھ

خدا کے پاس رسولوں اور نبیوں کے بعد دنیا میں کسی بزرگ کسی ولی کسی قطب اور کسی غوث نے وہ رتبۂ عالی اور درجۂ بلند حاصل نہیں کیا جو جناب پیرانِ پیر محبوب سبحانی قطب ربانی، غوث صمدانی طاؤس باغ لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

نے حاصل کیا ہے حضور کا علم و فضل حضور کے کمالات حضور کی تجدید دین تلقین و ارشاد کا اثر فیض تربیت اشاعتِ اسلام احیائے دین، تلقین و ارشاد تعلیم و تفہیم اس درجہ کی ہے کہ دنیا میں کوئی ولی ہرگز ہرگز حضور کے مرتبہ کو نہیں پہونچ سکا حضور کی زبان دُرفشاں کا ایک ایک کلمہ مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ حضور کے لب جاں بخش کا ایک ایک حرف صد سالہ مردوں کو زندگی بخشنے کے لیے تریاقِ اکبر اور اعجازِ مسیحا کا کام دیتا ہے حضور کے ارشادات غمگینوں کو تسلی دینے والے بھٹکتے ہوؤں کو راہ پر لانے والے مضطرب الحال لوگوں کو اطمینان دلانے والے اور گم کردہ راہوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔ حضور کی کرامات حضور کے خوارقِ عادات اس حد تک بدرجۂ تواترات ہیں کہ بعض انبیاء میں بھی اس کثرت سے نہیں پائے جاتے خود حضرت کا وجود فیض نمود خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے کسی نبی کی اُمت میں حضور کا نظیر کوئی ولی یا قطب پایا نہیں جاتا اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا برگزیدہ نبی بناتا۔

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "علماءِ اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل" پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام اب ہوتے تو انہیں بجز میری متابعت کے کوئی راہ نہ سوجھتی۔

اگر ان احادیث نبویہ پر خیال کیا جائے اور جناب پیرانِ پیر رضی اللہ عنہٗ کے کلمات و کرامات و ارشادات و ملفوظات کی طرف ایک نظر ڈالی جائے تو صاف عیاں ہوتا ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بنیاد سراسر حق دُرست تھا۔

جناب پیران پیر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کا درجہ اور رتبہ واقعی ایسا ہی ہے کہ اگر ادب مانع نہ ہو اور نبوت و ولایت میں شرع کی طرف سے فرق نہ کیا گیا ہو تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے تلقین و ارشادات کرامات و کمالات بڑے بڑے انبیاءِ بنی اسرائیل سے کسی صورت میں کم نہیں کیوں نہ ہو حضرت پیران پیر رضی

ظِلّ کامل تھے اُس نورِ پاک کے جس کی شانِ والاشان میں اللہ تعالیٰ، اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِین اور سراجِ مُنِیر و نورٍ مُّبِین۔ وغیرہ الفاظ ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو الوہیت کا ظِلّ کامل اور مظہر اتم ہیں۔ حضرت شیخ کی ذات مظہر الوہیت وظِلّ الوہیت حضرت ختم نبوت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کاظِلّ الظِلّ تھی فتوحات وکمالات میں کسی طرح انبیاء علیہم السلام سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتے چونکہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہٗ کامل ظِلِ وظِلّ الٰہی یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اس لیے ظلی طور پر کل کمالاتِ نبوت وختم ولایت آپ میں پائے جاتے تھے۔ اور کل اولیاء اللہ کی گردن پر آپ کے مبارک اقدام تھے اور آپ سب کے سردفتر سرتاج اور امام تھے۔

معتبر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کے بدنِ مطہر پر بھی بیٹھنے نہیں پاتی تھی اور جس طرح پسینہ مبارک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشک وعنبر سے زیادہ خوشبوناک ہوتا تھا اِسی طرح حضرت غوث الثقلین کے بدنِ مبارک کا عرق گلاب وریحان سے زیادہ عطر آمیز تھا اور جس طرح جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فضلہ زمین نگل جاتی تھی اسی طرح غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ نے صاف فرمایا ہے کہ ؎ ھٰذَا وُجُودُ جَدِّی مُحَمَّدٍ لَاوُجُودُ عبدالقادر ؛ یعنی میرا یہ وجود میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبدالقادر کا نہیں!

اس کلامِ فیض التیام سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہٗ کی ذات مبارکِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس میں فنا تھی اور ذاتاً وصفاتاً و قولاً و حالاً و کمالاً آپ فنا فی الرسول تھے اور اس رتبہ کا کمال سوائے ذات غوث الاعظم کے اور کسی ولی یا قطب یا غوث کو نصیب نہیں ہوا اور نہ ہوگا اور ایسے آپ خاتم الولایت کے ہیں ...

علم وعرفان کا سمندر

دنیائے علم وعرفان کو اس حقیقت کا کما حقہ' اعتراف ہے کہ حضور پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ علم وعرفان کی انتہائی بلندی پر فائز ہیں کوئی عالم ان کے تبحر اور معنویت کو نہیں پہونچ سکتا ان کے اکتسابِ علم میں ذاتی انہماک و کاوش کے علاوہ تائید ایزدی اور فضلِ خداوندی شامل تھے مدینۃ العلم اور باب العلم کا تمام تر فیضان ان کے شریکِ حال تھا اور انوار و فیوض کا نزول' براہ راست سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک برگزیدہ انسان ولی. صوفی اور پیر وہ ہے جو تبع شریعت ہو جس کے افعال و اقوال قرآنی معیار کے مطابق ہوں اور جن کی تعلیمات و تلقینات قرآنی تعلیمات وہدایات کا عطر مجموعہ ہوں۔

محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' ایسے ہی بزرگ' ولی' پیر' درویش اور صوفی تھے جن کے تمام اقوال و افعال شریعت اسلامی کے معیار کے مطابق ہیں اور جن کی تعلیمات قرآنی ہدایات کی تفسیر و تشریح ہیں اور یہی وصفِ خاص ہے جس نے آپ کو آسمانِ تصوف پر چاند بنا کر چمکایا اور بے داغ شہرت کا مالک بنایا۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا ہے

پہلے علم حاصل کرو پھر گوشہ نشین بنو جو شخص علم دین کے بغیر عبادت الہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے جملہ کام بہ نسبت سدھرنے کے بگڑتے زیادہ ہیں پہلے اپنے ساتھ شریعتِ الہی کا چراغ لے لو پھر عبادت الہی کرو جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے اور علم لدنی اسے عطا کرتا ہے۔

منزل صدق و لقیں میں آپ کے قیام و استقامت کا یہ نتیجہ نکلا کہ آگے چل کر وہ مرتبۂ اعظم

رہروؤں کے لیے تو کیا اچھے اچھے رہبروں اور بڑے بڑے رہنماؤں تک کے لیے
باعثِ رشک ہے۔ فرماتے تھے کہ

"جب تک پہننے کا حکم نہیں ملتا ہے نہیں پہنتا ہوں جب تک کھانے کا حکم نہیں ملتا
نہیں کھاتا ہوں اور جب تک بولنے کا حکم نہیں ملتا ہے نہیں بولتا ہوں "

علم و عرفان کی متعدد تصانیف چھوڑی ہیں جن میں مندرجہ ذیل یا خود موجود ہیں
یا ان کے نام دوسری کتابوں میں محفوظ ہیں۔

(۱) غنیۃ الطالبین ! فقہ کی مشہور کتاب ہے مصر و ہندوستان میں چھپ چکی ہے

(۲) فتوح الغیب ! فنِ سلوک پر

(۳) فتح الربانی ! معروف بہ شش مجالس مجموعۂ مواعظ

(۴) جلاءُ الخاطر !

(۵) لِواقیت والحکم

(۶) الفیوضات الربانیہ فی الاورادِ القدسیہ

(۷) حزب بشائر الخیرات ؛ ! المواہب الرحمانیہ والفتوح الربانیہ

یہ سب نام پروفیسر مارگولیتھ نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں آرٹیکل "عبدالقادر
محی الدین جیلانی" کے تحت درج کئے ہیں یہ تمام تصانیف بقولِ مارگولیتھ مصنف کے فضل و کمال
تفقہ فی الدین اور تبحرّ شریعت پر شاہدِ عدل ہیں۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے
علم و عرفان کے بارے میں اپنے قصیدۂ غوثیہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

سَعَت وَ نَشَت لِنَحْوِی فِی کُؤسِی : فَہِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

اسکی وسیع رحمت نے مجھے خوب ساغر معرفت پلائے اور میرے سامنے ساغر پہ ساغر
آتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عشقِ الٰہی کے سُکر و سرور میں دنیا بھر کے لوگوں سے میں بلند و
محترم ہو گیا۔

مَقَامُکُم وَالْعُلَا جَمْعًا وَلٰکِنْ : مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِی

اگرچہ تم سب کا مقام بھی بلند رہے لیکن قرب الٰہی کا میرا مقام تم سے بہت بلند ہے اور وہ ہمیشہ سب سے بلند رہے گا۔

اَنَا البَازِیُّ اَشھَبُ کُلِّ شَیخٍ ۔ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعطِی مِثَالِ

میں آسمان معرفت کا باز ہوں اور ہر شیخ پر مجھے قدرت حاصل ہے اور دنیا میں کسی ولی کو میری جیسی بزرگی وعظمت عطا ہوئی ہے۔ ؟

وَاَطلَعَنِی عَلٰی سِرٍّ قَدِیمٍ ۔ وَقَلَّدَنِی وَاَعطَانِی سُؤَالِ

خُدائے واحد نے مجھے اپنے رازِ قدیم کا واقف ومحرم بنایا اور میرے گلے میں عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے اس سے طلب کیا وہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے مجھے عطا کیا۔

وَلَو اَلقَیتُ سِرِّی فَوقَ مَیتٍ ۔ لَقَامَ بِقُدرَتِ المَولٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنی محبت الٰہی کی توجہ کسی مُردہ پر ڈال دوں تو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ فوراً زندہ ہو جائے۔

دَرَستُ العِلمَ حَتّٰی صِرتُ قُطبًا ۔ وَنِلتُ السَّعدَ مِن مَولَی المَعَالِی

پھر میں نے ظاہری و باطنی علوم و کمالات حاصل کئے یہاں تک کہ میں قطب ہو گیا اور مجھے یہ سعادت وعظمت خدائے احکم الحاکمین کے دربار سے حاصل ہوئی ہے۔

فَمَن فِی اَولِیَاءِ اللّٰہِ مِثلِی ۔ وَمَن فِی العِلمِ وَالتَّصرِیفُ حَالِ

پھر اولیاء اللہ میں میرا مثل کون ہے اور وہ کون ہو سکتا ہے جو میرے علم اور تصرف کا مقابلہ کر سکے۔

قصیدۂ غوثیہ میں سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ارفع و اعلیٰ روحانی مقامات کا ذکر فرمایا ہے اور یہ ذکر بطورِ تحدیث نعمت کے ہے۔

بفحوائے حُکمِ وَاَمَّا بِنِعمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّث ٥

فتوح الغیب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین اس قصیدہ کے بعض اشعار پڑھتے تھے تو آخر میں ارشاد فرماتے وَلَا فَخرَ وَھٰذَا مِن فَضلِ رَبِّی

مولانا سید بہاء الدین صاحب جیلانی ثم المدنی نے غنیۃ الطالبین کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکانِ طریقت معمولاً اس قصیدہ کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔

حضور کے بے پایاں علم و عرفاں نے پند و نصیحت اور وعظ و ہدایت کے وہ مجالس سجائے ہیں کہ اقطاع عالم سے تشنگانِ علم و عرفان استفادہ کے لیے آتے رہتے ہر مجلسِ وعظ میں طالبانِ حق کی تعداد ساٹھ ساٹھ ہزار تک پہونچتی تھی آج کے دور کے مقابل سینکڑوں سال قبل ایسے وسائل و ذرائع نہونے کے باوجود اس قدر کثیر اجتماع محض فضل و کمال کی انتہائی بلندی پر دلالت کرتا ہے اور صاحبِ مجالس کے معراجِ کمال و علم و عرفان کی شہادت دیتا ہے۔

آپ کے علم و عرفان کے مشاہدہ کا ایک عجیب تاریخی واقعہ جو علمائے ظاہر کے لیے دعوتِ فکر کا سامان رکھتا ہے وہ ہے حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہٗ کے ہم عصر علامۂ وقت شیخ جمال الدین ابنِ جوزی کے اعتراف کا واقعہ ہے جو بیان کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن جوزی اور عظمتِ غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ

○

یہ وہی شیخ ابن جوزی ہیں جن کا ذکر حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستان کے دوسرے باب میں کیا ہے کہ وہ مجھے گیت اور راگ سے منع کرتے تھے۔ شیخ ابن جوزی بڑے محدث علامہ اور امام وقت گزرے ہیں علم حدیث علم تاریخ اور علم ادب میں ان کی تصنیفات احاطۂ اندازہ و خیال سے باہر ہیں۔

علامہ ابن جوزی ۵۱۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۷ھ میں سواد بغداد میں وفات پائی اور باب الحرف میں مدفون ہوئے ان کے بارے میں حافظ ابو العباس احمد بن احمد البندنجی بیان کرتے ہیں کہ ایک

شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ترجمہ پڑھا رہے تھے۔ قاری نے ایک آیت پڑھی اور آپ نے اس کے تفسیری نکات بیان کرنے شروع کئے پہلے نکتہ پر میں نے ابن جوزی سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے تو انہوں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے یہاں تک کہ حضور غوث الاعظم نے اس آیت کریمہ کے گیارہ نکتے بیان فرمائے اور ہر نکتے پر میں ابن جوزیؔ سے دریافت کرتا رہا اور وہ اثبات میں جواب دیتے رہے اسکے بعد حضور غوث الاعظم نے چالیس نکتے بیان فرمائے، گیارہ نکتوں کے بعد ہر نکتے پر میرے دریافت کرنے پر ابن جوزیؔ لاعلمی کا اظہار کرتے رہے اس کے بعد حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف آتے ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ مجلس میں ایک روحانی اضطراب پیدا ہوگیا اور ابن جوزیؔ نے عالمِ وجد میں آکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے (بموجب حیاتِ جاودانی وحیاتِ غوث الوریٰ)

محمد بن حُسین الموصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے آپ کے مدرسہ میں ایک درس فروعاتِ دینی پر اور اس کے خلافیات پر ہوا کرتا تھا ہر روز دن کو اول و آخر آپ تفسیر و حدیث اور اصول و علم نحو وغیرہ کا درس دیتے تھے اور قرآنِ مجید کی تفسیر بعد ظہر پڑھایا کرتے تھے (حیاتِ جاودانی)

عمر البزّاز بیان کرتے ہیں کہ عراق کے سوا دیگر بلاد سے بھی آپ کے پاس فتوے آیا کرتے تھے جب آپ کے پاس کوئی استفتا آتا تو آپ کو اس میں غور و فکر کرنے کی ضرورت

اس کے ذیل میں اس کا جواب لکھ دیتے اور حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ دونوں کے مذہب پر آپ فتوے دیا کرتے تھے آپ کے فتوے علماءِ عراق پر بھی پیش ہوتے تھے تو انہیں آپ کے سرعتِ جواب پر نہایت تعجب ہوتا۔

ایک عجیب و غریب فتویٰ

آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلادِ عجم سے ایک فتویٰ، آپ کے پاس آیا اس سے پہلے یہ فتویٰ علمائے عراق پر پیش ہو چکا تھا۔ مگر کسی نے بھی اس کا شافی جواب نہیں دیا۔

صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ اکابر علمائے شریعت مندرجہ ذیل مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے طلاق ثلاثہ کے ساتھ اس بات کی قسم کھائی کہ وہ ایک ایسی عبادت کریگا کہ جس میں یہ عبادت کرتے وقت تمام لوگوں سے منفرد ہو گا بَیِّنُوا تُوجَرُوا!

جب آپ کے پاس یہ فتویٰ آیا تو آپ نے اسے پڑھ کر فوراً لکھ دیا کہ یہ شخص مکہ معظمہ جاکر خانۂ کعبہ کو خالی کرے اور سات دفعہ اس کا طواف کر کے اپنی قسم اتارے چنانچہ یہ جواب ملتے ہی مستفتی اُسی روز مکہ معظمہ روانہ ہو گیا۔

ایک بزرگ کا آپ کو خواب میں دیکھنا !

محمد بن ابی العباس الخضر الحسینی الموصلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ۵۵۱ھ ہجری کا واقعہ ہے کہ آپ کے مدرسہ میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مشائخ بحر و بر جمع ہیں جن کے صدر آپ ہیں ان میں سے بعض کے سر پر صرف عمامہ اور عمامہ پر ایک چادر اور بعض کے عمامہ پر دو چادریں اور آپ کے عمامہ پر تین چادریں دیکھیں میں اپنے خواب میں سوچتا رہا کہ آپ کے عمامہ پر تین چادریں کیسی ہیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا کہ آپ میرے سرہانے کھڑے فرما رہے ہیں کہ ایک شریعت کی دوسری حقیقت کی اور تیسری بزرگی و عظمت کی۔

حق حق حق ریا حی ھو

حضرت قطب ربّانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی شافعی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

(ماخوذ از صفحات ۹۷ تا ۱۰۳ کتاب حقیقت گلزار صابری مولف حضرت مخدوم شاہ محمد حسن قدوسی و نعمانی معشوقِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ قدیم یونس پرنٹرز لاہور ۸۳ ء بحوالہ مکتوبات نطاب ۳۰ جلیل القدر اولیائے کرام جن کے اسمائے گرامی اور مکتوبات نطاب کے نام صفحہ ۱۰۲ سے ۱۰۳ میں درج ہیں یہ جملہ مکتوبات مولف ممدوح نے اپنے پیر کامل سے حاصل کر کے بعد مطالعہ احوال ذیل کو رقم فرمائے ہیں)

(حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحبِ مکتوب نطاب مصور الودود اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ) بتاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول ۵۲۶ ہجری کو شبِ جمعہ پہر رات گذری تھی کہ آواز رجال الغیب کی متواتر کان میں آنے لگی۔ لیکن تفصیل اس گفتگو کی سمجھ میں نہیں آئی تھی اور سب ابدال درجہ اعلیٰ اور اوسط و ادنیٰ ہر طرف جلد جلد آتے جاتے تھے میں نے جس کسی سے ان دونوں گروہوں میں سے ملاقات کر کے پوچھا کہ تم آج کس سعیٔ انجام کار میں مصروف ہو۔ ؟ کسی نے مفصل بیان نہ کیا اور یہ کہا کہ آپ کو اب تک باطن سے اطلاع نہیں ہوتی ہے تو آپ جلد عالم ملکوت کو متوجہ ہوں یہ گفتگو سن کر اول میں کشف الصبور میں مشغول ہوا۔ میں نے دیکھا کہ جمیع نقباء، نجبا رقبا، ابدال، اوتاد، اغیاث و اقطاب ہمہ تن متوجہ کیفیاتِ الٰہی کی طرف ہو رہے ہیں اور منتظر ہیں کہ دیکھئے بذریعہ القاء و الہام کیا حکم صادر ہوتا ہے اور حضرات اولیائے سالکین کو یہ سن کر اس قدر غلبہ محویت و فنا اور بقا کا ہو رہا ہے کہ وہ گاہے سیر فی اللہ میں

کا یہ حال ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے حال کا سرمد ہو رہا ہے مجھ کو بھی اس طرح کیفیتِ کشف الصدور میں
استغراق ہو گیا ہے عالم ملکوت میں دیکھا تو ملائکہ جوق در جوق فراہم ہو کر عالم جبروت میں پاس
گروہ گروہ ارواح کے جاکر باہمدیگر نوید اور تہنیت کے نغمے سناتے ہیں اور فرط فرحت
وانبساط سے شادمانی کے مراسم بجا لاتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ میں ایک شور وغل برپا ہوا ہر ایک
بہ شکلِ تصویر بحال خود سکتہ میں ہو گیا اس عرصہ میں ایک جانب سے روشنی نمودار ہوئی اور
اس روشنی میں تختِ یکسر سطحِ الماس کا آتا ہوا اور اس تختِ الماس کی شعاعِ انوار کا پرتو بہت
دور تک منور کرتا جاتا اور دور سے اس تخت پر معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور بھی حضرت سرور
انبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور جب
امتیاز کرنے کے فاصلے پر وہ روشنی اور تخت آیا تو شناخت کیا جاتا تھا کہ حضرت
قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی سیدھی طرف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بکمال تجمل حسن وجمال تشریف فرما ہیں اور جب
وہ روشنی اور تخت قریب آ پہونچا تو صرف حضرت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین
سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ تختِ جلال پر بہ تجلیِ حسن وجمال رونق افروز
نظر آنے لگے جب وہ روشنی اور تخت اِس طرف سے اُس طرف کو اسی طرح سے گذر گیا تو
ھر ایک کو بہ کیفیت مرقومہ بالا معائنہ اور مشاہدہ ہوا، اور شور وغل تہنیت کا برپا ہو گیا اور اس
ہنگامۂ شور وغل میں مجھ کو حواسِ عالم امکان کے پیدا ہوئے بیدار ہو کر دیکھا تو تمام جسم اپنا
اسی طرح منور پایا کہ جس طرح تخت کے برابر آنے کے وقت انوار شعاع سے منور ہو گیا تھا اور
نقیب ہر شہر و دیار کا بہ آواز منادی کر رہا ہے الٰہی بحرمت قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ
محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ
اور ابدال جا بجا حکم رسانی میں مشغول ہیں اور رقیب، نقیب، نجیب اوتاد غوث اقطاب
رجال الغیب ان احکامات کی تعمیل میں مستعد اور سرگرم ہو رہے ہیں جب مجھ کو خیال وقت کا

فارغ ہوا اور بعد نماز تہجد مجھ کو خیال ہوا کہ حضرت موصوف کے حجرۂ مبارک کے قریب جا کر دیکھنا چاہیئے کہ وہاں کیا کیفیت ہے جب قریب حجرۂ مبارک کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ حجرہ کی دیواروں میں سے شعاع انوار کی جس طرح کہ عالم جبروت میں تحت پر لمعان دیکھی تھیں نکل رہی ہیں لیکن تھوڑی تھوڑی کم ہوتی جاتی ہے۔ چند عرصہ میں دیواروں کے باہر کچھ اثر روشنی کا باقی نہ رہا۔ جب میں نے حجرۂ مبارک کے کواڑوں کے قریب جاکر دیکھا تو حجرۂ مبارک کے اندر نہایت ہیبت اور جلال سے انوار کی روشنی لمعان اور تابان ہے تھوڑے عرصہ میں کم ہوتے ہوتے حضرت کے بستر مبارک پر نور افشاں رہی چند عرصہ کے بعد حضرت کے جسم انور پر تجلی باقی رہی اور پھر کم ہوتے ہوتے قریب پیشانی کے کہ محل لطیفۂ مصطفوی کا ہے منور رہا اس وقت اس قدر ہیبت اور جلال حضرت کے جسم مبارک سے معلوم ہونے لگا کہ کھڑے رہنے کی تاب نہ آئی اور بے اختیار وہاں سے چلا آیا۔ اور خدام حضرت کو جنہیں تعلیم باطن کی ہو چکی تھی جا کر دیکھا تو بعض بے خود بیٹھے اور بعض بے حواس لیٹے ہوئے پائے۔ بعضوں کو چاروں قلب منور اور بعضوں کے لطائف ستہ متجلی تھے بعضوں کے شعاع انوار محل لطائف سے باہر نور افشاں ہیں۔ اور بعضوں کے محل لطائف چمک رہے ہیں یہ احوال دیکھ کر میں اپنے بستر پر آگیا اور اپنے ضوابط میں مشغول ہوگیا اور بعد نماز صبح ہر ایک خدام اور ہم نشینان حضرت سے کہ زیادہ مدت سے تھے سوا صحاب، متحیر اور متعجب باہم گر اس معائنہ اور مشاہدۂ رویت کی گفتگو کرتے تھے اور اکثر نے مجھ سے آکر دریافت کیا میں نے بھی احوال مذکورہ بیان کیا اور وقت طلوع آفتاب سے جمیع حضرات نقبا و رقباء و نجبا و ابدال و اغیاث و اقطاب رجال الغیب اور سردار جنات اور حضرات اولیاء سالکین اور مجاذیب کا آستانہ کرامت نشان پر حاضر ہونا شروع ہوا جب حضرت ممدوح عام دربار میں تشریف فرما ہوئے حاضرین میں سے ہر ایک صاحب اپنے اپنے مراتب کے بموجب آداب بجا لاکر فیض یاب ہوئے کچھ گفتگو حضرات تشریف لانے والوں سے خوب تحقیق ہوگیا کہ آج شب کو خطاب حضرت محبوب سبحانی ملقب ہوکر زیب افزائے وسادۂ شہنشاہی کونین کے ہوتے ہم سب خدام حاضرین بارگاہ نے بھی قدم بوس ہوکر نذریں گذاریں تین روز تک یہی حال رہا اور اس عرصہ میں کوئی صاحب باطن کسی جگہ کا باقی نہیں رہا جو حاضر نہ ہوا۔

آپ کی مجلس وعظ میں جنات کا آنا

ابونظر بن عمر البغدادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک دفعہ بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو اس وقت ان کے آنے میں معمول سے زیادہ دیر ہوئی جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہوں اس وقت تم ھمیں نہ بلایا کرو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کی مجلس میں تم سب بھی جایا کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کی مجلس میں بہ نسبت انسان کے ہم اجناً بکثرت ہوتے ہیں۔

[حیاتِ جاودانی]

شیخ ابوالبرکات صخر بن صخر مسافر بیان کرتے ہیں کہ اولیائے زمانہ میں سے آپ سے ہر ایک کا عہد تھا کہ وہ اپنے ظاہر و باطن میں آپ کے بغیر اجازت کچھ تصرف نہ کر سکیں گے آپ کو مقام حضرت القدس میں ہم کلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا آپ ان اولیائے کرام میں سے ہیں کہ جن کو حیات و ممات دونوں میں تصرف تمام حاصل ہوتا ہے۔

شیخ علی بن الہیتی بیان کرتے ہیں کہ

ایک وقت کا ذکر ہے کہ میں اور شیخ بقا بن بطو

رحمتہ اللہ علیہ آپ کے ساتھ حضرت امام بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے

مزار پر زیارتِ قبر کیلئے گئے اس وقت میں نے مشاہدہ کیا امام موصوف علیہ الرحمتہ نے اپنی قبر سے نکل کر آپ کو اپنے سینے سے لگایا کہ شیخ عبد القادر! میں علم شریعت و علم حقیقت و علم حال میں تمہارا محتاج ہوں ایک دفعہ میں آپ کے ساتھ معروف کرخی علیہ الرحمتہ کے مزار کی زیارت کے لیئے گیا۔ آپ نے فرمایا السلام علیک یا شیخ معروف عبرنا ک بدرجتین (یعنی ہم تم سے دو درجہ بڑھ گئے ہیں۔) تو شیخ موصوف نے اپنی قبر میں سے جواب دیتے ہوئے فرمایا وعلیکم السلام یا سید اھل زمانہ رضی اللہ عنہم اجمعین

مرتبۂ فقر اور سلطان الفقراء

ہر ولی اپنی ایک خاص باطنی صفت میں صاحب کمال ہوتا ہے کوئی زہد میں کوئی توکل میں کوئی صدق و صفا میں کوئی تسلیم و رضا میں کوئی صبر و شکر میں کوئی جود و سخا میں لیکن فقر ایک خاص باطنی کمال ہے جس کے آگے تمام مراتب و مدارج و کمالات پیچھے رہ جاتے ہیں اس واسطے حضور غوثِ اعظم نے فرمایا کہ جس وقت میں باطنی دنیا کے مراتب و مدارج طے کرتا ہوا چلا تو زہد کے دروازے پر پہونچا۔ اس پر بہت ہجوم دیکھا پھر توکل کے دروازے پر پہونچا وہاں بھی بہت ہجوم تھا۔ صبر و تسلیم و رضا کے دروازوں پر پہونچا وہاں پر ایک ہجوم تھا جب میں فقر کے دروازے پر پہونچا تو اسکو خالی پایا اور میں اسمیں داخل ہوگیا (انتہی) فقر کی یہ نعمت بدرجۂ اتم حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی تھی اور آپ کے طفیل خاص الخاص اولیائے کرام کو حاصل ہوئی جن میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سرِ فہرست ہیں۔ عربی لغت میں فقر افلاس اور تنگدستی کو کہتے ہیں لیکن حاشا و کلا باطنی دنیا میں ہرگز یہ مفہوم نہیں فقر دونوں جہان کی بادشاہی کا نام ہے۔

رسالۂ غوث اعظم میں اللہ تعالےٰ نے غوث اعظم سے فرمایا (عربی عبارت کا ترجمہ) اے غوث اعظم میری مراد فقر سے یہ نہیں ہے کہ کسی کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ میری مراد فقر سے یہ ہیکہ فقر صاحب امر ہو کہ کسی چیز کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے۔ یا غوث اعظم اپنے اصحاب و احباب

سے کہدو کہ تم سے جو ارادہ کرے میری حضوری کا تو وہ فقر اختیار کرے۔ فقر جب تمام ہو جاتا ہے تو وہ نہیں رہتے سوائے میرے لئے غوث اعظم اپنے اصحاب سے کہدو فقرا کی دعا کو غنیمت جانیں کیونکہ وہ میرے نزدیک ہیں اور میں ان کے نزدیک ہوں

کرامتیں

آپ کا پانی پر چلنا ○ [از حیات جاودانی]

سہیل بن عبداللہ تستری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہل بغداد کی نظر سے آپ عرصہ تک غائب رہے لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے دجلہ کی طرف گئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر سے ہماری طرف چلے آرہے ہیں۔ اور مچھلیاں بکثرت آپکی طرف آن آن کر آپکو سلام علیک کرتی جارہی ہیں۔ ہم آپ کو اور مچھلیوں کے آپ کے ہاتھ چومنے کو دیکھنے جاتے تھے اس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا اسی اثنا میں ہمیں ایک بڑی بھاری جائے نماز دکھائی دی اور تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی۔ یہ جائے نماز سبز رنگ اور سونے چاندی سے مرصع تھی اسکے اوپر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ۔ اور دوسری سطر میں سلامٌ علیکم اھل البیت انه حمید مجید لکھا ہوا تھا جب یہ جائے نماز بچھ چکی تو ــ ہم نے دیکھا کہ بہت لوگ آئے اور جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی یہ لوگ سب کے سب سرنگوں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے یہ لوگ ایسے خاموش تھے کہ گویا قدرت نے انھیں ایسا ہی بنایا ہے۔ ان کے آگے ایک ایسے شخص تھے جس کے چہرے سے ہیئت وقار اور عظمت ظاہر تھی جب تکبیر کہی گئی تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ نماز پڑھانے کے لیئے آگے بڑھے اس وقت ان سب لوگوں نے اور ان کے سرداروں نے اور اہل بغداد نے آپ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی جب آپ تکبیر کہتے تو حاملان عرش بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے

اور جب آپ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمان کے فرشتے بھی آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے جاتے اور جب آپ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے تو آپ کے لبوں سے سبز رنگ کا نور نکل کر آسمان کی طرف جاتا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے ۔

اے پروردگار میں تیری درگاہ میں تیرے حبیب اور بہترین خلائق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کی اور میرے مریدوں کے مریدوں کی جو کہ میری طرف منسوب ہوں روح قبض نہ کر مگر توبہ پر ۔

سہیل بن تستری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو آمین کہتے سنا جب آپ دعا ختم کر چکے تو پھر ہم نے یہ ندا سنی اُبْشِرُ فَاِنِّیْ قَدِ اسْتَجِیْبُ لَکَ (تم خوش ہو جاؤ میں نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے)

آپ کا اپنے مریدوں کی شفاعت کرنا اور ان کا ضامن بننا

شیخ ابو سعود عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ و محمد الاوانی رحمتہ اللہ علیہ و عمر البزاز رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ، شیخ عبدالقادر جیلانی قیامت تک اپنے مریدوں کے اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی بے توبہ کے نہ مرے گا اور یہ کہ سات درجے آپ کے مرید اور آپ کے مریدوں کے مرید جنت میں جائیں گے کیوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں سات درجے تک اپنے مریدوں کے مرید کا کفیل ہوں اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے اور میں اس وقت مشرق میں ہوؤں تو میں اس کے ستر کو ڈھانک دوں گا ۔

آپ کے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

شیخ عبداللہ جبائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان فرمایا میں بہت چاہتا ہوں کہ پہلے کی طرح بیابانوں میں رہا کروں نہ مخلوق مجھے دیکھے نہ میں مگر خدائے تعالیٰ کو مجھ سے خلق کو نفع پہونچانا منظور تھا چنانچہ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ قطاع الطریق اور مفسد لوگوں نے توبہ کی۔

آپ کے عہد میں دجلہ کا نہایت طغیانی پر ہونا اور آپکے فرمانے سے اسکا کم ہونا!

ایک وقت کا ذکر ہے کہ دجلہ نہایت طغیانی پر ہوگیا یہاں تک کہ اس کی طغیانی کی وجہ سے اہلِ بغداد کو سخت خوف ہوگیا کہ کہیں وہ اس میں غرق نہ ہو جائیں اس لیے انہوں نے آپ کی خدمت میں آکر التجا کی کہ آپ ان کی مدد کریں آپ اپنا عصا لے کر دجلہ کے کنارے پر تشریف لائے اور اپنا عصا دجلہ کی اصلی حد پر گاڑ کر فرمایا کہ بس یہیں تک رہو تو دجلہ کی طغیانی اسی وقت کم ہو کر پانی اپنی حد پر پہنچ گیا

آپؒ کا اپنا عصا زمین پر کھڑا کرنا اور اسکا روشن ہو جانا

حضرت عبداللہ زیال بیان کرتے ہیں کہ ۵۶۰ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کے مدرسہ میں کھڑا ہوا تھا اتنے میں آپ اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا لئے ہوئے باہر تشریف لائے اس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ مجھے آپ اپنے اس عصائے مبارک سے کوئی کرامت دکھلاتے تو آپ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور اپنا

روشنی آسمان کی جانب چڑھتی جاتی تھی یہاں تک کہ اس کی روشنی سے تمام مکان روشن ہو گئے پھر ایک گھنٹہ کے بعد مجھ سے فرمایا کہ زیاں! تم یہی چاہتے تھے۔

ایک مرغی کا ہڈیاں جمع کر کے باذنِ تعالیٰ اس کا زندہ کرنا

شیخ محمد بن قائد الاوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر آئی اور کہنے لگی کہ میں نے اپنے اس لڑکے کو دیکھا کہ وہ آپ سے بہت اُنسیت رکھتا ہے اسی لیے میں اپنا حق چھوڑ کر اسے محض لوجہ اللہ آپ کو دیتی ہوں آپ نے اس لڑکے سے لیا اور لے کر آپ نے اسے محنت و مجاہدہ میں ڈال دیا ایک دفعہ یہ عورت آئی تو اپنے لڑکے کو دیکھا تو دبلا پتلا اور زرد رو پایا اس نے آپ کو دیکھا کہ جو کی چپاتیاں مرغی کے گوشت سے تناول فرما رہے ہیں یہ عورت کہنے لگی کہ آپ تو مرغی کے سالن سے روٹی کھاتے ہیں اور میرے لڑکے کو جو کی روکھی روٹیاں کھلاتے ہیں تو آپ نے اس کی ہڈیاں جمع کیں اور ان پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا قومی باذن اللہ الذی یحی العظام وھی رمیم (تو بحکم الٰہی جو کہ بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے اٹھ کھڑی ہو) مرغی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ شیخ عبدالقادر ولی اللہ۔ پھر آپ نے اس عورت سے فرمایا تیرا لڑکا جب اس قابل ہو جائے گا تو اس وقت اسے اختیار ہو گا جو چاہے کھائے۔

بغداد پر سے گذرتے ہوئے ایک صاحب کا فخر کرنا اور آپ کا ان کا حال سلب کر کے پھیر دینا

شیخ عبداللہ بن محمد ابی النخائی الحسینی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ شیخ ابو الحسن علی بن الہیتی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں تشریف لائے ہیں

نوجوان کو چت پڑا ہوا دیکھا یہ نوجوان شیخ ابوالحسن الہیتی سے کہنے لگا کہ حضرت آپ شیخ عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں میری سفارش کیجئے پھر جب ہم آپ کی خدمت میں پہونچے بغیر اس کے کہ شیخ ابوالحسن الہیتی نے کچھ کہا ہو آپ نے ان سے فرمایا کہ میں نے یہ نوجوان آپ کو دے دیا۔

شیخ موصوف باہر آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی باہر آیا آپ نے باہر آکر اس نوجوان کو اس بات کی اطلاع دی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمہارے بارے میں میری سفارش منظور کرلی یہ نوجوان اس بات کی اطلاع پاتے ہی دہلیز سے نکلا اور ہوا میں اُڑ کر چلا گیا پھر ہم آپکی خدمت میں واپس آئے تو ہم نے آپ سے دریافت کیا کہ یہ واقعہ کیا تھا آپ نے فرمایا یہ نوجوان ہوا میں اڑتا ہوا بغداد پر سے گذرا اور اس نے اپنے جی میں کہا کہ بغداد میں مجھ جیسا شخص کوئی بھی نہیں ہے اس لیئے میں نے اس کا حال سلب کرلیا تھا اور اگر شیخ علی سفارش نہ کرتے تو میں اُسے نہ چھوڑتا۔

فقہائے بغداد کا جمع ہو کر آپکا امتحان لینے کی غرض سے آپکے پاس آنا

جب حضور غوث اعظم کی شہرت کے ڈنکے بجنے لگے تو بغداد کے ایک سو فقہا آپ کا امتحان لینے کی غرض سے جمع ہوئے اور ان سب کی یہ رائے ٹھہری کہ ان میں سے ہر شخص علوم و فنون میں سے ایک نئے اور مشکل مسئلہ پر حضرت سے سوال کرے یہ سب فقہا آپ کی مجلس وعظ میں آکر بیٹھ گئے اس وقت آپ کے منہ سے ایک نورانی شعلہ نکلا جو ان تمام فقہا کے سینے پر سے گذر گیا وہ سب چلّانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دوڑ کر اپنے سر حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے آپ نے ان میں سے ہر ایک کو سینے سے لگایا اور مخاطب ہو کر فرمایا تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے جب سب کے سوال اور جواب بتلا دیئے تو مجلس ختم ہوگئی لوگوں

ہمارا سارا علم سلب ہو گیا پھر جب آپ نے ہمیں سینے سے لگایا تو وہ سلب شدہ علم واپس ہو گیا اور آپ نے ہمارے سوالات جو ابھی دلوں میں تھے خود بیان فرمائے اور اس کے مدلل جواب بھی عنایت فرمائے جو تم لوگوں نے بھی سُنے۔

مجلس وعظ میں ایک تاجر کی دستگیری

روایت ہے کہ ایک روز حضور غوثِ اعظم مدرسۂ بغداد میں وعظ فرما رہے تھے کہ مجلس میں ایک تاجر ابوالمعالی محمد ابنِ علی کو حاجتِ بول و براز نے بہت تنگ کیا حاضرین کی کثرت اور حضرتِ شیخ کی ہیبت سے اس کو ایسی جگہ سے اٹھنے کی جرأت نہ ہوئی اُس نے دل ہی دل میں حضرت شیخ سے فریاد کی آپ اپنے منبر کی ایک سیڑھی نیچے اتر آئے اتنے میں اس شخص نے اپنے آپ کو مجلس سے غائب اور ایک جنگل میں موجود پایا جس میں ایک نہر بھی گذر رہی تھی اس نے اپنی چابیاں ایک درخت سے لٹکا دیں اور ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے جب سلام پھیرا تو اپنے آپ کو اسی مجلس وعظ میں موجود پایا کچھ عرصہ بعد بلادِ عجم کی طرف ایک قافلے کے ساتھ تجارت کی غرض سے روانہ ہوا جو دہ روز کی مسافت طے کرنے کے بعد ایک جنگل ملا جہاں قافلے نے قیام کیا تب اس کو یاد آیا کہ یہ وہی جنگل ہے جس میں وہ جناب غوثِ پاک کی کرامت سے پہنچ گیا تھا پھر اسے وہ کنجیاں یاد آئیں جو درخت میں لٹکائی تھیں وہ تلاش کرنے پر مل گئیں پھر جب وہ بغداد شریف واپس آیا تو حضرت شیخ کی خدمت میں خبر دینے سے پہلے ہی آپ نے اسکو اس بات سے آگاہ فرما دیا۔

خلیفہ مستنجد باللہ کی گرفت اور معافی

روایت ہے کہ ایک روز جب کہ آپ اپنے مدرسہ میں رونق افروز تھے تب آپ کی خدمت

میں خلیفہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر ہوا۔ اُس نے آپ کو سلام کیا اور نصیحت چاہی اور آپ کے سامنے دس تھیلیاں جو اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیں رکھ دیں آپ نے ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیا خلیفہ نے جب اصرار کیا تو آپ نے ایک تھیلی دائیں ہاتھ میں اور دوسری تھیلی بائیں ہاتھ میں لے کر دونوں کو آپس میں رگڑا تو ان سے خون بہنے لگا اور آپ نے فرمایا ابوالمظفر تم خدا سے نہیں ڈرتے اور لوگوں کا خون چوس کر میرے پاس نذرانے کے طور پر لاتے ہو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری نسبت کا لحاظ نہ ہوتا تو یہ خون تمہارے محل تک بہا دیتا۔

چور کو قطب بنانا!

روایت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ کی حاضری سے واپس بغداد شریف تشریف لائے اور ایک چور راستہ میں کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اسے لوٹے آپ اس کے قریب پہونچے تو فرمایا کون ہے اس نے کہا میں بدوی ہوں آپ نے فرمایا میں عبدالقادر ہوں آپ کا نام سنتے ہی وہ بدوی بے اختیار آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اس کی زبان پر سیدی یا عبدالقادر شیئاً للہ طاری ہو گیا آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا اور آپ نے اس کو ایک نگاہ میں واصل باللہ کیا اور اس کو قطبیت کا مرتبہ عطا کیا۔

مردود کو مقبول بنانا

روایت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک ولئ مقرب کی ولایت چھن گئی سب اسکو مردود کہنے لگے اس نے تین سو ساٹھ اولیائے کاملین سے التجا کی اور سب نے اس اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارش کی لیکن منظور نہ ہوئی۔ انہوں نے اس کا نام لوح محفوظ میں شقیا کی فہرست میں لکھا دیکھا تو اس کو خبر دی کہ تم کامیاب نہ ہوں گے پھر اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا

کوئی فکر نہیں اگر تم مردود ہو گئے تو میں مقبول بنا سکتا ہوں۔ شقی ہو گئے ہو تو سعید بنا سکتا ہوں پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی ندا آئی کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ تین سو ساٹھ اولیا نے اس کے لیے دعا کی ہیں تے منظور نہیں کیا کیونکہ اس کا نام اشقیا کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے آپ نے عرض کیا الٰہی تو مردود کو مقبول بنانے پر قادر ہے اگر تیرا یہی ارادہ تھا کہ یہ مردود ہی رہے تو پھر مجھ سے کیوں دعا کروائی ندا آئی کہ میں نے اسے تمہارے سپرد کر دیا ہے جو چاہو بنا دو تمہارا مقبول میرا مقبول ہے اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔

آپ کا نام لے کر عذاب قبر سے نجات پانا

روایت ہے کہ حضور غوث اعظم کے زمانہ میں ایک شخص رہتا تھا جو فسق و فجور میں رہتا تھا اس کو آپ سے بہت عقیدت و محبت تھی جب اس کا انتقال ہوا تو اسے اس کے عزیزوں نے کفن دے کر دفن کر دیا منکر نکیر تے اس سے آکر سوالات کئے سوالوں کا جواب دینے کے بجائے وہ یہی کہتا رہا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ غیب سے ندا آئی اے منکر نکیر گرچہ یہ میرا بندہ گنہگار ہے لیکن میرے محبوب غوث اعظم کا سچا محب اور عاشق ہے اس لیے میں نے اسے بخش دیا۔ قبر کو فراخ کر دیا گیا۔

ایک ہی وقت میں اکہتر جگہ افطار کرنا

روایت ہے کہ رمضان میں اتفاقاً ستر آدمیوں نے ایک ہی روز آپ کو الگ الگ اپنے اپنے گھر افطار کرنے کی دعوت دی آپ نے ہر ایک کی دعوت کو قبول کیا جب افطار کا وقت آیا تو آپ نے ہر ایک کے گھر جا کر افطاری کی اور اسی وقت اپنے گھر میں بھی

اس وقت اپنے گھر سے ہی نہیں نکلے تو اتنے سب لوگوں کے گھر جا کر ایک ہی وقت میں افطاری کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے آپ نے اس کے دل کی بات پر مطلع ہو کر فرمایا کہ! سچ ہے کہ میں ایک ہی وقت میں ان ستر آدمیوں کے گھروں میں جا کر افطاری کیا اور اسی وقت میں نے اپنے گھر میں بھی افطاری کی

آپؓ کے کتے کا شیر پر غالب آنا

روایت ہے کہ شیخ احمد زندہ شیر پر سوار ہو کر اولیائے کرامؒ کے پاس جایا کرتے تھے اور مہمان بنا کرتے تھے میزبانوں کو آپ کے شیر کے لیے ایک عدد گائے غذا کے طور پر دینا پڑتا تھا ایک روز وہ بغداد آئے اور جناب غوث اعظم کو پیغام بھیجا کہ میرے شیر کے لیے ایک عدد گائے روانہ کریں۔ آپ نے خادم کو حکم دیا کہ ایک عدد گائے روانہ کریں خادم گائے لیکر روانہ ہوا آپ کے در پر ایک لاغر سا کتا پڑا رہتا تھا وہ گائے کے پیچھے ہو لیا جب گائے کو شیر کے قریب کر دیا گیا تو شیخ احمد نے شیر کو اشارہ کیا کہ یہ تیری غذا ہے جب شیر گائے پر جھپٹنے لگا تو اس لاغر کتے نے بڑی پھرتی سے شیر پر حملہ کر دیا اور اس کا پیٹ چاک کر دیا جس سے شیر ہلاک ہو گیا۔ شیخ احمد فوراً حضرت غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حرکت پر نادم ہوئے اور آپ کی دست بوسی کی اسی موقع کے مطابق ایک بزرگ نے فرمایا ؎

سگ درگاہِ جیلاں شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی!

یعنی شاہ جیلانی کے در کا کتا ہو جا اگر تو قرب الہی چاہتا ہے کیوں کہ شاہ جیلانی کے درگاہ کا کتا شیروں پر شرف اور برتری رکھتا ہے۔

خشک درختوں کا پھل دار ہونا

شیخ صالح ابوالمظفر زریرانی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ علی بن الہیتی بیمار ہوئے تو میری زمین پر جو زریران میں تھی ان کی عیادت کے لیے میرے شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے۔ میری زمین میں کھجور کے دو درخت چار سال سے خشک پڑے تھے اور ہم ان کو کاٹنے کا ارادہ کر رہے تھے جناب غوثِ اعظم نے ایک درخت کے نیچے وضو فرمایا اور دوسرے کے نیچے دو نفل ادا کئے تب ہی وہ درخت ہرے بھرے ہو گئے اور اسی ہفتہ ان میں پھل آگیا حالانکہ ابھی کھجوروں کا موسم بھی نہیں تھا میں نے کچھ کھجوریں لے کر شیخ کی خدمت میں پیش کیں آپ نے کھائیں اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تیری زمین تیرے درہم تیرے صاع اور تیرے مویشیوں میں برکت دے۔

نابینا اور برص والے کو اچھا کرنا !!!

روایت ہے کہ ابو غالب فضل اللہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی آپ نے قبول فرمایا اور وقتِ مقررہ پر تشریف لے گئے مجلس میں بغداد کے مشائخ اور علماء جمع تھے دسترخوان بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کے کھانے چن دیئے گئے تھے ایک ٹوکرا جو بندھا تھا لاکر دسترخوان کے ایک طرف رکھدیا گیا حضور غوثِ اعظم مراقبہ میں تھے آپ نے کھانا کھایا اور آپ کی وجہ سے کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ کھانا شروع کرے آپ نے شیخ علی بن الہیتی کو اشارہ کیا کہ وہ صندوق اٹھوا کر یہاں لائیں پھر آپ نے فرمایا اس کو کھولو جب کھولا گیا تو اس میں ابو غالب کا لڑکا تھا جو کہ مادرزاد اندھا اور برص و جذام کے مرض میں مبتلا تھا۔ جناب غوثِ اعظم نے اس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے تندرست ہوکر کھڑا ہو جا لڑکا فوراً تندرست اور بینا ہو گیا اور کھڑا ہوکر دوڑنے لگا

کچھ نہ کھایا۔ شیخ ابوسعید قیلوی نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مردے کو زندہ کرتے ہیں اور مادرزاد اندھے کو بینا اور برص والے کو اچھا کرتے ہیں۔

مسلمان اور عیسائی کے جھگڑے پر مردے کو زندہ کرنا

ایک روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک محلے سے گذرے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں آپ نے سبب دریافت فرمایا تو مسلمان نے کہا یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ حضور غوث الاعظم نے عیسائی سے دریافت فرمایا کہ تم کس وجہ سے حضرت عیسیٰ کو افضل کہتے ہو اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اگر میں مردے کو زندہ کر دوں تو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو تسلیم کرے گا؟ اس نے کہا ضرور پھر آپ نے اس سے فرمایا قبرستان میں کوئی پرانی قبر کی نشاندہی کرے جس کے مردے کو میں زندہ کروں اور وہ مردہ دنیا میں جو پیشہ کرتا تھا اس کے اظہار کے ساتھ اٹھے چنانچہ اس نے ایک پرانی اور بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا قُم باذن اللہ پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکلا یہ دیکھ کر وہ عیسائی مسلمان ہو گیا۔

ملک الموت سے ارواح کا چھڑانا

حضرت شیخ سید ابوالعباس احمد رفاعی سے روایت ہے کہ حضرت غوثِ اعظم کا

شوہر کو زندہ کر دیا جائے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ملک الموت اس روز قبض کی ہوئی ارواح کو لے کر آسمان کی طرف جا رہا ہے تو آپ نے اسے روکا اور فرمایا کہ مجھے فلاں خادم کی روح واپس کر دے تو ملک الموت نے معذرت کی کہ یہ ارواح بحکم الٰہی قبض کر کے لیے جا رہا ہوں میں آپ کو کیسے دے سکتا ہوں پس جناب غوثِ اعظم نے مرتبۂ محبوبیت کی بناء پر قوتِ غوثیت کے ساتھ ملک الموت سے ارواح لے لی تو ارواح متفرق ہو کر اپنے اپنے بدنوں میں واپس چلی گئیں ملک الموت نے حقِ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب تو جانتا ہے کہ تیرے عبد القادر نے مجھ سے یہ روحیں لے لیں تو حقِ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں وہ میرا محبوب اور مطلوب ہے۔

شیخ محمد عارف ابو محمد علی سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی زیارت کے لیے بغداد آیا اور آپ کی خدمت میں ایک عرصہ ٹھہرا رہا پھر جب میں نے مصر کی طرف لوٹنے کا اور مخلوق سے مجرد رہنے کا ارادہ کیا تو آپ سے اجازت مانگی تب آپ نے مجھ سے وصیت کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں اور اپنی دونوں انگلیوں کو میرے منہ پر رکھا اور مجھے حکم دیا کہ ان دونوں کو چوسوں میں نے ایسا ہی کیا آپ نے فرمایا کہ اب تم درست ہدایت یافتہ ہو کر جاؤ میں بغداد سے مصر آیا اور میرا حال یہ تھا کہ نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور میں بڑا طاقتور تھا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت شان کا ذکر

حضرت خضر علیہ السلام کی زبان سے (ماخوذ از بہجت الاسرار)

شیخ پیشوا جمال الدین ابو محمد بن عبد البصری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں " میں ابوالعباس خضر علیہ السلام سے ملا ہوں ان سے میں نے یہ کہا کہ مجھ سے کوئی عجیب واقعہ بیان کرو جو کہ تم پر اولیا کے ساتھ پیش آیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک دن بحر محیط کے کنارے پر گذر رہا تھا جہاں کوئی آدمی وغیرہ نہ تھا پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ عبا پہن کر لیٹا ہوا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ وہ ولی ہے۔ پھر میں نے اس کو پاؤں سے ہلایا تو اس نے سر اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا کہ خدمت کے لیے کھڑا ہو جا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم چلے جاؤ اپنا کام کرو۔ میں نے کہا کہ اگر تم کھڑے نہ ہوں گے تو میں لوگوں میں پکار کر کہہ دوں گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا اگر تم نہ جاؤ گے تو میں ان سے کہہ دوں گا کہ یہ خضر ہیں۔ میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیوں کر پہچانا اس نے کہا کہ تم ابوالعباس خضر ہو۔ بتلاؤ کہ میں کون ہوں؟ میں نے اپنی ہمت اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھائی اور میں نے دل میں کہا کہ اے میرے رب میں نقیب الاولیاء ہوں پھر مجھے آواز آئی کہ اے ابوالعباس تو ان کا نقیب ہے جو کہ تجھ کو دوست رکھتے ہوں اور یہ شخص ان میں سے ہے کہ جس کو ہم دوست رکھتے ہیں۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا کہ اے ابوالعباس کیا تم نے میری باتیں اس کے ساتھ سن لیں۔ میں نے کہا ہاں مجھ کو دعا کا توشہ دو۔ اس نے کہا ابوالعباس دعا تمہارا کام ہے۔ میں نے ضرور کرو کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا نصیب اپنی طرف سے زیادہ دے میں نے کہا اور زیادہ کرو۔ تب وہ مجھ سے غائب ہو گیا اور اولیا مجھ سے غائب ہونے کی طاقت نہیں رکھتے پھر میں نے اپنی طبیعت میں چلنے کی اور طاقت دیکھی تو میں چلا حتیٰ کہ ریت کے بڑے ٹیلہ پر پہنچا۔ میرے دل نے اس کے اوپر چڑھنے کی طرف رغبت دی۔ جب میں اس کے اوپر

جو آنکھوں کو اچک لیتا ہے میں نے اس کا قصد کیا تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک عورت ہے جو سوتی ہے اور ایسی عبا میں لپٹی ہوئی ہے جو کہ اس مرد کے عبا کے مشابہہ ہے جو میرا کبھی مصاحب ہو چکا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پاؤں سے جگاؤں تو مجھے پکارا گیا کہ ادب کر اس سے جس کو ہم درست رکھتے ہیں۔ تب میں اس کے جاگنے تک بیٹھ گیا۔ پھر وہ عصر کے وقت جاگی اور کہنے لگی کہ اس خدا کی تعریف ہے جس نے مجھے زندہ کیا بعد میرے مارنے کے اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ اس خدا کی تعریف کہ مجھ کو اس نے اپنی محبت دی ہے۔ اور اپنی مخلوق سے مجھے وحشی بنا دیا ہے پھر اس نے التفات کیا اور مجھے دیکھا تو کہا اے ابوالعباس تم کو مرحبا اور تم اگر بغیر منع کئے میرا ادب کرتے تو بہتر ہوتا۔ میں نے کہا تم کو خدا کی قسم ہے کیا تم اس شخص کی بیوی ہو؟ کہنے لگی ہاں۔ اس جنگل میں ایک ابدالہ فوت ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس کی طرف بھیجا۔ پھر میں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا۔ جب اس کی تجہیز سے فارغ ہوئی تو وہ میرے سامنے آسمان کی طرف اٹھائی گئی یہاں تک کہ میری نگاہ سے غائب ہو گئی۔ میں نے کہا مجھ کو دعا دو۔ اس نے کہا اے ابوالعباس دعا تمہارا کام ہے میں نے کہا ضرور ہے کہ دعا کرو اس نے کہا کہ پس خدائے تعالیٰ تمہارا نصیب اپنی طرف سے وافر دے۔ میں نے کہا اور زیادہ کرو اس نے کہا کہ جب ہم تم سے غائب ہو جائیں تو ہم کو ملامت نہ کرنا۔ میں نے ادھر خیال کیا تو پھر اس کو نہ دیکھا۔

شیخ ابو محمد نے خضر علیہ السلام سے کہا۔ کہ کیا ان دوستوں کے لیے کوئی مرد یکتا ہے کہ جس کے حکم کی طرف ہر وقت وہ رجوع کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ ہمارے اس وقت میں کون ہیں؟ کہا کہ وہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھ کو شیخ عبدالقادر رضؓ کے حال کی خبر سناؤ کہا کہ وہ فرد الاحباب اور قطب الاولیاء اس وقت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اگر کسی ولی کو کسی مقام پر پہونچایا ہے تو شیخ عبدالقادر اس سے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس حبیب کو اپنی محبت کا پیالہ پلایا ہے تو شیخ عبدالقادر کو بہت خوشگوار پلایا ہے کسی مقرب کو اللہ تعالیٰ نے حال بخشا ہے تو شیخ عبدالقادر کو بہت بڑا ... اپنے اسرار سے وہ سر دیا ہے کہ جس سے وہ جمہور اولیاء سے بڑھ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو اپنا ولی

آئندہ ہوگا وہ قیامت تک ان کا ادب کرے گا رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

ماخوذ از بہجۃ الاسرار، برائے شانِ غوث الوریٰ

شیخ ابومدین رح ۵۶۰ھ میں کہے کہ میں ابوالعباس خضر علیہ السلام سے تین سال ہوئے ملا تھا اور ان سے ہمارے زمانے کے مشائخ مشرق و مغرب کی نسبت پوچھا اور شیخ عبدالقادر رضی کی نسبت میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ امام صدیقین اور حجۃ عارفین ہیں۔ وہ معرفت میں روح ہیں اور اولیاء کے درمیان ان کی عجیب شان ہے ان میں اور مخلوق میں صرف ایک نفس باقی ہے اور تمام اولیاء کے مراتب اس نفس سے علیحدہ ہیں، میں اولیاء کے مراتب کو ان کے اشارہ سے بدلاتا ہوں ، حضرت شیخ ابومدین رح کہتے ہیں کہ میں نے خضرؑ کو آپؓ کے سوا کسی اور کے حق میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا

[بحوالہ بہجۃ الاسرار]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہٗ زیب افزائے سلسلہ عالیہ رشیدیہ و سلسلہ عالیہ جلیلیہ

بحوالہ حقیقتِ گلزارِ صابر ص ۱۰۵ ، ص ۱۰۶

ایک سلسلۂ رشیدیہ حضرت عبدالرشید صاحب شمالی فرزند حضرت محمد اکبر عرف محمد حنیف صاحب موصوف سے مشتق ہو کر حضرت مولانا شمس تبریز صاحب کو پہونچا اور بعد چند واسطوں کے حضرت سید اجمل الجد صاحب سے حضرت ابوالحسن علی ہنکاری رحمتہ اللہ علیہ کو حاصل ہوا اس تسلسل سے حضرت قطب ربانی غوثِ صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ بھی اس کیفیت سے فیضیاب ہیں حضرات اس سلسلہ کے صاحب کیفیت روحِ جذبیہ خدمات نقباء، رقباء، نجباء، ابدال اوتاد، اغیاث، اقطاب پر مامور ہوتے ہیں اور حضرات رجال الغیب بھی کہ شمار میں تین سو گیارہ نفر ہیں اسی سلسلہ سے متعلق ہیں۔

دوسرا سلسلہ جلیلیہ حضرت عبدالجلیل صاحب شرقی فرزند حضرت محمد حنیف صاحب ممدوح سے منفک ہو کر حضرت عبداللہ علمبردار کو حاصل ہوا۔ اور بعد چند واسطوں کے حضرات جوز سراج صاحب سے حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری صاحب موصوف کو پہنچا اس توسل سے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی کریم الطرفین حسنی حسینی رحمتہ اللہ علیہ زیب افزا اس سلسلہ کے ہوئے اور حضرات اس سلسلہ کے مجذوب صاحب کیفیتِ ولایت صفاتی اور کشفِ کونی کے ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد کا ہندوستان میں آنا

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اولادِ مکرم میں سے جو بزرگ ولی براعظم ہندوستان میں تشریف لائے اور یہیں قیام پذیر ہو کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی عظمت کا ذریعہ بنے ان کے نام نامی مختلف کتب اور تذکروں میں یوں ملتے ہیں۔

(۱) حضرت بادشاہِ دوجہاں مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری سلطان الاولیا قطب عالم اغیاث الہند رحمۃ اللہ علیہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت سید عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور حضرت بابا مسعود العالمین شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔ والد محترم کے وصال کے بعد والدہ ماجدہ نے آپ کو عراق سے ہندوستان لے آئیں آپ یہیں فیضیاب و فیض رساں ہوئے مزار مبارک کلیر شریف میں رشکِ جنت ہے۔

(۲) حضرت سید یوسف حاجی الحرمین المعروف بہ حضرت رکن الدین تولا رحمۃ اللہ علیہ گلبرگہ شریف میں آرام فرما ہیں۔

(۳) حضرت سید شاہ قمیص قادری رحمۃ اللہ علیہ سادھورا پنجاب میں ہیں اور آپ ہی کے سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت سید شاہ نورالدین قادری قمیصی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد میں آرام فرما ہیں

(۴) حضرت سید محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ملتانی (ملتان میں ہیں)

(۵) حضرت سید شاہ نورالدین احمد قادری جیلانی ثم کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کشمیر میں آرام فرما ہیں

(۶) حضرت سید شاہ عظمت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ الند شریف میں آرام فرما ہیں آپ کی اولاد میں حضرت سید بانون القادری رحمۃ اللہ علیہ والد بزرگوار حضرت ابوالفتح بندگی بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ ان دو بزرگوں کے مزاراتِ مقدس بالکنڈہ ضلع نظام آباد آندھرا

ڈائرکٹر سٹ ون وسابق معتمد جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں فروکش ہیں۔

(۷) حضرت سید شاہ نورالدین حسین قادری رحمتہ اللہ علیہ احمد آباد گجرات میں ہیں۔

(۸) سید الابدال حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری الحموی ملقب بہ "لاابالی" رحمتہ اللہ علیہ ہیں آپ حماہ سے ہندوستان تشریف لاکر کرنول علاقہ آندھراپردیش میں قیام پذیر ہوئے آپ کے اخلاق حسنہ کرامات اور تعلیمات سے ہزاروں باشندگانِ علاقہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے آج تک آپ کا فیضان جاری اور مزار مبارک کرنول میں مرجع خاص و عام ہے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا عبداللہ ابدال رحمتہ اللہ علیہ کرنول میں آرام فرما ہیں آپ کی اولاد میں حضرت لطیف پاشاہ صاحب موجودہ سجادہ نشین ہیں، حضرت لاابالی رحمتہ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے حضرت سید شاہ موسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ بیجاپور میں تیسرے صاحبزادے حضرت سید شاہ محی الدین ثانی رحمتہ اللہ علیہ جن کا لقب پیر شاہ قادری تھا آپ مادر زاد ولی تھے والد ماجد کے انتقال کے بعد حیدرآباد آکر قیام پذیر ہوئے آپ کی اولاد میں حضرت سید شاہ موسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ قطب وقت مشہور عام ہیں ان دو بزرگوں کے مزاراتِ مقدس درگاہ حضرت موسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ سے موسوم و مشہور علاقہ میں واقع ہے۔ حضرت سید شاہ موسیٰ قادری رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ میر غلام علی شاہ قادری و موسوی رحمتہ اللہ علیہ عالم بے بدل اور فقیر کامل گذرے ہیں آپ کی تصانیف مشکوٰۃ النبوت ہشت جلد، دُرالدارین اور لطائف لطیف وغیرہم مشہور عالم ہیں ہزاروں سالکین بشمول حضرت شاہ افضل بیابانی رحمتہ اللہ علیہ آپ سے فیض یافتہ ہیں حضرت کے برادر خورد حضرت سید حسینی پاشاہ صاحب قادری و موسوی رحمتہ اللہ علیہ بڑا بزرگ اور فقیر کامل ہوئے ہیں آپ ہی سے سلسلہ موسویہ قادریہ آج تک جاری و ساری ہے حضرت لاابُالی ـ رحمتہ اللہ علیہ کے چوتھے صاحبزادے حضرت سید شاہ طاہر قادری رحمتہ اللہ علیہ

چراغ حضرت مولانا سید کاظم پاشاہ صاحب قادری وسوسوی شہرت عظیم کے مالک ہیں

(۹) شاہ ابدال غوث ثانی حضرت سید شاہ میراں حسینی بغدادی حموی رحمتہ اللہ علیہ ہیں مزار مبارک لنگر حوض حیدرآباد میں اپنی کرامتوں کے لیے مشہور ہے۔ آپ حضرت لاابالی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ہی تشریف لائے تھے آپ کی اولاد میں سے آج بھی سجادہ نشین ہیں۔

(۱۰) حضرت سید شاہ رفیع الدین احمد المقلب بہ غریب نواز ہیں آپ بھی حماہ سے ہندوستان تشریف لائے اور حیدرآباد کے قلعہ گولکنڈہ کے باہر گارکی ٹیکری پر قیام پذیر ہوئے وہیں مزار مبارک ہے اور فیض جاری ہے۔

(۱۱) عارف ربانی قطب زماں حضرت سید شاہ حماد جلال الدین جمال البحر معشوق ربانی رحمتہ اللہ علیہ ہیں آپ بھی بغداد سے ایام شباب میں دکن تشریف لائے اور ورنگل آندھرا میں قیام پذیر ہوئے اور وہیں مزار مبارک مشہور عام ہے آپ کی اولاد آج بھی ورنگل اور حیدرآباد میں فیض بخش ہے۔

(۱۲) حضرت سید شاہ اسمٰعیل قادری رحمتہ اللہ علیہ بھی حضور غوث پاک کی اولاد پاک میں سے دکن تشریف لاکر بمقام نیلور ضلع گلبرگہ قیام پذیر ہوئے شاہان بیجاپور اور امراء و عوام آپ سے فیضیاب ہوئے مزار مبارک وہیں مرجع فیض ہے

(۱۳) حضرت سید شاہ اسحٰق قادری رحمتہ اللہ علیہ بھی بغداد سے دکن تشریف لانے والے ہیں کرنول۔ علاقہ آندھرا میں قیام پذیر ہوئے یہیں مزار مبارک مرجع خلایق ہے۔

(۱۴) حضرت سید شاہ یوسف حاجی الحرمین المعروف بہ رکن الدین تولا رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں حضرت میراں سید شاہ ابوالحسن بیجاپوری رحمتہ اللہ علیہ اپنے ہم عصر اولیا میں مشہور و معروف ہیں اگرچہ آپ بغداد سے راست آنیوالوں میں شامل نہیں ہیں لیکن ایک ہی دور میں ہم عصر ہونے کی وجہ مشکوٰۃ النبوت کے مولف حضرت سید شاہ غلام علی شاہ قادری وسوسوی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو دیگر چھ بزرگان محترم کے ساتھ شامل کر کے سبعہ قادری کے نام سے موسوم کر کے ان سب کا تذکرہ تحریر فرمایا ہے حضرت سید شاہ ابوالحسن بیجاپوری رحمتہ اللہ علیہ کے برادران مکرم میں حضرت میراں سید مصطفٰے قادری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت میراں سید قاسم بیجاپوری رحمتہ اللہ علیہ مشہور ہیں اور اسی خاندان کی اولاد میں شہر حیدرآباد میں

اور آپ کی اولاد میں حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری المعروف بہ رشید پاشاہ صاحب قادری امیر جامعہ نظامیہ و معتمد مجلس علما ئے دکن مشہور و مایہ ناز عالم دین ہیں۔

حضرت میراں حبیب اللہ صاحب قادری تخت نشین رحمتہ اللہ علیہ کے موجودہ سجادہ نشین صدر جمعیتہ العلماء و جمعیتہ الصوفیہ حضرت مولانا محمود پاشاہ صاحب قادری ہیں واضح باد کہ اسی سلسلہ میں بعنوان " پیران پیر کی اولاد ہندوستان میں "، تحقیق اور سواد کی فراہمی کا کام چند مخلصین کے تعاون سے جاری ہے حضور کے وابستگان اس سلسلہ میں درکار و مطلوب معلومات سے اس مولف کو مطلع فرمائیں اور کرم فرمائیں تو ایک مستقل کتاب کی ترتیب و پیشکش ممکن ہو سکے گی۔

مذکورہ مکرم بزرگوں کے علاوہ چودھویں صدی ہجری کے دوران ہندوستان و پاکستان میں تشریف لانے والے بزرگوں میں مختلف حوالوں سے یہ نام بھی ملتے ہیں۔ (۱) حضرت پیر جمال الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار مبارک بمبئی میں ہے (۲) حضرت ابو النصر صاحب رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار مبارک کراچی پاکستان میں ہے (۳) حضرت سید محمد قادری صاحب رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار مبارک خطہ صالحین ناملی میں ہے (۴) حضرت سید مرتضی قادری رحمتہ اللہ علیہ حماہ سے دکن تشریف لاکر پھر واپس تشریف لے گئے وابستگان یہاں موجود ہیں (۵) حضرت سید ابراہیم سیف الدین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ بمبئی میں کچھ عرصہ مقیم ہوکر واپس بغداد تشریف لے گئے یہاں ہزاروں وابستگان موجود ہیں آپ کے خلیفہ مکرم حضرت ابو الفضل سید محمود قادری صاحب مدظلہ صدر نشین معارف اسلامیہ ٹرسٹ حیدرآباد میں فیض بخش ہیں اور سلسلہ جاری ہے (۶) حضرت پیر نجم الدین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید ابراہیم سیف الدین گیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے نور نظر ہندوستان بالخصوص حیدرآباد میں بارہا جلوہ افروز ہوئے ہزاروں وابستگان موجود ہیں آپ کے دو خلفاء حضرت نواب ابراہیم خلیل صاحب صدر عالمی الگیلانی سوسائٹی حیدرآباد میں فیض بخش ہیں دوسرے خلیفہ حضرت کرنل محمد غوث صاحب قادری ہیں حضرت پیر نجم الدین رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک کراچی پاکستان میں ہے (۷) اب آپ کے نور نظر حضرت پیر سید سلمان گیلانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کراچی میں رونق افروز ہیں

[illegible] عالمی الگیلانی سوسائٹی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ھو القادر

شانِ غوث الوریٰ

منظوم حصہ

پیشکش، شاعرِ اہلِ سنت والصوفیہ،

محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری

خانقاہِ صابریہ عارف نگر علاقہ میدک

ہمارے محسن و کرم فرما جناب منعم صدیقی صاحب
سفائر نامن پرنٹنگ پریس کاچیگوڑہ اور امیر الڈ آفسیٹ پرنٹنگ پریس ملے پلی کے
پروپرائٹر مستحق ستائش ہیں کہ جذبۂ عقیدت سے شانِ غریب نواز کے ٹائٹیل کے
علاوہ شان غوث الوریٰ کے بیرونی ٹائیٹل اور تمام کتاب کی طباعت و جزبندی کا
کام مراعات کے ساتھ مکمل کر کے احسان کیا ہے دعا ہے کہ دونوں پریس مزید ترقی اور
اور نیکنامی حاصل کریں۔ فیمس بلاک میکر کے مایہ ناز پروپرائٹر جناب شریف بھائی صاحب
بھی تعریف کے مستحق ہیں کہ دونوں ٹائیٹل کے بلاک عقیدت اور مہارت کے ساتھ تیار کیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی یہ تیری رحمت ہے — تیرے پیاروں کی دل میں الفت ہے

ہے تو ایمان میں وہی کامل — جس کے دل میں نبی کی عظمت ہے

تو نے ممتاز کر دیا اُس کو — غوث و خواجہ سے جسکو نسبت ہے

تیرے ولیوں کا مل گیا دامن — میری دولت یہی تو دولت ہے

تیری خوشنودی جس کا حاصل ہے — تیرے محبوب کی وہ سنت ہے

تو ہے ماں باپ سے سوا مونس — تیرے قربان یہی حقیقت ہے

تو نے قرآن دے دیا ہم کو! — اس میں حکمت ہے اور ہدایت ہے

اس میں پیدا کیا ہمیں تو نے — تیرے محبوب کی جو امت ہے

تیرا جلوہ ہر ایک شے میں ہے — یعنی کثرت میں تیری وحدت ہے

تو غفور و رحیم ہے مولیٰ — معاف کرنا ہی تیری عادت ہے

نیک بندوں کے واسطے یارب — تیری مرضی ہے، تیری جنت ہے

جن سے ہیں پر امید ہم عاصی — وہ فقط اعتبارِ رحمت ہے
ہم تو عفو و کرم کے سائل ہیں — یہ عبادت کوئی عبادت ہے
جن کو غرّہ ہے کچھ عبادت پر — حشر میں دیکھنا ندامت ہے
ہم گنہگار جس پہ ناز کریں — تیرے محبوب کی شفاعت ہے
اس لیے ان کے آستاں پہ گئے — تیرے ولیوں کو تجھ سے قربت ہے
ان کی تعظیم پر ہے تہمتِ شرک — تو ہی اک لائق عبادت ہے
تیرے جلووں کا ہے وہ دل مرکز — تیرے پیاروں کی جس میں اُلفت ہے
دل رہے تیرے ذِکر سے آباد — مجھ کو اس چیز کی ضرورت ہے
تیرے پیاروں کی مدح میں ہو بسر — زندگی کی یہی مسرت ہے
ان کے رستے چلا مرے مالک — جن کے دامن میں تیری نعمت ہے
ان کو توفیق نیک دے یارب — جن کی عقلوں میں بدعقیدت ہے
دیکھے ثاقب ترے حبیب کا در — بس یہی ایک اُس کی حسرت ہے

نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح فلک پر وہ چاند ہے ستاروں میں
حشر میں رہینگے آپ اپنے جانثاروں میں

ہے اُنہی کے صدقے میں ان کے حُسن کی رونق
اُنکا حُسن بٹتا ہے سارے گلعذاروں میں

اُن کے پائے اقدس کا نور جھلملاتا ہے
مُشتری میں زہرا میں چاند میں، ستاروں میں

اُن کی نعت کے نغمے کس قدر رسیلے ہیں
ساری جوئباروں میں سارے آبشاروں میں

چاند سورج و حیوان وہ شجر حجر پانی
آپکی اطاعت کی آپکے اشاروں میں

آپکی نگاہوں نے کر دیا اُنہیں مہتاب
لوگ وہ جو رہتے تھے خشک ریگزاروں میں

کہدیا ہے مالک نے اُنکی کچھ نہیں پرسش
جو ہیں ان کے دیوانے دور تک قطاروں میں

کون ہے جو للکارے میری فکر رہتی ہے
حمد کی فصیلوں میں نعت کے حصاروں میں

کائناتِ عالم کے آپ محسنِ اعظم
آپ ہی کا چرچا ہے خلد کی بہاروں میں

آپکے صحابہ بھی اولیائے عالم بھی
عرش کے ملائک بھی ان کے جانثاروں میں

وہ اویس قرنیؒ بھی غوثؒ اور خواجہ بھی
صابر و نظام الدین انکے بادہ خواروں میں

رحمتِ دو عالم کا گھر ہے گنبدِ خضرا
رحمتوں کے حامل ہیں اولیا مزاروں میں

منظومہ، غلام ازل محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری عفی عنہ

تضمین بر مصرعہ ہائے مناقب بشان حضور غوث اعظم رض، فرمودہ اولیائے کرام رحمہم اللہ اجمعین

قطعہ از حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ جو حضور پیران پیر رض کے روضہ مبارک میں مرقوم ہے۔

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است　　سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم　　نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

غوث فریاد رو غنانم شاہ عبدالقادر است

غم گسار دل فگارم شاہ عبدالقادر است

باعث صبر و قرارم شاہ عبدالقادر است

راست می گویم بجانم شاہ عبدالقادر است

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است (دونوں دنیا کے بادشاہ حضرت شیخ عبدالقادر ہیں)

ہیں نگاہ اولیا میں وہ قدم میمنت

دونوں عالم کے وہی سلطانِ عالی مرتبت

ہم غلامانِ ازل تو اس تصور سے ہیں مست

ہے زبانِ اولیاء پر آپکی یہ منقبت

سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است

اولیاء کے حال پر ہے آپ کا لطف و کرم
ہے غلامی پر تمہاری نازاے بحرِ کرم
ہاتھ باندھے بھیک لیتا ہے ہر اک حسن صنم
آپ کے قبضہ میں ہیں سب کھا کے کہتا ہوں قسم
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
(سورج چاند، عرش و کرسی و قلم)

نازشِ محبوبیت ہو محسنِ انسانیت
آپ پر اترا رہی ہے قطبیت اور غوثیت
شہپرِ جبریل پر فائز ہوئے روزِ الست
آپکی نسبت کی مے پی کر ہوئے لاکھوں ہی مست
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است
(نورِ اعظم کے قلب کا نور حضرت شیخ عبدالقادر ہیں)

تضمین بر مصرعہ ہائے حضرت ابوالمعالی رحمتہ اللہ علیہ

میرا مقصد مدعا ہرگز نہیں نقدِ درم
بس یہی ہے التجا رکھ لیجیئے ھر جا بھرم
ہے تمنا آرزو سب طالبِ نقشِ قدم
تاکہ مل جائے مجھے دریوزۂ چشمِ کرم
با سگان کوئے او عقدِ محبت بستہ ام
(ان کی گلی کے کتوں سے دوستی کر لیا ہوں)

ہے غلاموں کیلئے ان کی عطا ان کا کرم
دیکھ کر الطاف ان کے دور ہو جاتے ہیں غم
آپ ہی سے ہے ہماری کامرانی کا بھرم
التجا بس اتنی ہے اے مالکِ عرب و عجم
"رو مکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم"
(میری طرف سے چہرہ کو نہ پھیرئیے کہ میں بیدل خراب و ابتر ہوں)

اے علی کی شان والے مظہر حسن اتم
اے فروغ دیدہ و دل رونقِ شمع حرم
ہے زبان عاجز ہماری کیا کریں فریاد ہم
خود ابوالمعالی بھی کہتے ہیں یہی با چشم نم
"رحمتے بر روئے گرد آلودہ و چشم ترم"
(میرے گرد آلود چہرہ اور نمناک آنکھوں پر رحم فرمائیے)

میرے آقا ہیں بلاشک مالکِ جود و کرم
اڑ رہا ہے دو جہاں میں اُن کی عظمت کا علم
اب نہیں ہے میرے دل میں کوئی فکر بیش و کم
بیکسی کا اب کہاں آئے گا میرے پاس غم
"تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم"

مشعل راہ ہیں ہمارے آپ کے نقشِ قدم
دامن نسبت سے ہے قایم ہمارا سب بھرم
اے نبی کے لاڈلے! اے مالک جاہ و حشم
غرق ہے مدح سرائی میں جہاں کا ہر قلم
ہم عرب شد ہم عجم صیدِ تو اے تُرک عجم
(اے ترک عجم سارا عرب و عجم تمہارا شکار بن چکا ہے)
اُن کے آگے سرنگوں ہیں ساری دنیا کے صنم
دست بستہ ان کے در پر سب عرب سارا عجم
مرحبا صد مرحبا اے نازشِ شمع حرم
آپ کی عظمت کے آگے اولیا کے سر ہیں خم
ہست دائم در طوافِ کعبۂ کویش دلم
(میرا دل ہمیشہ ان کی گلی کے کعبہ کے طواف میں رہتا ہے)
کعبۂ ارمان دل ہے آپ کا نقشِ قدم
آپ کا پر نور چہرہ رونق باغِ ارم
مرحبا سرکار تو ہیں ابنِ مسجودِ حرم
آپ کی دہلیز پر رکھ کر جبیں کہتے ہیں ہم
ذرّہ صدق و صفا این است حجِ اکبرم

آپ ہی مہرِ عرب ہیں آپ ہی ماہِ عجم
آپ کے آگے ہر اک غوث و قطب کا سر ہے خم
آپ کے لطف و کرم سے ہے غلامی کا بھرم
کہہ رہا ہوں اپنے سر پر آپ کا رکھ کر قدم

"از رہ فقر و فنا گوئی شہ بحر و برم"

(تو یہ کہہ سکتا ہے کہ فقر و فنا کے راستے میں بحر و بر کا بادشاہ ہوں)

میں ازل سے آپ ہی کا ہوں غلام بے درم
آپ کی نسبت سے باغ دل بنا رشکِ ارم
آپ کی دہلیز کے دربان ہیں لطف و کرم
اولیاء و اصفیا بھی مل کے کہتے ہیں بہم

"الکرم یا غوثِ اعظم بالتّرحم الکرم"

(یا غوثِ اعظم رحم فرمائیے کرم فرمائیے)

عبد قادر کیلئے قدرت کا ہے یہ بند و بست
اولیا و اصفیا بھی ان کے ہیں دامن بدست
سرنگوں ہے آپ کے آگے ہر ایک دانائے وقت
اہلِ دل اہلِ نظر اہلِ محبت سب ہیں مست

"زانکہ از حسن مصطفےٰ را راحت و ریحانی است"

(اس لئے کہ حسن و جمال سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مسرت و تسکین ہے)

اُن کی عظمت جانتے ہیں سب ملک نوری بدن
ان کی روحِ پاک تھی معراج میں محوِ سخن
ان پہ صدقے ان پہ قربان سب گلاب وسب سمن
کیوں نہ کردے ساری دنیا ان پہ قربان جان و تن
ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حسن حسنؓ؛

(ان کے چہرہ سے ہر دم حضرت امام حسنؓ کا حسن جلوہ گر نظر آتا ہے)

آپ کا حسنِ تصور ہے، تمنا کا امام
آپ کے ہاتھوں ہمارے قلب و جاں کی ہے زمام
میرے آقا آپ کی خدمت میں ہے عرض غلام
کوچۂ دل میں کبھی آئے نظر حسن خرام
می نہم گریاں رخِ خود بر درت ہر صبح و شام

(ہر صبح و شام میں اپنے روتے ہوئے چہرہ کو انکی دہلیز پر رکھتا ہوں)

ذاتِ اقدس مرحبا ہے فائز عرشِ بریں
جو کرے انکارِ عظمت ہے یقیناً وہ لعین
آپ وہ محبوب ہیں جس کا کوئی ثانی نہیں
ناز کرتے ہیں سبھی جن و بشر اہلِ زمیں
سرو بستانِ حسنؓ آں سرورِ دنیا و دیں

یا قطب یا غوثِ اعظم یا شہِ دُنیا و دیں
تم علیؓ و فاطمہؓ حسنینؓ کے بھی نازنیں
آپ کے در پر خمیدہ اولیا کی ہے جبیں،
اس تصور سے ہمارے دل کی دنیا ہے حسیں
"پیر پیرانِ پیرمن محبوب رب العالمین"
(میرے پیر تمام پیروں کے پیر اور رب العالمین کے محبوب ہیں)

میں ہوں عاصی پُر معاصی لاج رکھ لیجے مری
پردہ پوشی ہے تمہارا وصف اے ابن علیؓ
سر خمیدہ ہے ہماری زندگی اور بندگی
عرض کرتے ہیں بصدِ عجز و وفا یوں اک ولی
"چیست در پیش کرمہائے تو جرم غربتیؒ"
(آپکی مہربانیوں کے آگے غربتیؒ کے جرم کی کیا حیثیت ہے ؟)

حضرت نور اللہ سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے مصرعوں پر تضمین

اُن کے ادنٰی سے غلاموں کا بھی ہے اونچا بھرم
ان کی مرضی سے بدل جاتے ہیں خود لوح و قلم
مرتبہ ان کا بیاں کیا کرسکیں ہے کس میں دم
ساری دنیا کے قلم مل کر یہ کہتے ہیں بہم
"گر رقم گردد ہنوز از عشر عشریں است کم"

پُشت پر جب آپ ہوں پھر کیا ہیں فکر و الم
رِشتۂ نسبت نے رکھا ہر جگہ اپنا بھرم
زینتِ قلب و نظر ہیں آپ کے نقشِ قدم
ناخدا جب ہیں ہمارے نازشِ عرب و عجم

"ہاں ز طوفانِ معاصی کشتیٔ ما را چہ غم"

(ہاں گناہوں کے طوفان سے ہماری کشتی کو کوئی غم نہیں)

دامن غوث الوریٰ جب ہاتھ میں رکھتے ہیں ہم
دستگیری کو ہماری ساتھ ہے اُن کا کرم
اہلِ کشتی کو نہ تھا منجدھار کی تیزی کا غم
جب پکارے ہیں مرے سرکار کو مل کر بہم

"ناخدا شد غوث اعظم شد مدد زو دمبدم"

(جب غوث اعظم ناخدا بنے تو ہر وقت انکی طرف سے مدد ملتی ہے)

ہاں وجود پاک ہے ان کا نبیؐ کے بر قدم
اُن کے مولا کا ہے ان کے ساتھ سب فضل و کرم
حشر کے میدان میں دیکھیں گے سب ان کا حشم
انبیا بھی یوں کہیں گے دیکھ کر شانِ اتم

"غوث اعظم را ببیں با نبیؐ زیر علم"

قادری بن کر ہوئے بیشک بلند اقبال ہم
قادری نسبت سے ہے دونوں جہاں میں کبھی بھرم
عجز اور منّت کو رکھ کر سر یہ کہتا ہے قلم
اور زمانہ کھا کے کہتا ہے صداقت کی قسم
"شیخ محی الدین ندارد ثانیٔ خود نیز ہم"
(حضرت شیخ محی الدین خود اپنا ثانی نہیں پاتے)

اولیا سارے کریں گے آپ کی نسبت پہ فخر
آپ کے محتاج بن کر آئیں گے شاہانِ عصر
آپ کا فیضان بنے گا رحمتِ رحماں کا ابر
آپکو دیکھے گی اس دم ساری خلقت مثلِ بدر
"غوثِ اعظم غوثِ اعظم جملہ گویند اہل حشر"
(سارے اہل محشر کہیں گے وہ دیکھو غوثِ اعظم ہیں غوثِ اعظم)

حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مصرعوں پر تضمین!

اے شہنشاہِ طریقت اے خبیرِ معرفت
آپ کی ذاتِ مقدس تاجدارِ غوثیت
آپ ہی کے اختیارِ فیض میں ہیں شش جہت
کہہ رہا ہے اک غلامِ مبتلائے معصیت
"نیست در ہر دو جہاں ملجائے من جز درگہت"

مرحبا صد مرحبا ہو فیضیابِ لامکاں
انبساطِ قدسیاں و نازشِ کرّوبیاں
آپ کو رب نے بنایا بادشاہِ دوجہاں
رحمتِ عالم کے مظہر عاصیوں پر مہرباں

"دستگیر بیکساں و حامیٔ بیچارگاں"
(آپ بیکسوں کے دستگیر اور مجبوروں کے حامی ہیں)

سرورِ کُل اولیا ہیں آپ جانِ عارفاں
وسعتِ کونین میں ہے آپ کا سکّہ رواں
آپ کی عظمت کا قائل دل سے ہے سارا جہاں
جن ملک انسان سب ہیں آپ کے رطبُ اللساں

"قطب اقطاب زمان و شاہباز لامکاں"
(آپ قطب والاقطاب بھی ہیں اور شاہباز لامکان بھی)

ان کی عظمت دیکھ کر ابلیس ہے اندوہگیں
ان کے پاؤں سے لپٹ کر فخر کرتی ہے زمیں
ہیں ہمارے جان و دل ان کی عنایت کے رہیں
ناز کرتی ہے غلاموں کے ہر اک دل کی جبیں

"ہست محی الدین سید تاج سردار یقیں"

آپ کی نظرِ کرم ہے دولتِ صدق و یقیں
آپ کے انوار سے روشن عقیدت کی جبیں
اس غلامِ بے نوا کے آپ ہی ہیں دل نشیں
آپ کی ہستی سحابِ رحمۃ اللعالمیں
"وز کرم ہایت نگہ کن بر گناہ من مبیں"

(اپنی عنایتوں کو پیش نظر رکھئے میرے گناہوں کو نہ دیکھئے)

دستگیرِ دو جہاں ہیں مظہرِ نورِ مبیں
آپ کے در پر جھکی ہے ہر زمانے میں جبیں
وہ بلند اقبال ہیں تم جن کے دل میں ہو مکیں
آپ سے کہتے ہیں سب انسان بر روئے زمیں
"مہربانِ بیکساں نائب شفیع المذنبیں"

(آپ بیکسوں پر مہربان اور حضور شفیع المذنبین کے نائب ہیں۔)

دین نے دی ہے گواہی آپ ہی ہیں محی دیں
پرتوِ انوارِ حضرت رحمۃ اللعالمیں
آپ کے فیضان کا شاہد ہے خود چرخِ بریں
اپنا سر فرطِ عقیدت سے سبھی اربابِ دیں
"زیر پایش می نہند از حکم رب العالمیں"

اے شعاعِ تابدار و رونق دینِ متیں
دو جہاں کی وسعتیں ہیں آپ کے زیرِ نگیں
آپ محبوبِ خدا اور مصطفےٰ کے نازنیں
دیکھ کے عالم کھڑا ہے آپ کے در پر جبیں
"الکرم یا بازاشہب یا الکرم یا محی دین"
(اے بازاشہب والے محی الدین ہم پر مہربانی فرمائیے)
میرے ہاتھوں آپ کا دامن ہے کوئی غم نہیں
میری قسمت کی ہوئی ہے آپ سے روشن جبیں
نورِ عینِ مصطفےٰ جب آپ ہیں دل میں مکیں
حضرت ملتانی کہتے ہیں بصد ناز و یقیں
"می فروشد از رہت از صدقِ دل ایمان و دیں"
(صدقِ دل سے دین و ایمان کو آپکی راہ میں فروخت کرتا ہے)
چہرۂ پر نورِ حضرت ہے بلاشک ماہ وش
آرزو رکھتے ہیں جس کی اہلِ عرش و اہلِ فرش
آپ کی خاکِ کفِ پا اولیا کی تاج بخش
آپ کی عظمت کا ہر اک قلبِ مومن پر ہے نقش
"نور گلزارِ حسین آں جوئبار رحمتش"

آپ سے سرکار اس کونین کی محفل سبھی
کشتیٔ دینِ نبیؐ بیچ کے ساحل سے لگی
آپ کا ارشاد ہے سازِ سرودِ سرمدی
آپ کو کہتے ہیں یوں سارے غلامانِ نبیؐ
"ثمرۂ شجرِ نبیؐ و میوۂ باغِ علی"
(آپ نبیؐ کے درخت کا ثمرہ (پھل) اور حضرت علی کے باغ کا میوہ)

حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قطعہ اور رباعی کے مصرعوں پر تضمین

آپ کی عظمت کے آگے سب کی ہر گردن جھکی
آپ کے فیضان پر اترا رہی ہے بندگی
آپ کی ممنونِ احساں ہے ہماری زندگی
مقتدائے اولیا بھی تم سے کہتے ہیں یہی
"یا محی الدین ترحمنا بلطفٍ واسعٍ"
(اے محی الدین اپنے بے پایاں لطف و کرم سے ہم پر رحم فرمائیے)

آپ مختارِ مشیت منزلِ لوح و قلم
رمزِ او ادنیٰ کے واقف منبعِ علم و حلم
اے شہنشاہِ ولایت واصلِ نورِ قدم
آ رہا ہے یہ غلاموں کی زباں پر دمبدم
"انت کافی کل مقصودٍ بانواعِ الکرم"

شانِ قادر آپ ہیں اے مظہرِ اجلالِ حق
آپ کا ہر قول بے شک دولتِ اقوالِ حق
آپ کے صدقے مقدر ہو گئے اعمالِ حق
آپکی لاکھوں کرامت بن گئیں امثالِ حق

"دزد و رہزن را بیک دم ساختی ابدالِ حق"

(چور اور ڈاکو کو آپ نے آن واحد میں ابدال کے مرتبہ پر فائز فرمادیا)

اے شہِ جن و لبشر اے والیٔ عرب و عجم
ہیں ولایت کے گہر سب آپ کے زیرِ قدم
ہم غلامانِ ازل ہیں سائلِ لطف و کرم
اُمتِ مسلم کے دل سے دور ہوں سب رنج و غم

"اے شہِ دُنیا و دیں برحالِ ماہم کن کرم"

یہ مشہور رُباعی جو زبان زدِ خاص و عام ھے

اسکے ھر مصرعہ پر پندرہ پندرہ بند موزوں ھوئے ھلیں۔

حق تعالیٰ کے مقرب اولیا کے ہیں امیر
ہیں زمانے میں مسلم آپ ہی پیروں کے پیر
آپکی ذاتِ مقدس ہے بلاشک بے نظیر
فکر ہے میری تمہارے ہی خیالوں میں اسیر

"یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر"

آپ سے راضی بیشک ہے آپ کا ربّ قدیر
کشورِ کونین میں ہیں رونق افزائے سریر
ناز کرتے ہیں غلامی پر تمہاری سب امیر
بالیقین کونین میں ہیں آپ سرور کے وزیر
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

بے سہاروں کے سہارا بے کسوں کے دستگیر
بادشاہوں کی تمنا سب امیروں کے امیر
اے علیم کُن فکاں! مظہرِ ربِّ قدیر
حکم دیں گر آپ پتھر سے ابل آئے گا شیر
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

ربِّ اکبر کی عطا ہے آپ کا وصف کبیر
بادشاہِ وقت ہے دہلیز کا ہر اک فقیر
المدد یا غوث کہہ کر ہو گئے روشن ضمیر
بن گئے ہیں پیر لے کر دامنِ پیرانِ پیر
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

مصطفےٰ کے لاڈلے ہو اے مسیحائے زماں
آپ ہیں محبوب سبحاں اس میں کس کو ہے گماں
آپ کی نظروں میں بے شک راز قدرت ہیں عیاں
آپ کو رب نے بنایا عظمتوں کا آسماں
یا قطب یا غوث اعظم یا ولی یا روشن ضمیر

آپ ہیں ابن حسن اور آپ ہیں آل حسین
آپ ہیں محبوبِ ربّ المشرقین و مغربین
قلب ہر عارف و کامل کے ہیں روشن تم سے نین
بیقراروں کے دلوں کو آپ سے ملتا ہے چین
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

آپ کی اولاد سے یہ سرزمیں روشن ہوئی
قادری فیضان کی پھیلی ہے ہر سو روشنی
آپ پر نازاں ہیں ہم چشتی نظامی صابری
ہیں ہیرہ آپ کے مخدوم صابر کلیری
یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر

موت ہو یا زندگی ہر ایک ہے در کی کنیز
ربّ اکبر آپ کی مرضی کو رکھتا ہے عزیز
آپ کو رب نے بنایا راز قدرت کا رمیز
آپ کے فیضان نے دی خوش عقیدت کی تمیز
"یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر"

بے سہاروں کے سہارا بیکسوں کے دستگیر
بادشاہوں کی تمنا سب امیروں کے امیر
اے علیم کن فکان مرضیٔ ربّ قدیر
حکم دیں گر آپ پتھر سے اُبل آئے گا شیر
"یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر"

ذاتِ حق میں اس طرح خود کو چھپایا آپ نے
خضر کو بھی محوِ حیرت کر دکھایا آپ نے
قُم باذنی کہہ کے مُردوں کو جلایا آپ نے
قبر میں سوئے ہوئے مردے اٹھایا آپ نے
"یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر"

آپ کی گفتار میں سرکار کی تنویر تھی
سینکڑوں ہی جاں بحق ہوتے عجب تقریر تھی
آپ کے جسم مثالی کی عجب تعبیر تھی
پتے پتے پر تمہاری یا قطب تصویر تھی
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

آپ کے در آکے چوروں نے ولایت پالیا
اللہ اللہ کس قدر اونچا ہے رتبہ آپ کا
ہیں نبی کے اولیا میں آپ سرا ولیا
آپکی یہ شان، شانِ فخر و نازِ اولیا
یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر

رب کے معشوق اور محبوب کرم سب آپ ہیں
پھر کہاں طوفان کا ڈر ناخدا جب آپ ہیں
ہم غلاموں کے تصور سے جدا کب آپ ہیں
شیخ اکمل آپ ہیں اور بازِ اشہب آپ ہیں
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

آپ کے فیضان سے ہے آب وتابِ اولیاء
آپ کے آگے ہیں خم سارے رقابِ اولیا
نغمہ زن ہے آپ سے اب تک ربابِ اولیا
چہرۂ پرنور ہے روشن کتابِ اولیا
" یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر "

ربِّ اکبر کی عطا ہے آپ کا وصف کبیر
بادشاہِ وقت ہے دہلیز کا ہر اک فقیر
المدد یا غوث کہہ کر ہو گئے روشن ضمیر
بن گئے ہیں پیر لے کر دامنِ پیران پیر
" یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر "

نعمتِ اولاد سے وہ شخص جو محروم تھا
اولیا سے سُن کے محرومی کو وہ مغموم تھا
غوث تک آیا کہ وہ مختار ہیں معلوم تھا
دے دیا بیٹا اسے جو خارج مقسوم تھا
" یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر "

اللہ اللہ آپ کا وہ علم بھی کیا علم تھا
جس کا مبدا اور مرکز تھا فقط فضلِ خُدا
جس کو اپنے علم پر غرّہ بھی تھا اور ناز تھا
ابن جوزی آپ کی عظمت کا قائل ہو گیا
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

رشک کے قابل ہے بیشک یہ ہمارا گلستاں
مرحبا ہیں غوثِ اعظم اس چمن کے باغباں
آپ کی نسبت بھری منجدھار میں ہے بادباں
ہم غلامانِ ازل سب مطمئن ہیں شادماں
یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر

ہے ولایت آپ کی بعد نبوت بے نظیر
ہے زمانے میں کہاں ایسی کرامت کی نظیر
مہرباں ہے شادماں ہے آپ پر ربِّ قدیر
رکھتے ہیں وزرا وزیراں در پہ تمہارے سب فقیر
بندہ ام وا ماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

جب مرے سرکار ہیں محبوبِ سبحاں دستگیر
پھر کہاں آئے گا دل میں کوئی خوفِ دار و گیر
میں درِ سلطانِ دو عالم کا ہوں ادنیٰ فقیر
ہے انہی کے تذکرہ میں یہ زباں میری اسیر
بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

عبد قادر کا ملا فیضان ہم کو مرحبا
قادری گلشن رہے گا یہ قیامت تک ہرا
ان کی چشمِ ناز نے ہر ایک کا دامن بھرا
میری قسمت دیکھئے کہ ہے وظیفہ یہ میرا
بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

سارے عالم میں نہیں ہے آپ کی مثل و نظیر
مقتدائے اولیا ہیں حاملِ لطفِ قدیر
اولیا و اصفیا و اتقیا کے ہیں امیر
در پہ آ کہتے ہیں یہ غوث و قطب مثلِ فقیر
بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

آپ کی خدمت میں آتے بن کے اِنساں ماہ وسن
آپ کی دہلیز کے دربان تھے سب فکر وفن
آپ کی مجلس میں آتے جن مَلک نوری بدن
سب یہی فریاد کرتے تھے باندازِ سخن
کہ بندہ ام درماندہ ام جُز تو ندارم دستگیر

سارے زاہد اور عابد سارے عالم اور ولی
ہر شہنشاہ بادشاہ و ہر امیر و ہر غنی
زور آور ہو کہ سرکش، کوئی حاتم سا سخی
آپ کی خدمت میں آکر عرض کرتا ہے یہی
کہ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

ہیں فرشتے باادب اور خضر بھی ہیں مدح خواں
سائلِ لطف وکرم ہیں آپ سے سب اِنس وجاں
سب قطب اغیاث اور اوتاد وابدالِ زماں
آپ کی سرکار میں رکھتے ہیں یوں وِردِ زباں
کہ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

آپ کی نسبت غلامی کی حسین معراج ہے
آپ کے فیضان کا دونوں جہاں میں راج ہے
غوثیت اور قطبیت کا آپ کے سر تاج ہے
مجھ غلام بے نوا کی آپ ہی سے لاج ہے
ٔ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

واحدیت، وحدت واحدیت صرفہ کی شان
آپ کی بے مثل ہے سب اولیا میں آن بان
حشر تک بھی بے خزاں ہے آپ کا یہ گلستان
آپ کی نسبت پہ ہے قربان آقا میری جان
ٔ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

آپ ہی کے دم سے ہے قایم ولایت کی بہار
آپ کے حسن تصور سے ہے دلیوں کا قرار
ہو رہی ہے اب یہاں اور ہوگی واں روز شمار
اہلِ دل اہلِ نظر اہلِ ولا کی یہہ پکار
ٔ بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر

ہیں ہمارے دل میں روشن جو عقیدت کے چراغ
آپ کے حسن تصور سے ہیں یہ دل باغ باغ
میرے آقا ہوں عطا اب عفو و رافت کے ایاغ
چادرِ دل سے مٹیں یہ معصیت کے ہیں جو داغ
"بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر"

اب زمانے کی فضا پھر مائلِ بیداد ہے
امتِ مسلم کا دل اب درد سے ناشاد ہے
ہر مسلمان خوش عقیدہ طالبِ امداد ہے
ہم غلاموں کی یہی فریاد ہے، فریاد ہے
"بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر"

جن دنوں کمزور تھا اسلام وہ دینِ نبیؐ
فکریں اعمال میں اُمّت کی حالت تھی بری
ایک دن وہ دین بن کر شکلِ عاجز آدمی
آپکو کر کے مخاطب اس نے یوں فریاد کی
"بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر"

آپ کی مدحت کے نغموں سے ہے دل میں آب و تاب
آپ کے گن گا رہے ہیں ساری دنیا کے رباب
سائل لطف و کرم ہیں آستاں پر بے حساب
میں غلام بے نوا ہوں آپ کے در کا جناب
ذ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ذ

آپ پر نازاں ولایت اے شہِ عظمت مآب
ہے فقیری آپ کی تقدیر کی روشن کتاب
سارے ولیوں کے شہنشاہ آپ ہیں عالیجناب
ہوں نگاہِ ناز کا طالب میں اک خانہ خراب
ذ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ذ

حشر کے میدان میں جب نور ہوگا بے حجاب
سب ستاروں میں رہیں گے آپ مثلِ ماہتاب
ہاتھ میں آجائے جب اعمال کی میرے کتاب
میں کہوں گا رو برو ہو کر بہ روزِ حساب
ذ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ذ

غوثیت و قطبیت محبوبیت کی آب و تاب
دیکھتے ہیں ہم یہاں حسنِ ولایت بے نقاب
کچھ عناصر کر رہے ہیں دین کی حالت خراب
آپ ہی کی سمت اٹھتی ہے نظر عالیجناب
٭ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ٭

مرحبا سرکار کا وہ دلربایانہ خطاب
آپ سے روشن ولایت کا ہے ابتک آفتاب
اب نظر آتے ہیں ہر سو بد عقیدت کے سراب
ہم غلاموں کی مدد کو آئیے آقا شتاب
٭ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ٭

آپ ہیں بیشک خدا کی رحمتوں کا اک سحاب
ہے حیاتِ بندگی میں آپ ہی سے اک شباب
آپ ہیں بے شک ہمارے مدعا کے مستجاب
ہو غلامانِ ازل میں مجھ گدا کا بھی حساب
٭ بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ٭

آپ کا رتبہ ہوا معراج کی شب بے نقاب
دوشِ انور پہ رکھے اپنا قدم ختمی مآب
میرے دل میں ہے جو ارماں اُس سے واقف ہیں جناب
آپ کے در پہ جبیں رکھدوں یہی ہے اضطراب
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

بنگئے جو مولوی پڑھ کر نقط اِک دو کتاب
کر دئے حالت گلستانِ عقیدت کی خراب
اب حقیقت ان کی سب پر ہو گئی ہے بے نقاب
اک نگاہِ فیض کے طالب ہیں ہم عالیجناب
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

ساری دنیا جانتی ہے کون ہے اندر حجاب
بادشاہِ حسن ہیں وہ نازشِ صد ماہتاب
نازنینِ نور کے انوار ہیں عالیجناب
لے کے تاروں کو قمر کرتا ہے یوں وزیر خطاب
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

آپ کا حسنِ تصور رہے میرے ارماں کا شباب
آپ کے فیضان سے یہ شاعری ہے فیضیاب
آپ کا حُسنِ کرامت آج تک ہے بے نقاب
میری نظروں سے اٹھا دو بے بسی کا یہ حجاب
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

دامنِ نسبت ملا ہے، ہے یہ احساں آپ کا
خانۂ دل کا مکیں ہے صرف ارماں آپ کا!
درحقیقت میرا دل ہے اب خیاباں آپ کا
کاش دیکھوں خواب ہی میں روئے تاباں آپ کا
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

"آپ سے پرکیف ہے اپنی عقیدت کا چمن
آپکی عظمت کے قرباں ہیں ہمارے جان و تن
حشر تک کے واسطے ہیں آپ ہی قطبِ زمن
آپ کے محتاج ہیں آقا ہمارے فکر و فن
"بر در درگاہِ والا سائلم اے آفتاب"

آپ ہی کے دم قدم سے دین کا ڈنکا بجا
اور چمنِ اہلِ عقیدت کی تمنا کا سجا
ہاں عطا ہو جائے ہم کو اِک نگاہِ دلرُبا
حشر کے بازار میں ہوگی یہی سِکّہ کھرا
ڈ بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ڈ

ہیں ازل سے تا ابد روشن فضیلت کے چراغ
حشر تک روشن رہینگے سب ولایت کے چراغ
ہیں نظر کی روشنی ولیوں کی تُربت کے چراغ
یونہی یہ روشن رہیں دل میں عقیدت کے چراغ
ڈ بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ڈ

باغ زہؓرا کی عجب رشکِ ارم ہنستی کلی
آپ سے ولیوں کے ارمانوں کی محفل ہے سجی
مُصطفےٰ کے حسن والے، نازِ حسنینؓ و علیؑ
ہو خرام ناز میرے دل کی دنیا میں کبھی
ڈ بر درِ درگاہِ والا سائلم اے آفتاب ڈ

آپ کو رب نے بنایا حشر تک پیروں کے پیر
کون ہے کونین میں سرکار تم سا دستگیر
جب کبھی ہوتے ہیں مصیبت میں تلاطم کے اسیر
آپ سے فریاد کرتے ہیں سبھی شاہ و وزیر
" خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر "

لاتخف کی دین والے آپ ہیں بے شک بشیر
آپکی نسبت غلاموں کی ہے اک دولت خطیر
آپ کو رب نے بنایا غوث اعظم دستگیر
در پہ یہ فریاد لے آئے ہیں ہم خستہ فقیر
" خاطرِ ناشاد را کن شاد پیران پیر "

میرے دل کا مدعا ہیں آپ اے پیرانِ پیر
بحرِ غم میں ناخدا ہیں آپ اے پیرانِ پیر
نائب خیرالوریٰ ہیں آپ اے پیرانِ پیر
اُن کی رحمت کی رِدا ہیں آپ اے پیران پیر
" خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیران پیر "

میری نظروں میں جہاں کے لعل و گوہر ہیں حقیر
آپ کا فیضان میرے حق میں ہے دولت خطیر
آپ کے جود و سخا کی مل نہیں سکتی نظیر
اک اجازت ہو بنوں میں آپکے در کا فقیر
"خاطر ناشاد راکن شاد یا پیران پیر"

ایک بندہ بے نوا ہوں آپ کا پیرانِ پیر
آپ پر روشن ہے میرا مدعا پیرانِ پیر
صدقۂ نور نظر صابر پیا پیرانِ پیر
روضۂ انور تلک آئے گدا پیرانِ پیر
"خاطر ناشاد راکن شاد یا پیران پیر"

رو رہی تھی یاد کر بیٹے کو اک بڑھیا حقیر
ڈوبنے والا کہاں آئے گا کہتا تھا ضمیر
آ گئی کشتی ابھر کر باتے ہی حکمِ قدیر
جب کہا مایوس بڑھیا نے اے میرے دستگیر
"خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیران پیر"

آپ کی صورت سراپا حُسنِ تابانِ رسول
آپ ہیں حسنین کی شان، آپ ہی جانِ بتول
آپ کے خادم ہیں اک مدت سے دلگیر و ملول
اب تو ہو ابرِ کرم بارانِ رحمت کا نزول

خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

ہاں غلامی کا نشہ تو میرے آب و گل میں ہے
اور مرا شوقِ عقیدت عشق کی منزل میں ہے
روضۂ انور کو دیکھوں آرزو یہ دل میں ہے
پر مری بے مائیگی سے یہ بڑی مشکل میں ہے

خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

عالم آرا آپ ہیں حُسنِ دلارا آپ ہیں
تاجدارانِ ولایت کے دُلارا آپ ہیں
مرحبا کہ بحرِ رحمت کا کنارا آپ ہیں
ہم خراب و خستہ حالوں کا سہارا آپ ہیں

خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

آپ ہیں تفسیر آیت ہائے قرآن منیر
انتخاب ربّ اکبر مرشد روشن ضمیر
آپ لختِ فاطمہ ہیں آپ ہیں ابن امیر
آپ ہیں مرجع و ماویٰ بیکسوں کے دستگیر
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیران پیر

بن کے سائل در پہ آتے تھے نصاریٰ اور یہود
مُستفید ہیں آپ کے فیضان سے اکثر ہنوز
اہلِ سنت کی عقیدت میں نہ ہو پیدا جمود
روندتے جاتے ہیں ظالم اب عقیدت کے حدود
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیران پیر

بدنصیبوں پر گراں ہے عظمت پیرانِ پیر
گرچہ عالم پر عیاں ہے عظمت پیرانِ پیر
دین کی ایمان کی جان ہے عظمت پیرانِ پیر
اک حیاتِ جاوداں ہے عظمت پیرانِ پیر
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیران پیر

آپ کی ذاتِ مقدس پر ہمارا ناز ہے
طوقِ نسبت کے تصدق میں یہ سرافراز ہے
محسنِ دین محی ملت آپ کا اعزاز ہے
آن میں قسمت بدلنا آپ کا اعجاز ہے
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

اے چراغِ بزمِ امکاں سرورِ صاحب دلاں
اے سرورِ جاودانی خسروِ ما بندگاں
جز بہ درگاہت نمی یابم پناہ در جہاں
یک نگاہِ لطف فرما جانبِ ما بیکساں
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

ہے تخلص جس کا ثاقبؔ ہے وہ اک بندہ حقیر
آپ کے لطف و کرم جود و عطا کا ہے اسیر
حالِ دل مخفی نہیں ہے آپ سے روشن ضمیر
مانگتا ہے آپ ہی سے آپ کے در کا فقیر
خاطرِ ناشاد راکن شاد یا پیرانِ پیر

مرحبا سرکار ہیں بزمِ ولایت کے سراج
آپ کا کونین کے ہر ایک ذرہ پر ہے راج
اولیا و اصفیا دیتے ہیں سب تم کو خراج
اہلِ عرفاں کو بھی ہے نظرِ کرم کی احتیاج
بر سر اہل ولایت خاک پایت ہست تاج

(ولیوں کے سر پر آپ کے پاؤں کی خاک تاج کی طرح ہے) (حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدیوانی (بدیوانی رح)

کشورِ کونین میں ہے غوث اعظم ہی کا راج
آپ کے در کے گدا ہیں مالکانِ تخت و تاج
اب کسی صورت نہ بدلے اس عقیدت کا مزاج
نامِ حضرت لیتے ہی سرکار رکھ لیتے ہیں لاج
ہست خاک پائے تو دردِ دلِ مارا علاج

(آپکے پاؤں کی مٹی ہمارے دردِ دل کا علاج ہے) (حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدیوانی (بدیوانی رح)

نازنین فاطمہ اے نازشِ مولا علی
آپکے قدموں میں پلتی ہے ہماری ہر خوشی
سرورِ خاصانِ حق اے آرزوئے ہر ولی
ترجمانِ نورِ وحدت مظہرِ شانِ نبی
یافت دینِ احمدی از ذاتِ اقدس زندگی

(دینِ احمدی نے آپ سے زندگی پائی) (حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدیوانی (بدیوانی رح)

ہے قیامت تک مسلّم آپ کا جاہ و حشم
آپ کی دہلیز کے دربان ہیں عرب و عجم
دستگیری ہم غلاموں پر ہے فیضانِ اتم
آپ کا حسنِ منور نازشِ شمع حرم
از خیال روئے تابانت منور شُد دِلم

(آپ کے چہرہ انور کے تصور سے میرا دل روشن ہوگیا) (حضرت شاہ عبدالقادر قادری بدایونی رح)
(بدایوانی)

رشک نبیوں کو بھی ہوگا حشر میں پیرانِ پیر
جب غلاموں کی جماعت دیکھی جائیگی کثیر
یا مریدی لاتخف کے میرے آقا ہیں بشیر
ناز ہے ہم کو ہمارے پیر ہیں پیران پیر
دِل فدائے غوثِ اعظم جاں فدائے دستگیر

(حضرت سید شاہ یحیٰی پاشاہ صاحب قادری رح)

سب کا ملجا اور ماوی ہیں مرے پیران پیر
اولیا و اصفیا سب آپ کے در کے فقیر
اس میں کوئی شک نہیں میں ہوں گنہگار حقیر
جانتا ہوں میرے مالک ہیں معصیاں ہیں کثیر
وقت مردن سر نہم یارب بہ پائے دستگیر

(مرتے وقت میں اپنا سر سرکار دستگیر کے پائے اقدس پر رکھ دوں گا) (حضرت سید شاہ یحیٰی پاشاہ صاحب قادری رح)

آپ کے سب ہیں بھکاری چاند تاروں کی قسم

آپ کے پیر تو محی الدین، بہاء الدین، نجم

دولتِ کونین کی جاں منبعِ جود و کرم

آپ کی نسبت سے سر اونچا کئے پھرتے ہیں ہم

فیضِ آں بحر کرم چوں ابر نیساں یافتم

(اس بحرام کا فیض ابر نیساں کی شکل میں پاتا ہوں) نواب میر عثمان علی خاں صاحب آصفجاہ سابع

جن کے آگے اولیا کی گردنیں ہیں ساری خم

آرزوئیں ڈھونڈتی ہیں بس وہی نقشِ قدم

انتظامِ دہر میں ہیں مالکِ جاہ و حشم

ان کی نظروں میں عیاں ہیں عرش کے لوح و قلم

امرِ مشکل بر درش بسیار آساں یافتم

(مشکل سے مشکل کام کو میں نے ان کے در پر آسان پالیا) (نواب میر عثمان علی خاں صاحب آصف جاہ سابع)

بر تو می نازیم آقا ما غلامانِ رسول

عاصیاں راہست تو تی دست و دامانِ رسول

زاں کہ صد ہا گل شگفتہ آں خیابانِ رسول

از تو ندرت یافتہ حسنِ گلستانِ رسول

غوثِ اعظم شاہِ جیلاں ماہِ تابانِ رسول

○

ادھر اک نگاہِ کرم غوثِ اعظم ○ غلاموں میں شامل ہیں ہم غوثِ اعظم

جمالِ محمد کا آئینہ تم ہو ○ ہو تنویرِ نورِ قدم غوثِ اعظم

مسیحِ زمانہ بنایا ہے رب نے ○ ولایت کے نورِ اتم غوثِ اعظم

منور ہوا ہے جو مہرِ عرب سے ○ وہی تو ہیں ماہِ عجم غوثِ اعظم

کروڑوں دلوں میں تمہاری ضیا ہے ○ ہو انوارِ شمعِ حرم غوثِ اعظم

مقدر بدلنے پہ مختار ہو تم ○ نظر میں ہیں لوح و قلم غوثِ اعظم

تمام اولیا میں بڑی شان والے ○ شہنشاہِ جود و کرم غوثِ اعظم

بحکمِ خدا گردنِ اولیا پر ○ تمہارے مبارک قدم غوثِ اعظم

بہت مطمئن ہیں بہت شادماں ہیں ○ ہے جن پر تمہارا کرم غوثِ اعظم

تصدق ہیں محبوبیت پر تمہاری ○ زمانے کے جاہ و حشم غوثِ اعظم

شہنشاہِ تختِ ولایت تم ہی ہو ○ قسم ہے خدا کی قسم غوثِ اعظم

تمہاری ولایت کی عظمت کے آگے ○ زمانے کی گردن ہے خم غوثِ اعظم

ھمیں ناز ہے نسبتِ قادری پر — اسی سے ہمارا بھرم غوثِ اعظم
غلاموں کو ہے تاجداری سے بہتر — تمہاری نگاہِ کرم غوثِ اعظم
تمہاری عطا کے رہینِ کرم ھیں — ہمارے یہ ناز و نعم غوثِ اعظم
تمہارے غلاموں کی ٹھوکر کا طالب — زمانہ کا ہر پیچ و خم غوثِ اعظم
قیامت تلک ہونگے چرچے تمہارے — کہاں ذِکر دارا و جم غوثِ اعظم
بنا ہند اب آزمائش کی منزل — کہ ٹوٹا ہے کوہِ ستم غوثِ اعظم
نگاہیں تمہاری طرف اٹھ رہی ہیں ! — اِدھر دیکھئے چشمِ نم غوثِ اعظم
تمہاری عجب دستگیری کے قرباں — نہ ہو کوئی درد و الم غوثِ اعظم
اَغِثْنِی اَغِثْنِی اَغِثْنِی اَغِثْنِی ! — یہی لب پہ ہے، دمبدم غوثِ اعظم
بجاہِ شفیع الامم غوثِ اعظم — کرم، الکرم الکرم غوثِ اعظم
اسے سبز گنبد کے جلوے دکھا دو — ہے ثاقبؔ گدائے دِرم غوثِ اعظم

میرے ارمانوں کی دنیا کے قمر ہیں غوثِ پاک
کشورِ قلب و نظر کے تاجور ہیں غوثِ پاک

ناز ہے ان کے کرم ان کی عنایت پر مجھے
میرے دل کے مدعا سے باخبر ہیں غوثِ پاک

ہے رسائی اس کی بے شک سرورِ کونین تک
جس تصور کی نظر میں جلوہ گر ہیں غوثِ پاک

اپنے بندوں کے لیے ان کو بنایا غوثِ پاک
ہے خدا بھی اس طرف بے شک جدھر ہیں غوثِ پاک

اس کی آب و تاب کا ہرگز نہیں کوئی جواب
ہاں ولایت کی جبیں کا وہ گہر ہیں غوثِ پاک

آجتک روشن ہیں جس سے معرفت کے راستے
دین کی توقیر میں نورِ سحر ہیں غوثِ پاک

غوثیت اور قطبیت کا وصف ہے ان پر تمام
فضلِ رب سے تاجدارِ بحر و بر ہیں غوثِ پاک

دیکھئے سرکار کے نورِ نظر کا مرتبہ!
اولیاء میں اک مسیح نامور ہیں غوثِ پاک

ان کے دامن میں نہیں کوئی بھی فکر و الم
ہم غلاموں کے لیے بہتر سپر ہیں غوثِ پاک

لاتخف کا مژدۂ جاں بخش ہے شمعِ حیات
یوں غلامانِ ازل کی پشت پر ہیں غوثِ پاک

فکرِ دنیا بھی عبث ہے خوفِ عقبیٰ بھی عبث
جب ہمارے دستگیر و چارہ گر ہیں غوثِ پاک

تو مقدر کا دھنی ثاقبؔ ہے ان کے فیض سے
تیرے لب پر رات دن شام و سحر ہیں غوثِ پاک

وہ مشعلِ ایماں ہیں وہ حاصلِ ارماں ہیں
اسلام کے محسن ہیں کونین کے سلطاں ہیں

○

نائب وہ نبی کے ہیں وارث وہ علی کے ہیں
دنیا کے ولی سارے سب آپ پہ نازاں ہیں

○

حسنین کی آنکھوں کا وہ نورِ مجسم ہیں
وہ مہرِ ولایت ہیں وہ نازشِ انساں ہیں

○

آئینۂ صورت میں تصویرِ محمد ہیں
آئینۂ سیرت میں وہ صورتِ قرآں ہیں

○

بے شک ہیں وہ محیِ دیں ہے ان سے بہارِ دیں
وہ روزِ قیامت تک پر کیف گلستاں ہیں

○

محبوبِ نگاہِ حق وہ مظہرِ یزداں ہیں!
سب جن و ملک انساں دیکھ کے حیراں ہیں

اک ان کی تجلی سے روشن ہے جہاں سارا
وہ نورِ ولایت کی اک شمع فروزاں ہیں

○

یہ ان کی کرامت ہے مُردوں کو جلائے ہیں
فیضانِ محمد سے وہ عیسیٰؑ دوراں ہیں

○

پائی ہے منورؒ نے اک عمرِ طویل ان سے
اک جرعۂ پانی سے وہ حاملِ فیضاں ہیں

○

کس درجے وہ فائز ہیں دیکھا ہے غلاموں نے
ہر برگِ شجر پر وہ ہم شکل نمایاں ہیں!!

○

گھر آکے لٹیرا بھی بے فیض نہیں لوٹا!
ابدال بنا ڈالے یہ آپ کے احساں ہیں

○

اللہ نے فرمایا تم غوثِ اعظم ہو
تم محبوبِ سبحاں ہیں تم معشوقِ یزداں ہیں

○

خود چشمِ خضرؑ نے بھی دیکھا نہیں حضرت کو
تھے پاس ہی کمرے میں پر دا اصل رحماں ہیں

شادی کی برات آئی ڈوبی ہوئی برسوں کی
اوصافِ مسیحائی سب آپ پہ نازاں ہیں!

○

تقدیر نہ تھی لیکن بیٹوں کی بشارت دی
فرمودۂ حضرت بھی فرمودۂ یزداں ہیں

○

ڈرنا نا مریدو تم یہ مژدۂ حضرت ہے
وہ اپنے غلاموں پر ہر آن مہربان ہیں!

○

وہ اپنی غلامی کی دولت سے نوازے ہیں
دل جان و جگر ایمان سب آپ پہ قرباں ہیں

○

کیا کہنے کرم ان کے بے مانگے بھرا دامن
قربان عنایت پر یہ سب مرے ارماں ہیں

○

یادوں کی ضیا لیکر دل میرا بنا شمع
وہ خلد تصور کے ایوان میں مہماں ہیں

○

دنیا کا نہیں کچھ غم، محشر کا نہ کوئی ڈر!
ہم خوبیٔ قسمت سے وابستۂ داماں ہیں-!

یہ حُسنِ تجلّی کا کیا خوب کرشمہ ہے
اب بزمِ تصور میں ھر سمت چراغاں ہیں

○

اک نظرِ کرم کی اب خیرات ہمیں دیدو
حالات مخالف ہیں مظلوم مسلماں ہیں

○

یا غوث مدد کہنا یہ میرا وظیفہ ہے
وہ رحمتِ رحماں ہیں ہر درد کا درماں ہیں

○

تعظیم نبیؐ ایماں، توقیرِ ولی ایماں
سرکار سے وابستہ، ہم ایسے مسلماں ہیں

○

اک طوقِ غلامی ہے اک دامنِ نسبت ہے
محشر میں یہی ثاقبؔ تسکین کے ساماں ہیں!!

منقبت حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

حق کے محبوب بِ مکرم حضرت غوث الوریٰ
سارے ولیوں میں معظم حضرت غوث الوریٰ

○

نائب شاہِ رسالت وارثِ مولا علی،
ہر کرامت سے مکرم حضرت غوث الوریٰ !

○

مظہرِ شانِ رسالت بن کے آئے ہیں حضور
رحمتِ عالم مجسم حضرت غوث الوریٰ

○

رشک کرتے ہیں مقدر پر ہمارے سب ملک،
بستۂ داماں ہیں ہم حضرت غوث الوریٰ

○

اپنی ٹھوکر سے جلائے آپ نے مردے کئی
ہیں مسیحائے دو عالم حضرتِ غوث الوریٰ

ہیں یہی مینارِ عظمت حشر تک اسلام کے
آپ کے یہ سبز پرچم حضرتِ غوث الوریٰ

○

لاتخف کا مژدۂ جاں بخش ہم کو مل گیا!
شادماں نسبت پہ ہیں ہم حضرتِ غوث الوریٰ

○

چشم دل کو گر تصور کی عطا ہو جائے بھیک
پھر کہاں باقی رہے غم حضرتِ غوث الوریٰ

○

گردشِ دوراں کی ہر تاثیر سے بے فکر ہوں
میرے مونس، میرے ہمدم حضرتِ غوث الوریٰ

○

بارگاہِ قدس میں آنے کے کچھ اسباب ہوں
دل ہے مضطر آنکھ پرنم حضرتِ غوث الوریٰ

○

اس لیے ثاقبؔ تری آسان ہر مشکل ہوئی
ہیں زباں پر تیری ہر دم حضرتِ غوث الوریٰ

○

منقبتؒ

ہیں صدقے ہیں قرباں مرے غوثِ اعظم
ہیں محبوبِ یزداں مرے غوثِ اعظم

○

تمام اولیا ہیں ستاروں کے جیسے
ہیں ماہِ درخشاں مرے غوثِ اعظم

○

شبیہہ آپ کی تھی شبیہہ محمد
ہیں سرتاجِ خوباں مرے غوثِ اعظم

○

لقب آپ کو محی دین کا ملا ہے
تجلیٔ ایماں مرے غوثِ اعظم

○

جلائے ہیں مردے برسہا برس کے
مسیحائے دوراں مرے غوثِ اعظم

○

قدم آپ کا گردن اولیاء پر
ولایت کے سلطاں مرے غوثِ اعظم

○

پکارا ہے جب کوئی آفتؒ کا مارا
کئے مشکل آساں مرے غوثِ اعظم

○

کبھی آئیے ہم غلاموں کے گھر بھی
خراماں خراماں مرے غوثِ اعظم

○

دکھا دیجئے اپنا روضہ مجھے بھی!
سفر کے ہو ساماں مرے غوثِ اعظم

○

تمہارے پیاروں کا شیدا ہے ثاقبؔ

منقبت

مرا کمزور دل جب سے فدائے غوثِ اعظم ہے
مرے احساس کے سر پر ردائے غوثِ اعظم ہے

شہنشاہِ ولایت کی کوئی کیا شان پہچانے
کہ ولیوں کی نگاہوں میں بھی پائے غوثِ اعظم ہے

مرے دل پر مجھے اس واسطے خود رشک آتا ہے
جسے کرتا ہے سجدہ نقش پائے غوثِ اعظم ہے

غلامی کا یہی انعام ہے، فیضان نسبت ہے
کہ مجھ کو لوگ کہتے ہیں گدائے غوثِ اعظم ہے

مشیت میرے مولیٰ کی یہی مژدہ سناتی ہے
مری ہر کامرانی بس عطائے غوثِ اعظم ہے

مری ہر آرزو ہر اک تمنا اس پہ قرباں ہے
مرے دل میں جو پنہاں مدعائے غوثِ اعظم ہے

ہوائے بد عقیدت کی مجھے کچھ فکر ہی کب ہے
مرے ایمان کا محور ولائے غوثِ اعظم ہے

مریدی لاتخف ما اعظم شانی کا یہ اعلان
زباں پر اور کسی ماسوائے غوثِ اعظم ہے

وا علامی علیٰ راسِ الجبال قول حضرت ہے
منادی اس حقیقت کا لوائے غوثِ اعظم ہے

عبادت میں بسر ہوتی ہے میری زندگی ثاقبؔ
زباں پر رات دن وصف و ثنائے غوثِ اعظم ہے

منقبت

خیالوں میں حسین سب سے خیال غوثِ اعظم ہے
زمانے میں کہاں کوئی مثال غوثِ اعظم ہے

ولی سارے ہیں پروانے اسی شمع ولایت کے
جمال رحمتِ عالم جمال غوثِ اعظم ہے

انہی کے فیض نے اسلام کو طاقت عطا کی ہے
گڑے مُردے جلا دیے ہیں کمال غوثِ اعظم ہے

خزاں کی ہر ہوا نے آکے یاں سر کو جھکایا ہے
اُسی طرح ترو تازہ نہال غوثِ اعظم ہے

یہاں سارے قطب اغیاث اپنا سر جھکاتے ہیں
عقیدت کا حسیں کعبہ خصال غوثِ اعظم ہے

مری دولت مری عزت مری نسبت انہی سے ہے
عطا جو کچھ ہوا مجھ کو نوالِ غوثِ اعظم ہے

خدا مجھ سے اگر پوچھے بتا تیری طلب کیا ہے
کہوں گا اے مرے منعم سوالِ غوثِ اعظم ہے

خدا بھی بات رکھتا ہے جناب غوثِ اعظم کی!
بدلتا ہے جو تقدیریں وہ قالِ غوثِ اعظم ہے

مری ہر آرزو اُس آرزو پر ہے فدا ثاقبؔ

منقبت

سرِ نیاز میں سودائے غوثِ اعظم ہے
نظر میں نقشِ کفِ پائے غوثِ اعظم ہے

نبیؐ کے لاڈلے ہیں اور علیؓ کے دلبر ہیں
خدائے پاک بھی شیدائے غوثِ اعظم ہے

خدا نے جس کو بنایا حبیبؐ کے جیسا
وہی وہی رخِ زیبائے غوثِ اعظم ہے

وہ جسکو اپنی نگاہوں پہ اولیا رکھیں
قسم خدا کی وہی پائے غوثِ اعظم ہے

یہ بول اپنا نہیں ہے خطاب ربیؐ ہے
بہت ہی پیار سے فرمائے غوثِ اعظم ہے

بیک زبان یہ کہتے ہیں سب جہاں والے
ہے سرفراز جو شیدائے غوثِ اعظم ہے

تصورات نے ڈھونڈا جب اپنے آقا کو
کہا ہے دل نے یہی جائے غوثِ اعظم ہے

یہی ہے میری غلامی کی اک حسیں معراج
جبینِ شوق ہے اور پائے غوثِ اعظم ہے

ہے میرے دل کی زباں پر یہی صدا ثاقبؔ

بہت مطمئن شاد و مسرور ہم ھیں
مرے غوثِ اعظم جو بحرِ کرم ھیں

وہ معشوقِ یزداں وہ محبوب سبحاں
رسول خدا کی وہ شان اتم ھیں

زمانے میں فیضان جاری ہے ان سے
ولایت کے گوھر تو زیرِ قدم ھیں

ہیں کمزور پر ان کی نسبت قوی ہے
سلامت یہ نسبت تو ہم کس سے کم ہیں

ہمیں اپنے دامن سے باھر نہ کرنا
تمہارے بھروسے ہمارے بھرم ہیں

ہو قادر کے محبوب قادر کے مظہر
تمہارے تصرف میں لوح و قلم ہیں

عقیدت کو جب ہم نے اپنی سنوارا
نگاہِ کرم کے کرم ہی کرم ھیں

تصور رہے سرکار کا جب سے دل میں
حسیں ھر صنم سے وہی اک صنم ہیں

وہ منزل بھی آکر یہیں پر رُکے گی
میرے سامنے ان کے نقشِ قدم ھیں

قیامت تلک ان کے پرچم ہیں اونچے
سلاطیں کے سر ان کی چوکھٹ پہ خم ہیں

جہاں بھر کے سب اولیاء کے شہنشاہ
کسی کے کہاں ایسے جاہ و حشم ھیں

جہاں مجلسیں آپ کی ہو رہی ھیں
مکیں و مکاں سارے رشکِ ارم ہیں!

کوئی بد عقیدہ نظر کیا ملائے!
نگاہوں میں میری وہ ماہ عجم ھیں

ہوئی تب کو سرکار اذنِ حضوری
وفورِ تمنا میں یہ چشم نم ھیں

ہوا وہ سب کی نظروں کا پیارا شاہِ جیلانی
ملا جب آپ کے در کا سہارا شاہِ جیلانی

○

تصور آپ کا لیکر مری قسمت سنورتی ہے
اسی سے اسکا ہے روشن ستارہ شاہِ جیلانی

○

مدد کو اس کی آتے ہیں یقیناً شاہِ جیلانی
وہ جس نے بھی تہہ دل سے پکارا شاہِ جیلانی

○

تمہارا نام لیوا در بدر کی ٹھوکریں کھائے
تمہیں کب ہو سکے گا یہ گوارا شاہِ جیلانی

○

ہوا ہے جب سے وابستہ مقدر آپکے در سے
تمہارے ہی کرم پر ہے گذارا شاہِ جیلانی

○

اسی باعث میں اپنی سرفرازی پر ہوں اترانا
تمہاری دین ہے میرا سہارا شاہِ جیلانی

عجب تھا حال زاہد شرم سے گردن جھکالی ہے
میری بگڑی کو جب تم نے سنوارا شاہِ جیلانی

○

مری عزت مری دولت مری نعمت اسی سے ہے
ملا دامن کو جب صدقہ اتارا شاہِ جیلانی

○

تمہاری آنکھ کے تاروں کا دامن اپنی دولت ہے
اسی پر ناز ہے سارا ہمارا شاہ جیلانی

○

میں بے مایہ ہوں بےبس ہوں مگر ہے آرزو میری
عطا ہو اپنے روضے کا نظارہ شاہِ جیلانی

○

اسے نظر کرم کی بھیک مل جائے تو سب کچھ ہے
گدائے در ہے یہ ثاقب تمہارا شاہِ جیلانی

○ ○ ○

منقبت حضرت غوث الثقلین رضؓ

ہیں مرے دل کے مکیں حضرتِ غوث الثقلینؓ
نازشِ روئے زمیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

○

حسنِ سرکار کو دیکھا ہے وہ جس نے دیکھا
آپ کا روئے حسیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

○

اپنی قدرت کا بنایا تمہیں مظہر قادر
آپ آیاتِ مبیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

○

سارے ولیوں میں ملا آپ کو رتبہ برتر
فائز عرش بریں حضرتِ غوث الثقلینؓ

○

میری چشمانِ تصور کا یہی ہے کعبہ
آپ کا روئے مبیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

○

آپ کے سجدۂ تعظیم کی مشتاق ہوئی!
یہ مرے دل کی جبیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

سرورِ دیں کے جلو میں وہ رہیں گے روشن
شمعِ خلدِ بریں حضرتِ غوث الثقلینؓ

o

یونہی ہاتھوں میں رہے دامنِ نسبت آقا
مجھ سے چھوٹے نہ کہیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

o

سارے فیضان و کرامات ہیں اب بھی ظاہر
یوں ہوئے پردہ نشیں حضرتِ غوث الثقلین

o

ماسوا آپ کے ولیوں میں نہیں ہے کوئی!
اسقدر حق کے قریں حضرتِ غوث الثقلینؓ

o

فکرِ ثاقبؔ کا یقیں اس کی بڑی دولت ہے
آپ سا کوئی نہیں حضرتِ غوث الثقلینؓ

منقبت

جب سے ہے ان ناتواں ہاتھوں میں داماں غوث کا
ایک شمع بن گیا ہے دل میں ارماں غوث کا

○

جس نے دیکھا ان کو دیکھا سرورِ کونین کو
جلوۂ نورِ قدم ہے روئے تاباں غوث کا

○

گلشنِ کونین بھی اس کی نظر میں ہیچ ہے
جسکی نظروں میں رہے حسنِ خراماں غوث کا

○

بارگاہِ قدس میں اسکو رسائی مل گئی
مل گیا ان کے کرم سے جسکو عرفاں غوث کا

○

اک ولایت اک کرامت دستگیری و عطا
دیکھئے کس شان کا ساماں ہے ساماں غوث کا

○

رائی کے دانے کی طرح دیکھتے ہیں خلق کو

تا قیامت یہ رہے گی قادری کھیتی ہری
اس پہ یوں سایہ فگن ہے ابر باراں غوثؔ کا

○

اسکے غنچے غوث ہیں اقطاب ہیں ابدال ہیں
کسقدر شاداب ہے دیکھو گلستاں غوثؔ کا

○

یا مریدی لاتخف کا مژدۂ جاں بخش ہی
قادریوں کی بڑی دولت ہے احساں غوثؔ کا

○

رشک سب کرنے لگیں دارا سکندر او رجم
اک اشارہ ہو اگر سوئے غریباں غوثؔ کا

○

خود خدائے لم یزل ہے انکا عاشق اور محب
دل کی جرأت دیکھئے رکھتا ہے ارماں غوثؔ کا

○

زندگی میں مل گیا مجھ کو قبالا خلد کا
پیر سے اپنے ملا جب مجھ کو داماں غوثؔ کا

○

عرش کے انوار کا مرجع کہو ثاقبؔ اسے

○

عالم تصور کو ان سے ہم سجائے ھیں
دل کو ان کے جلوؤں کا آئینہ بنائے ہیں

○

آپ رشک عیسیٰ ہیں آپ مظہر قادر
مدتوں گڑے مردے آپ نے جلائے ہیں

○

آپ جسکے ہیں محبوب اسکی شان ہے تم ہیں
آپ ہی سے اے آقا آس ہم لگائے ھیں

○

وہ حبیب داور ہیں وہ حبیب سرور ھیں
جو بھی ان کے ارماں سے بزم دل سجائے ہیں

فکر ہے نہ دنیا کی فکر ہے نہ عقبیٰ کی
آپ جب غلاموں کو اتحفہ [illegible]

تاجدارِ عظمت ہے پیشوائے عالم ہے
اپنے فیض کا مرجع جس کو وہ بنائے ہیں

○

غوثیت کی رنگت ہے قطبیت کی خوشبو ہے
گلشن ولایت میں پھول یوں کھلائے ہیں

○

زیرِ پائے انور ہی سر جھکا رہا میرا
عالم تصور میں جب بھی آپ آئے ہیں

○

آپ جس کے ہیں محبوب اس کی شان ہے تم میں
آپ ہی سے اے آقا آس ہم لگائے ہیں

○

آرزو امیدیں سب اسکی روشنی میں ہیں
یادِ غوث کی شمع دل میں جو جلائے ہیں

○

اس جہاں کی ہر بازی بڑھ کے جیت سکتا ہوں
ان کے فیض نسبت نے حوصلے بڑھائے ہیں

○

اولیا کی الفت نے تجھکو چن لیا ثاقب
انکی مدح کے گلشن تو نے جو سجائے ہیں

منقبت

یہ دل صدقے یہ جاں قرباں محی الدین جیلانی
ہیں میرے درد کا درماں محی الدین جیلانی

مری دولت مری عزت مری قسمت اسی سے ہے
ہے میرے ہاتھ جو داماں محی الدین جیلانی

تمہارا طوقِ نسبت ہی متاعِ زندگانی ہے
ہمارا ہے یہی ساماں محی الدین جیلانی

مجھے جو کچھ سمجھتے ہیں جہاں والے سمجھنے دو
مرا مشرب مرا ایماں محی الدین جیلانی

ضرورت جب کبھی ہو جائے مدد کو آپ آئیں گے
ہمیں ہے یاد یہ پیماں محی الدین جیلانی

غلاموں کے مقدر کو بدلنا اے مرے آقا
یہ تم کو ہے بہت آساں محی الدین جیلانی

تمہاری راہ میں آنکھیں بچھائیں دل کریں قرباں
کبھی آجائیے مہماں محی الدین جیلانی!

جہاں انوار ربانی کی بارش روز ہوتی ہے
دکھا دو اپنا وہ ایواں محی الدین جیلانی

مرے ارماں کے گلشن کا کبھی یہ پھول کھل جائے
بنوں دہلیز کا درباں محی الدین جیلانی

گدائے در ہے ثاقب آپ کے احساں پہ پلتا ہے
عطا ہو بھیک [illegible]

منقبت غوث الصمدانی رضی اللہ عنہ

مرے دل کا اجالا ہیں اجالا غوثِ صمدانی
مقدر کا سویرا ہیں سویرا غوثِ صمدانی

○

محمد کی نیابت ہے علی کی جانشینی ہے
ولایت کا بہت روشن ستارا غوثِ صمدانی

○

زمانہ آپ کی حلقہ بگوشی پر ہے اتراتا
قدوم ناز پر سر کو جھکایا غوث صمدانی

○

لھم البشریٰ کی یہ شوکت تمہارے در کی مہماں ہے
رہے گا حشر تک یہ بول بالا غوث صمدانی

○

مری ہر کامرانی آپ کی مرہونِ منت ہے
تمہارے لطف سے چمکا نصیبہ غوث صمدانی

○

تمہارا نام جب جب بھی زباں پر مری آیا ہے
ہرا ہر غنچۂ دل مسکرایا غوثِ صمدانی

○

کوئی پرسش کہاں ہوگی مقام حشر میں میری
مری جانب اگر کر دیں اشارا غوث صمدانی

○

تمہارے گلستانِ فیض کا ہوں قدری بلبل
نہیں اب کوئی فکر آشیانہ غوثِ صمدانی

○

تمہارے نازنینوں کا یہ دامن ہاتھ آیا ہے
ملا ہے مجھ کو جنت کا قبالا غوثِ صمدانی

○

غلامی کا نشہ ثاقب کے سر میں روز افزوں ہے
تمہارے لطف سے ہو یہ دوبالا غوث صمدانی

ہے آرزو درِ غوث الوریٰ پہ جانے کی
جگہ وہی تو ہے تقدیر کے بنانے کی

مرے حضورؑ کا وہ آستانِ عالی ہے
جہاں پہ آ کے جبیں جھکتی ہے زمانے کی

علی کے پیاروں کا دامن ہے اپنے ہاتھوں میں
یہی ہے بات مقدر کے جگمگانے کی

یہ جانشینِ شہ غوث ساتھ ہیں اپنے
کڑی یہی تو ہے سرکار سے ملانے کی

گلے میں اپنے رہے طوقِ قادری نسبت
یہی تو راہ ہے صورت انھیں دکھانے کی

اسی وسیلے رہوں گا میں خلد میں دیکھو
جبیں پہ مہر لگی ان کے آستانے کی

تصورات نے پہونچا دیا کہاں سے کہاں
یہ سرفرازی ہے قدموں پہ سر جھکانے کی

بٹھائے رکھئے انہیں اپنے د[illegible] منبر پر
سبیل ہے یہی اپنا انہیں بنانے کی

زہے نصیب عجب روشنی ہوئی دل میں
یہ آب و تاب ہے ان سے نظر ملانے کی

انھیں کے نام کی تسبیح میری دولت ہے
نگاہ جس پہ ہے دنیا کے ہر خزانے کی

سلام بحضور پیران پیر غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ

○

شاہِ غوث الوریٰ تم پہ لاکھوں سلام
مظہرِ مصطفےٰ تم پہ لاکھوں سلام

○

رحمتِ کبریا رحمتِ مصطفےٰ
رحمتوں کی ردا تم پہ لاکھوں سلام

○

جانِ مشکل کشا تم پہ لاکھوں سلام
دلبرِ فاطمہ تم پہ لاکھوں سلام

○

تم حسن کی جِلا تم حسینی ضیاء
تاجدارِ ھدیٰ تم پہ لاکھوں سلام

○

آپ صابر پیا کے ہیں جدِ عُلیٰ
نازِ خواجہ پیا تم پہ لاکھوں سلام

شانِ محبوبیت جانِ معشوقیت
انتخابِ خدا تم پہ لاکھوں سلام

○

تم نے مردے جلائے مسیحِ زماں
قدرتِ کبریا تم پہ لاکھوں سلام

○

دینِ اسلام کو تم نے زندہ کیا
نائبِ مصطفےٰ تم پہ لاکھوں سلام

○

لاکھوں اسلام کی گود میں آ گئے!
رہبرِ حق نما تم پہ لاکھوں سلام

○

چور گھر آ کے ابدال ہی بن گیا
شانِ جود و سخا تم پہ لاکھوں سلام

○

کیسے کیسے گنہگار کیسے ہوئے
معرفت کی ضیا تم پہ لاکھوں سلام

○

منزلِ معرفت کے قیامت تلک
شمعِ پر ضیا تم پہ لاکھوں سلام

آپ کے دوش پر اپنا رکھے قدم
سرورِ انبیا، تم پہ لاکھوں سلام!

○

آپ ہیں دستگیر آپ پیرانِ پیر
مرحبا مرحبا تم پہ لاکھوں سلام!

گردنِ اولیا پر تمہارا قدم
سرورِ اولیا تم پہ لاکھوں سلام

○

سارے ولیوں میں ہو تم علو مرتبت
کون ہے آپ سا تم پہ لاکھوں سلام

○

ثاقبِ صابری ہے غلام آپ کا
اس کے تم دلرُبا تم پہ لاکھوں سلام

○

○ ○ ○

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارفِ دارالعُلوم موسویہ مدرسہ عظمت الاسلام

کل ہند مرکزی مجلس اہلِ سنت کے معتمد مولانا سید عبدالقدیر حسینی المعروف بہ نورانی پاشاہ صاحب کی ہمہ جہتی مساعی کے زیرِ اہتمام مسجد کوکہ ٹٹی کے احاطہ میں پروان چڑھنے والا یہ دینی اقامتی اسکول جامعہ نظامیہ کے الحاق اور نصاب کے ساتھ ہر سطح کی نوخیز نسل کو عقائدِ صحیحہ کے عالم اور حافظِ قرآن بنانے کے بلند ترین نصب العین پر قائم ہے۔ چاروں طرف انتشار انگیز ماحول میں بنیادی صحیح تعلیم و تربیت کی ترویج کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دے رہا ہے الحمدللہ اس وقت اس مدرسہ میں (۳۱۵) طلبا و طالبات (۵) جماعتوں میں شعبۂ حفظ کے ساتھ (۱۳) اور دیگر عملہ جملہ ۲۴ اساتذہ کی نگرانی میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اقامت خانہ اور مطبخ کے ساتھ اس مدرسہ کے سالانہ مصارف چار لاکھ روپے ہیں جس کی پابجائی اہلِ خیر حضرات کی اعانت سے ہوتی ہے اگر یہ اعانت اسی طرح جاری رہے اور وسعت اختیار کرے تو ارضِ دکن کا ایک اور نامور دارالعلوم ثابت ہو سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ برکات الحسنات

ارشاد باری!

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا

اللہ جل شانہٗ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو دین کا علم رکھتے ہیں۔

ارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم!

اَلۡعِلۡمُ مِیۡرَاثِیۡ وَمِیۡرَاثُ الۡاَنۡبِیَاءِ قَبۡلِیۡ،

علم میری اور مجھ سے قبل کے انبیا کی میراث ہے!

اِس مدرسہ میں آپ کے ہونہاروں کو علمِ دین، ناظرہ قرآن تجوید قرآن، حفظ قرآن اور تفسیر حدیث وفقہ سے آراستہ کرنے کے علاوہ، اردو، فارسی، عربی اور انگلش سے واقفیت کے لیے داخلہ دلوائیے شرائط داخلہ اور دیگر تفصیلات کے لیے مدرسہ برکات الحسنات مغلپورہ شاخ حسینی علم پر ربط پیدا کیجئے۔ الممعلن بانی ومہتمم خاکپائے ابوالبرکات حافظ غلام احمد قریشی نقشبندی و قادری کامل الحدیث والفقہ (جامعہ نظامیہ)

خانقاہِ عالیہ صابریہ عارف نگر ضلع میدک کی مطبوعات

(۱) مکتوباتِ ہاشمی حصہ اول ، حضرت پیرو مرشد مولانا سید شاہ قطب الدین صاحب ھاشمی ،
قطب العرفان رحمتہ اللہ علیہ کے) رہنمایانہ خطوط

(۲) مکتوباتِ ہاشمی حصہ دوم ، (رہنمایانہ خطوط کا دوسرا حصہ سلسلہ حصہ اول)

(۳) گلدستہ عرفان ، مکتوبات و مضامین کا تیسرا حصہ بسلسلہ حصہ اول و دوم

(۴) فیضانِ عرفان : حضرت پیرو مرشد صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات و تعلیمات کی منظوم
روئیداد مولفہ **محمد امان علی ثاقب صابری**

(۵) گلدستہ نجمۃ الثاقبہ : ۔ جسمانی ، اخلاقی و روحانی اصلاح و ترقی کی تعلیمات و رہنمائی دار شادات
وتلقینات حضرت پیرو مرشد قبلہ رحمتہ اللہ علیہ)

(۶) شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہ ، سلطان الہند حضور خواجہ اعظم غریب نواز رضی اللہ عنہ کی سیرت
عظمت اور کرامات و فیوضات کا منظوم منقبت نامہ ، مولفہ **محمد امان علی ثاقب صابری**

(۷) شانِ غوث الوریٰ (رضی اللہ عنہ) شہنشاہِ اولیاء حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے احوال
ومناقب کا مجموعہ مولفہ شاعر اہل سنت محمد امان علی ثاقب صابری القادری

خانقاہِ عالیہ صابریہ عارف نگر کیطرف سے مستقبل قریب میں طبع کی جانیوالی کُتب کی تفصیل

١. شانِ پنجتن: پنجتن پاک کے احوال و مناقب کا مجموعہ مولفہ شاعرِ اہل سنت محمد امان علی ثاقب صابری القادری۔

٢. "عرفان الاولیا": دنیائے اسلام کے ایک سو پچاس سے زائد جلیل القدر اولیائے کرام کی منقبتوں کا مجموعہ مصنفہ ثاقب صابری القادری۔

٣. شانِ مخدوم صابر پاک (رحمتہ اللہ علیہ) بادشاہِ دوجہاں حضور مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ علیہ کے احوال و مناقب کا مجموعہ مولفہ ثاقب صابری القادری۔

٤. شانِ محبوب الٰہی (رحمتہ اللہ علیہ) سلطان المشائخ والاولیا حضور سید خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے احوال و مناقب کا مجموعہ مولفہ ثاقب صابری نظامی۔

٥. شانِ بندہ نواز (رحمتہ اللہ علیہ) شہنشاہِ دکن حضور بندہ نواز گیسو دراز رحمتہ اللہ علیہ کے احوال و مناقب کا مجموعہ مولفہ ثاقب صابری نظامی

٦. منظوم تعارف مشائخین و علمائے اہلِ سُنت

مولفہ شاعرِ اہل سنت والصوفیا ثاقب صابری القادری

٧. شانِ ہاشمی (رحمتہ اللہ علیہ) حضور قطب العرفان سید خواجہ قطب الدین احمد صاحب ہاشمی صابری نظامی چشتی القادری رحمتہ اللہ علیہ کے احوال و مناقب کا مجموعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

خوشنودی!

(از شیخ المشائخ حضرت غلام مصطفٰے صابری ہاشمی مدظلہٗ ساکن لیہہ پاکستانی پنجاب حال مقیم حیدرآباد دکن خلیفہ محترم حضرت شاہ قطب العرفان سید خواجہ قطب الدین احمد ہاشمی صابری القادری رحمتہ اللہ علیہ عارف نگر)

ڈ برادر طریقت عزیزم محمد امان علی ثاقب صابری کی تصنیف شانِ غریب نواز رضی اللہ عنہٗ کے مطالعہ کی خوشی کے درمیان ان کی دوسری تالیف "شان غوث الوریٰ" کے مسودہ کو دیکھ کر بے حد مسرت حاصل ہوئی۔ اس تالیف میں نہایت ہی معتبر اور مستند حوالوں کے ساتھ نثری احوال کے علاوہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کی شان ارفع و اعلیٰ میں جلیل القدر اولیائے کرام کی والہانہ منقبتوں کے منتخبہ مصرعوں پر ایک سو دس بند پر مشتمل تضمین عقیدت پرور اور دل افروز ہے اور دیگر عقیدت مندانہ منقبتیں بھی شامل ہیں جو اس دور میں حسنِ عقیدت کی روشنی کو پھیلانے کے لیئے بہت مناسب ہیں۔ کتاب کی ابتداء میں نہایت دیدہ زیب کتابت میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کی لکھی دو نعتیں معہ ترجمہ اور حضور بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ اور حضور مخدوم صابر پاک رحمتہ اللہ علیہ کی لکھی منقبتیں منظوم ترجمہ کے ساتھ شامل کی گئی ہیں اس سعادت کے لیے ہمہ رنگی خوبصورت ٹائیٹل نے بھی نگاہوں کو جلا بخشی ہے۔ میں اس سعادت کے لیے برادرم ثاقب صابری کو مبارکباد دیتا ہوں

فقط

فقیر

۲۸ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء

یا غوث الاعظم دستگیر المدد
رباعی
گویم ز کمال تو چہ غوث الثقلینؓ
محبوب خدا ابن حسنؓ آل حسینؓ
سر بر قدمت جملہ نہادند بگفتند
تاللہ لقد اثرک اللہ علینا
جامی